CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جام سرشار

Salig Ram Press Srinagar
THE KASHMIR NOVEL AGENCY
Name جام سرشار Section
No. Price
PROPRIETOR
PIR HASAMUD DEEN KASHMIR

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

M CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بعد ایک بانکی عورت آئی انپر جو جعفر نے کنکری پھینکی تو پھر کر اشارے سے بلایا جعفر ریشہ خطمی ہی تو ہو گئے نہایت بشاش ہوئے کہ منھ مانگی مراد پائی - پری پیکر اُڑکر آغوش مین آئی لپکے اور اُسکے ساتھ اُسکے گھر گئے اُس رنگیلی عورت نے جعفر کو لیجا کر بڑے تپاک سے بٹھایا اور پیار کی باتین شروع کین -

جعفر - آپ کا نام کیا ہی -

عورت - کیسر -

جعفر - اہو ہو ہو - آپ کا نام کیسر اور میرا نام جعفر - دونون نام ایک سے -

کیسر - آپ کی ملاقات سے ہم بہت محظوظ ہوے -

جعفر - آپ کی عنایت -

کیسر - کبھی کبھی آیا کیجیے -

جعفر - کبھی کبھی کیا معنی مین تو چاہتا ہون کہ روز آؤن -

کیسر - واہ اس سے کیا بہتر ہی نیکی اور پوچھ پوچھ -

جعفر - حورون کا ذکر سنتے تھے آپ کو آنکھوں دیکھا -

وصف واعظ سے تو ہم سنتے ہین حسن حور کا	کون جانے جھوٹ ہی یا سچ ہی شہرہ دور کا

کیسر - واہ آپ البتہ حسین جہان ہین -

تمھاری سرخی لب نے اُڑایا رنگ ہنس ہنسکر	حنا کا لعل کا یاقوت کا خون شہیدان کا

جعفر - ہم لاکھ حسین ہون پھر مرد ہین تمھارے حسن و نزاکت کا بھلا مقابلہ کرسکتے ہین کیا مجال -

کیسر - کچھ علم موسیقی مین بھی دخل ہی -

جعفر - ہان کچھ کچھ -

کیسر - پھر کچھ گائیے -

جعفر - بہت خوب -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جعفر ایسے مزے مین آئے کہ بے ڈھڑک گانا شروع کیا۔ ے

جب رُخ سے حجاب اس گل رعنا نے اُٹھایا
کیا لطف تماشا دل شیدا نے اُٹھایا
گلشن مین تری نرگس مخمور کے آگے
خجلت سے نہ سر نرگس شہلا نے اُٹھایا
اُٹھا نہ فرشتون سے بھی جو بار محبت
وہ بوجھ ترے عاشق شیدا نے اُٹھایا
بول تھا یہ ہمارا کہ جلے عشق مین برسون
کیا داغ نہ تھا جو لالۂ صحرا نے اُٹھایا

شاعر تھا مین ایسا کہ پس مرگ بھی صفدر
تابوت مرا میر نے سودا نے اُٹھایا

کیسر۔ واہ آپ نے اسوقت نہایت محظوظ کیا۔
جعفر۔ لطف تو جب ہو کہ آپ بھی ہمین محظوظ کرین۔
کیسر۔ (مسکراکر) ے

تمنا ہو بٹھا کر سامنے دیکھا کرون ہر دم
تری اس بھولی صورت کو تری پیاری چتونکو

جعفر۔ احسان ہو ے

بوسہ دو ہمین بغیر مانگے
اتنی ہمت تمھین خدا دے

کیسر۔ ہمارے میان تمھارے سے جوان نہین ہین۔

چمن مین مے کا مزہ ہو جو پاس یار بھی ہو
ہوائے سرد بھی ہو ابر ہو بہار بھی ہو

جعفر۔ ہان اس رنگ مین بھی ہو پھر لاؤ۔

خرابات جہان برباد ہو جائے تو ہو جائے
رہے ساقی سلامت خم کی خیر آباد میخانہ

کیسر۔ کل۔
جعفر۔ کیسر پیاری (کیسر کا گورا گورا ہاتھ چوم لیا۔
کیسر۔ (ہاتھ چھڑا کر) آج جائیے کل آئیے گا۔
جعفر۔ واہ کیا خوب۔ ے

سنتے ہی نام وصل وہ پہلو سے اُٹھ گئے
جھنجھلا کے طیش کھا کے بگڑ کے چھڑا کے ہاتھ

کیسر۔ (منہ پر ہاتھ رکھکر مسکرائی)۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جعفر- شکر ہو ــ ٥

بجلی کی چمک رکھی آنکھوں کے سامنے		منھ پر کسی نے رکھ لیے جب مسکراکے ہاتھ

کیسر- اب جاؤ- لو یہ ایک اشرفی لو کل نو بجے رات کو آنا۔
جعفر نے اشرفی لی اور نہایت ہی محظوظ ہو کر چلے- راہ مین اُنکے آقا اُنکو ملے۔
آقا- کہو کوئی ہتے چڑھی-
جعفر- اہو ہو ہو- اہو ہو ہو-
آقا- کیا پایا معلوم ہوتا ہو کسی نے بلا لیا-
جعفر- اہاہاہا-
آقا- ارے کچھ کہیے گا بھی-
جعفر- کچھ نہ پوچھو-
آقا- توبہ- عجب آدمی ہو- ارے منھ سے بول تو بھلے مانس-
جعفر- کئی عورتین آئین- کنکری پھینکی چلی گئین- ایک پری پیکر پہ ادھر کنکری پڑی اِدھر اُسنے مجھے بلایا- اور اُچک کر ہم ساتھ ہو لیے مجھے اپنے گھر لے گئی-
آقا- واہ وا چین ہی چین لکھتا ہو- مکان کہان پر ہو-
جعفر- اجی مرغی بازار کے آگے تمھاری دکان ہو نہ- اُس کے بائین ہاتھ کو گلی گئی ہو- اُس گلی مین جو پہلا مکان ہو-
آقا- کیا کہا- مرغی بازار کے پاس جو گلی اور اُسکا پہلا مکان-
جعفر- ہان ہان جی جسپر پنّی چپکی ہو-
آقا- ارے غضب یہ میرے ہی گھر مین گھس گیا- ٥

کس نیا سوختت علم تیر از من		کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

اِس نے ہم ہی پر ہاتھ صاف کیا-

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جعفر- ایسا اچھا مکان ہی کہ جی خوش ہوگیا-

آقا- اچھا پھر کیا ہوا-

جعفر- غزل گائی پیار کی باتین کین- ایک اشرفی دی اور کہا کل نو بجے آنا-

آقا- ہان تو تم نو بجے کل ضرور جانا-

جعفر- مین تو جاؤنگا مگر تم میرے پیچھے ہی رہنا-

آقا- ارے مین تو خود بخود ساتھ رہون گا- تو جا تو-

دوسرے دن نو بجے جعفر حسب ارشاد کیسر کے مکان پر گئے- کھولو کھولو دروازہ کھولو-

کیسر- کون ہی-

جعفر- مین ہون جعفر-

کیسر نے نازو ادا کے ساتھ اُٹھکر دروازہ کھولدیا جعفر اندر تشریف لائے-

جعفر- کہو جان جان اچھی تو رہین-

کیسر- ہان شکر ہی کہیے آپ کا مزاج-

جعفر- آپ کو دیکھا گویا قارون کا خزانہ ملگیا-

یہ اب دریافت ہوتا ہی مجھے دل کی گواہی سے		زمانہ وصل کا نزدیک ہی فضل الٰہی سے

اتنے مین اِس عورت کا شوہر آگیا اور جعفر کو الماری کی آڑ مین چھپنا پڑا آتے ہی میز کے نیچے خوب لکڑیان لگائین مگر جعفر وہان سے چلے گئے تھے- راہ مین میان جعفر ملے-

جعفر- سلام ہی-

آقا- کہو گئے تھے-

جعفر- گئے اور بیچ کھیت گئے اور خوب باتین کین-

آقا- پھر کیا ہوا- جلد جلد بتا- سب حال- بولو-

جعفر- اجی تو بولتے بولتے بولون کہ بات اُٹھون- شتلاً- لکھتا ہون- کہتا ہون

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آقا - ہم ایسا آدمی نہین چاہتے - جھٹ پٹ کیون نہین بتاتا - بولو جلد بولو -
جعفر - گیا بیٹھا - پیار کی باتین کین مجھے دیکھکر کیسر کھلی جاتی تھی -
آقا - ،، پیچھے کیا ہوا ،،
جعفر - برفی کھلائی احمدآباد سے آئی تھی -
آقا - (آہستہ سے) ارے رے رے - احمدآباد کی برفی بھی کھلائی کمبخت نے -
جعفر - پانی پیا - پھر پان کھایا -
آقا - ارے پتھر کھائے - پھر کیا ہوا - انجام کیا ہوا -
جعفر - مزے سے بیٹھا تھا کہ اُسکا شوہر آگیا - خدا اُسکو غارت کرے روسیاہ ہو مردود - خدا سمجھے اُس سے وہ آگیا - آواز دی کھولو - کھولو جلدی کھولو - بڑی مصیبت مین مبتلا ہو گیا تھا - مگر بخیر گذشت -
آقا - پھر کیا ہوا - تجھکو دیکھ لیا تھا -
جعفر - اے توبہ اُسکی کیا حقیقت ہی - کیا مجال - اسکی عورت بڑی چالاک مگر مرد نرا گدھا
راوی - حضرت نے جو اپنی سرگذشت سنی تو منھ بنایا - مگر خاموش منظور تو یہ تھا کہ جعفر کو کیسر سے باتین کرتے ہوے گرفتار کرین - واہ
آقا - پھر تمکو کہان چھپا دیا تھا -
جعفر - الماری کے اُدھر -
آقا - ارے رے رے - سب کہین دیکھا - الماری کے اُدھر دیکھنا ہی بھول گیا افسوس صد افسوس - خیر اب سہی -
جعفر - اُسکے شوہر نے آتے ہی چوطرفہ دیکھنا شروع کیا اور وہ غل مچایا کہ توبہ ہی بھلی - ہوش اُڑ گئے - مگر مجبور - اِدھر اُدھر دیکھکر وہ تو چل دیا پاگل تو ہے ہی - گھامڑ زمانے بھر کا - عورت نے مجھسے کہا آؤ ڈرتے ڈرتے الماری کے اِدھر اُدھر دیکھ بھال کر مین اُس قید تنہائی سے کیسر کے سامنے آیا -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آقا - اچھا جلدی جلدی بتاؤ پھر ہوا کیا۔

جعفر - مجھے اسکے تین اشرفیان دین۔

آقا - ہان تین اشرفیان دین -

جعفر - اجی روز ایک ایک اشرفی بڑھتی ہی جائیگی -

آقا - (جلکر) ہان کیون نہین - ایک ایک اشرفی روز بڑھتی ہی جائیگی آج کسوقت بلایا ہی -

جعفر - گیارہ بجے رات کو -

آقا - ضرور جانا - ایسا نہو سو جاؤ -

جعفر - واہ سوتے کوئی اور ہونگے - ہونھ - سونے کی ایک ہی کہی -

آقا - اچھا تو پھر ضرور ضرور جانا -

جعفر - مین تو جاؤنگا اس مین شک ہی نہین - مگر آپ میرے ساتھ ہی رہیگا ایسا نہو اکیلا چھوڑ دیجیے - کوئی تدبیر ایسی ہو کہ اسکے شوہر کو قتل کر ڈالین بس پھر چین ہی چین لکھتا ہی -

اِس فقرے کے سنتے ہی انکا جی چاہا کہ جعفر کو قتل کر ڈالین - مگر غصے کو ضبط کیا - اور خاموش ہو رہے -

شب کو میان جعفر پھر پہونچے - کھولو - کھولو - دروازہ کھولو - دروازہ کھولو - کیسر نے شوخی کے ساتھ اُٹھکر دروازہ کھولا تو میان جعفر تشریف لائے -

جعفر - کیسے مزاج شریف -

کیسر - آپ ہی کے انتظار مین تھی -

جعفر - مین ٹھیک وقت پر حاضر ہوا - مگر وہ کمبخت تو نہ آتا ہوگا -

کیسر - نہین - وہ یہان کہان - وہ خدا جانے کِس پھیر مین ہوگا -

جعفر - کل تو اُسنے جان عذاب مین کر دی - ناک مین دم کر دیا سخت مصیبت مین مبتلا ہو گیا تھا -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اتنے مین اُنھون نے آتے ہی غل مچایا۔ کھولو۔کھولو۔ دروازہ کھولو جعفر کے ہوش فقرو۔ حواس پیترا۔ بوکھلایا ہوا چوطرفہ پھرتا ہی۔ کہان چھپون آج کہان چھپون۔ آج مارہی ڈالے گا۔ اب زندہ نہ چھوڑے گا۔ واسطے خدا کے بچالے کیسر۔

کیسر۔ الماری کی آڑ مین چھپ رہ۔

جعفر۔ اب آج وہان نہ چھپونگا۔

کیسر۔ اچھا صندوق کے اندر چھپ رہ۔

جعفر روتے پیٹتے صندوق مین داخل ہوئے۔ انکے آقا تشریف لائے اور آتے ہی الماری کے اِدھر اُدھر اتنے ڈنڈے لگائے اتنے ڈنڈے لگائے کہ توبہ ہی بھلی۔ گھر بھر مین ڈھونڈھا۔ چوطرفہ تلاش کی کوئی جگہ باقی نہ رکھی۔

مرد۔ بتا کہان ہی۔

عورت۔ ہائین۔ ہائین! کچھ خیر ہی۔

مرد۔ خیر کے بھروسے نہ رہنا۔ ہان بس کہہ دیا ہی۔

عورت۔ تو کیا ہی کیا۔

مرد۔ وہ کہان ہی۔

عورت۔ وہ کون۔ آخر کچھ معلوم تو ہو۔

مرد۔ وہ جسکو اشرفیان دین۔ برفی کھلائی۔ پان چکھائے۔ مزے مزے سے باتین کین۔ اور کون۔ اور اوپر سے باتین بناتی ہی۔

عورت۔ کیا! (تنک کر) ہوش کی دوا کرو۔

مرد۔ اب بتا دو کہ ہی کہان۔ مین ایک نہ مانونگا۔ ہرگز ہرگز نہ مانونگا اور کیونکر مان لون۔ بیوجہ۔

عورت۔ تم کیا کہتے ہو۔ ہماری تو سمجھ ہی مین نہین آتا کچھ۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مرد - ہان ٹھیک ہی۔

عورت - (منھ بنا کر) تین چار دن سے جب آتے ہین ہلڑ ہی مچاتے ہین۔

مرد - ہان ہلڑ مچاتے ہین۔

عورت - زار زار رونے لگی۔

مرد - اس رونے سے کیا ہوگا۔

عورت - تو مین نے کیا کیا۔

مرد - یہان کون آیا کرتا ہی۔

عورت - واہ (رو کر) آنکھین ہی پھوٹین۔

مرد - کسکی - کسکی آنکھین پھوٹین - یہ نہ بتائے گی - میری آنکھین پھوٹتی ہی یا اُسکی وہ جو آتا ہی۔

الغرض عورت نے بہت کچھ مکر کیے مگر اِسکے شوہر نے کہا مین ایک نہ مانونگا تو بڑی مکارہ ہی۔ تین دن سے ایک آدمی یہان آتا ہی۔ اور روز روز کا کچا چٹھا مجھے کہ سناتا ہی ایک دن میز کے نیچے چھپایا۔ دوسرے دن الماری کے پاس - تیسرے روز کہین اور چھپایا ہوگا۔ ہم آج گھر ہی پھونک دینگے جس مین وہ جل بھن کے خاک ہو جائے۔

عورت - اچھا پھونک دو۔

مرد - اب دیکھین کدھر بچ کے جاتا ہی۔

عورت - اچھا پھونک دو۔

مرد - لاؤ آگ۔

عورت - یہ روپیہ اور زیور اور اشرفیون کا صندوق تو یہان سے ہٹا دو۔

مرد - یہ کیون۔

عورت - سب پھونک دوگے تو کھاؤگے کیا۔

مرد - اچھا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

عورت نے کہا صندوق اٹھاؤ۔ حضرت نے صندوق اُٹھایا تو پانی اُن پر گرنے لگا۔

مرد۔ یہ صندوق سے پانی کیسا گرتا ہی۔

عورت۔ اسمین گنگا جل رکھا تھا۔ گر پڑا ہوگا۔

صندوق اُٹھا کر اُنھون نے علٰحدہ رکھ دیا۔ اور گھر بھر پھونک دیا تھوڑی دیر کے بعد اکڑتے ہوے نکلے۔ موچھون پر تاؤ دیکر کہتے تھے کہ اب تو ہمنے پھونک دیا۔ دیکھین میان جعفر اب کیونکر آتے ہین۔ یہ کہتے ہی تھے کہ جعفر آن موجود ہوے۔

آقا۔ ارے! یہ بھوت بنکر آیا۔ کیونکر آیا آخر۔ کہان تھے۔

جعفر۔ اجی آج کا حال نہ پوچھو۔

آقا۔ کچھ تو بتاؤ۔ نہ پوچھو کیا معنی۔ بتاؤ۔

جعفر۔ گیا۔ بیٹھا۔ پان کھایا۔ باتین کین۔ مزے سے گپین اُڑ رہی تھین کہ وہ بدبخت بدنصیب پلید نالائق نابکار پھر آن پہونچا۔

آقا۔ ہان پھر کیا ہوا۔ مطلب کی بات چھپا جاتا ہی۔

جعفر۔ سُنتے جلئے اب جاؤن تو کہان جاؤن۔ بو۔ بو۔

آقا۔ بھاڑ مین جا۔ مطلب تو کہہ۔ پھر ہوا کیا۔

جعفر۔ اجی ہوتا کیا عورت تو بڑی چالاک ہی۔ مگر مرد گدھا ہی۔

آقا۔ ہان ہان گدھا تو ہی ہی۔ مطلب بیان کر۔ جلد بتا۔

جعفر۔ صندوق مین مجھے بند کر دیا۔

آقا۔ ارے رے رے سب کہین دیکھا صندوق ہی مین نہ دیکھا۔ افسوس (ہاتھ ملکر) کیا رنج ہوا ہی کہ بیان سے باہر۔

جعفر۔ آنکر چوطرفہ دیکھا گدھے نے۔ اِدھر۔ اُدھر۔ اوپر۔ نیچے۔ الماری کے آس پاس۔ میز کے نیچے۔ کہین پتا نہین۔ اپنی جورو پر بہت خفا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہوا خوب للکارا۔
آقا۔ پھر کیا ہوا۔
جعفر۔ صندوق اُٹھا کر لیچلا۔
آقا۔ ارے رے رے۔ گھر بھر پھونک دیا مگر اُسکو چھوڑ دیا۔
جعفر۔ اجی کوئی ایسی تدبیر نہین کرتے کہ اُسکے شوہر کو مار ڈالو۔ تو وہ ہمارے ساتھ بھاگ جائے کا ٹھیا وار جانے والی ہو۔
آقا۔ ہان ہان نکر ہو جائیگی۔ پھر تو چا۔
جعفر۔ بھیج دوگے۔
آقا۔ ہان ضرور بالضرور (آہستہ سے) بھیج دونگا کالے پانی۔
جعفر۔ اجی صندوق بڑا بھاری تھا۔ مگر اسنے اُٹھا ہی لیا۔
آقا نے جھلا کر خوب پیٹا۔ جعفر بھاگا۔ آقا پیچھے۔ جعفر آگے آگے بھاگا۔ یہ جا وہ جا۔

نقل کے بعد صحبت رندان می آشام آراستہ ہوئی نصرت الدولہ اور دو ایک اور رؤسا ر تو تھوڑی تھوڑی پی کر رخصت ہوے مگر ان لوگون نے بوتلون پر بوتلین لنڈھائین کوئی گیارہ بجے تک پیا کیے اتنے مین امام الدین اُٹھے مگر لڑکھڑائے اور گرے۔ تہور نے کہا یا علیؑ اُف۔ بہت بچے بھئی بہت ہی بچے۔

نواب صاحب کرسی پر سے گرے۔ دھم۔ تہور نے لپک کر اُٹھایا اور حاتم علی اور جھمن کو پکارا۔ تینون نے ملکر کرسیان ہٹائین پلنگ بچھایا۔ نواب صاحب کو بہزار خرابی پلنگ پر سلایا۔ تراب علی کو جگایا اُٹھا کر بٹھایا۔ مگر وہ پھر لڑھک رہے تہور نے کہا۔ اُف آج سب کے سب بہت پی گئے۔
حاتم علی۔ منزا بے اعتدالی کا انجام یہی ہو۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جھمن - یہ امام الدین خان جو چاہین سو کرین۔
تہور - اور آج خود بھی بہت پی گئے۔
جھمن - دیکھو نہ پڑے ہین چارون شانے چت۔
حاتم علی - مزا ہمکو نکلوا دیا تھا - جلتے ہین نہ ہم سے چلا کرین۔
جھمن - ہم کو بھی دھروا دیا تھا جی - وہ کیا چوکتا ہی۔
تہور - اب کوئی علاج تو بتایئے۔
حاتم علی - علاج کیسا بس سونے دیجیے - دو تین گھنٹے مین ہوش آجاے گا۔
تہور - سب کے سب پڑے ہین آج - نہ وہ چھیچے ہین - نہ دل لگی۔
جھمن - اور سنیے - یہ چھیچے لیے پھرتے ہین - ہوش تو بجا نہین کسی کے کہنے لگے چھیچے - یار کسی تدبیر سے امام الدین خان کو نکلوانا چاہیے یہان سے مگر مشکل ہے ذرا - ذرا کیا بہت مشکل ہے یہ مزاج مین دخیل ہو گیا کسی کی دال ہی نہین گلنے دیتا ہی کیا کیا جائے۔
تہور - دیکھیے تو سہی ہوتا کیا ہی۔
تہور نے چپکے سے امام الدین خان کا انگرکھا چاک کر ڈالا اور باہر سے کیچڑ لا کر پایجامے مین مل دی - اور ٹوپی فرش کے تلے چھپا رکھی - تراب علی کا پائجامہ تھوڑا سا چاک کیا اور پٹے قینچی سے کتر کر ادھر اُدھر منتشر کر دیے - اور کہا کیون کیسی سوجھی - جھمن اور حاتم علی بہت ہی ہنسے۔
حاتم علی - واہ بھئی کیون نہو - اللہ جانتا ہے خوب سوجھی شاباش شاباش۔
جھمن - اُستاد ہو - آج ہم مان گئے - دور کی کوڑی لائے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

واللہ۔
حاتم علی۔ ڈنڈل دو تھور کے۔ اور لطف یہ کہ معًا سوجھی ہے آمد ہو نہ۔
تھور نے دیکھا کہ اور تو سب نے مزے مزے شراب لنڈھائی ایک ہم ہی رہے جاتے ہین چپکے سے ٹمبلر مین تھوڑی سی انڈیلی اور پانی ملا کر پی گئے۔ حاتم علی نے کہا اور سنیئے یہ تو خود ہی پینے لگے بس جاؤ تم کہہ چکے۔ اب تمھارے قول و فعل کا بھی اعتبار نہین رہا جھمن نے بھی ڈانٹ بتائی۔ مرد خدا یہ کیا کفر کی باتین ہین۔ اے لاحول بس اب تم خود اپنے آپے مین نہ رہو گے۔ امام الدین خان اور تراب علی کو دھر وانا تو دور رہے۔ تم کہین آپ ہی نہ دھر جاؤ تھور نے کہا آپ دیکھتے ہی جایئے۔ ممکن کیا کہ ذرا معلوم بھی ہو کہ اسنے پی ہے۔ ایسی بات ہے بھلا۔ کیا مجال۔ ہمکو بھی کوئی وہ مقرر کیا ہای۔ تراب علی اور امام الدین خان ہم نہین ہین۔ یہ کہکر تھور نے تھوڑی اور پی۔
جھمن۔ چلیے یک نشد دو شد۔
حاتم علی۔ بلکہ سہ بلکہ چہار شد۔
تھور۔ جی کہین شد نہو۔ ہونھ۔ کیا الّو سمجھے ہین۔
جھمن۔ سب یہی کہتے ہین۔ اور پھر الو بن جاتے ہین۔ امام الدین خان بھی یہی کہتے تھے۔
حاتم علی۔ جی تراب علی بھی ہنکارتے پھرتے تھے کہ ہمچو من دیگرے نیست اتنے مین میر گلباز آئے۔
حاتم علی۔ آیئے آیئے میر صاحب آئے ہین۔ کہیے شہر کی کیا خبرین ہین
میر گلباز۔ اسوقت ایک مژدہ سنا۔ جی خوش ہوگیا۔ سنا کہ بڑے صاحب نے حضور سے کہا کہ ہم مقدمہ اپنے اجلاس مین منتقل کرینگے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بڑی خوشی ہوئی - میر گلباز نے پوچھا این! کیا سب کے سب غین ہین آج - یہ امام الدین خان پڑے ہین - واہ ہی - اور یہ کون ہے - تراب علی شاباش - اور حضور بھی بیہوش سے معلوم ہوتے ہین - میان تہور تم نے بھی چُسکی لگائی ہے - حاتم علی نے کہا اجی سب بے کیف ہین یہان تہور نے تو تھوڑی سی ابھی پی ہی - مگر رفتہ رفتہ یہ بھی نشے مین چور ہو جاینگے ایک ہم اور جھمن البتہ بچے ہوے ہین ابھی تک باقی خیر صلاح - میر گلباز نے کہا بڑی شرم کی بات ہے خدا گواہ ہے بڑی شرم کی بات ہی خیال تو کیجیے اتنے بڑے رئیس اور یہ حرکتین اے لاحول اسوقت کوئی آئے تو کیا کہے - لعنت اور نفرین کرتا ہوا یہان سے جائے یا نہین - ؏

مے کہ بدنام کند اہل خرد را غلطست		بلکہ مے شود از صحبت نادان بدنام

یہ صحبت نادان ہی - ایک وہ پڑا ہی - ایک یہ لوٹ رہا ہے - انکو دیکھیے دنیا و مافیہا کا ہوش ہی نہین - یہ مینحواری ہی یا سیہ کاری - اجی لاحول واللہ پچاسون بار پینے کا اتفاق ہوا مگر ایسی حرکت کبھی نہین سرزد ہوئی کہ آپے سے گذر جائین کیا مجال - لطف مینحواری یہ ہی کہ چُسکی لگاتا جائے کباب کھاتا جائے مزے مزے کی باتین ہو رہی ہین - چہل ہے لطف زندگی ہے - یہ نہین کہ پیتے کے ساتھ ہی ہوش و حواس رخصت اے لاحول - یہ لکچر دیکر میر گلباز نے ایک جام پیا -

حاتم علی - این! کیا خوب

جھمن - خود فضیحت و دیگران را نصیحت -

حاتم علی - اتنی لمبی چوڑی تقریر کے بعد چسکی لگائی -

جھمن - نہ رہا گیا نہ آخر - ؏

چھٹتی نہین ہے منھ سے یہ کافر لگی ہوئی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

حاتم علی - ہائے افسوس - واللہ ابھی لاحول پڑھتے تھے اور اب خود چسکی لگا رہے ہین -

میر گلباز - (بآواز بلند) رباعی

زاہد تو بہ تقوے وریا ارزانی	من دانم و بیدینی و بے ایمانی

ہان باش چنین و طعنہ بر غیر مزن
من کافر و من یہود و من نصرانی

تہور نے چپکے سے کہا ابھی اور پی لو تو تمھاری بھی گت نباؤن گا کیچڑ نہ لی ہو تو تہور نام نہین - حاتم علی اور جھمن مسکرائے تو میر گلباز سمجھے کہ ہماری کسی بات پر ہنسے - کہا اب یون تو چاہے جسکو نبا لو - مگر انصاف شرط ہی - کوئی کلمہ کوئی بہکی بات کوئی لفظ ایسا زبان سے نکلے جس سے بیہوشی کا ثبوت ہو تو ٹانگ کی راہ نکل جاؤن - ایسی بات ہی بھلا - ہرگز نہین یہان تو وہ مشق بہم پہونچائی ہی کہ اگر بوتل کی بوتل لنڈھا جاؤن تو بھی تو معلوم نہو کہ پی یا نہین -

تہور آدمی تھا کائیان - بولا میر صاحب یون گپ اڑانے کو کہوین بھی اڑایا کرون مگر اللہ جانتا ہی آدھی بوتل بھی پیو تو تین دن تک ہوش نرہے کہین ٹھرّا اور اپیا ہو گا - یہ ولایتی ہی - خاص برانڈی - میر صاحب جھلا کر بولے نہ پیے اُسکی بھی ایسی تیسی اور نہ پلائے اُسکی بھی ایسی تیسی تہور نے بوتل سامنے رکھ دی آدھی بوتل سے کوئی چار پانچ ماشے کم تھی - میر گلباز نے چسکی پر چسکی لگائی - جام پر جام پیا - تو جھومنے لگے اٹھے مگر لڑکھڑائے - بیٹھے تو طبیعت بے چین - کسی بات کا ہوش باقی نہ تھا - ہان بس ہوش تھا تو اس بات کا کہ پیتے ہی جائین - کرسی پر پھر جا بیٹھے سوڈا کی ایک بوتل کھولی - دن کی آواز سے امام الدین خان چونک پڑے مگر نشہ تیز تھا پھر سو رہے - ادھر میر گلباز نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لونیٹڈ پیا - اہا ہا ہا - کیسا خوش ذائقہ ہے - ذائقہ خوش ہو -

چھمن نے اشارے سے کہا چڑھ گئی - حاتم علی نے مسکرا کر گردن پھیر لی - تہور گردن ہلانے لگے کہ ہان اب راہ پر آئے - تھوڑی دیر مین تنکے چننے لگو تو سہی - میر گلباز نے پھر گلاس مین انڈیلی اور چسکی لگائی اور یون غل مچایا - ع

بہت سے غم گیتی شراب کم کیا ہی	غلام ساقی کوثر ہون مجھکو غم کیا ہی

تہور نے سمجھایا کہ آہستہ آہستہ کہیے غل نہ مچایئے - میر گلباز فرش پر لیٹے مگر لیٹتے ہی اُٹھ بیٹھے - اور بڑی دقت سے پھر کرسی پر جا ڈٹے ٹھوڑی دیر تک اونگتے رہے گویا افیم کی پینک تھی - اس کے بعد پھر شراب پی اور کہا - ع

یار کی تیغ نگہ کرتی اگر مجھکو شہید
لاش ہمچشمون کی ——

اُف - بہت پی گئے - آج —— اسوقت —— سمجھے نہ بھئی (غل مچا کر) سمجھے ! سمجھے !! کیا خاک سمجھے !!!

یہ کہکر حضرت گلباز اُٹھے مگر پانوں ڈگمگایا - تہور نے ہاتھ مین ہاتھ دیا اور کہا بیٹھیے بیٹھیے - بہزار خرابی بیٹھے - چھمن نے کہا واہ رے شراب خدا اس شراب حرام زادی کو غارت کرے واللہ کچھ عجب اثر ہے - جب حضرت تشریف لائے تو بہت ہی بگڑے تھے - اَین ! یہ بھی پڑے ہین تراب علی بھی غین ہین - بہت ہی خفا تھے - بڑی دیر تک شراب کی ہجو کیا کیے - اور فرمایا کہ ہم اس طرح نہین پیا کرتے کہ غین ہو جائین یہ لوگ شراب پینے کے طریقے ہی سے واقف نہین اور اب دیکھیے خود لوٹ رہے ہین - حاتم علی نے کہا جی ہان یہ بڑی بلا ہے - خدا ہی اس سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بچائے۔ بھئی ہم تو سرکار کے خیر خواہ ہین۔ ہمکو نفرت کلی ہے اس مردار سے
مگر یہان سبھ لگون نے حضور کو بھی پلا ہی چھوڑی۔

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ میر گلباز اُٹھے تھورنے کہا بیٹھیے
بولے چپ بد معاش ٹکے کا آدمی پاجی۔ چپ۔ بولا اور ہم سے
ویسپ جمائی۔

حاتم علی۔ خدا خیر کرے۔

تھور۔ بیٹھیے حضور بیٹھیے۔ میر صاحب بیٹھیے حضرت۔ ہائین! ہائین!!
ہائین!!!

میر گلباز۔ اسبے ہمکو سمجھا تو کیا ہو۔ آخر کچھ کہو تو سہی۔

میر گلباز اُٹھے تو لڑکھڑا کر تراب علی پر گرے۔ دھم۔ تراب علی
نے غل مچایا۔ چور۔ چور۔ لینا جانے نہ پائے۔ امام الدین خان نے جو چور
چور کی آواز سنی تو گھبرا کر اُٹھ بیٹھے۔ اور باہر کی طرف دوڑے مگر
احاطے کے صحن مین منہ کے بھل دھم سے گرے۔

تھور۔ ارے یہ بڑی ہوئی۔

حاتم علی۔ ارے لاحول۔ اب ہنڈیا چور اسپے پر ہوئے بس۔

چھمن۔ میان کوئی جا کے اٹھاؤ۔ یہ کیا غضب کر رہے ہو۔

حاتم علی۔ ہو ہو نہین۔ ایک آدھ ذلیل ہو شراب چھوٹے۔ ع

	چھٹتی نہین ہو منہ سے یہ کافر لگی ہوئی	

تھور۔ خان صاحب۔ خان صاحب اجی خان صاحب۔

چھمن۔ اجی یہ کیا دل لگی بازی کر رہے ہو۔ وہان جاؤ۔ تھورنے جا کر
خان صاحب کو اُٹھایا۔

چھمن۔ بھلے کو اسوقت سناٹا تھا نہین تو پچاسون آدمی ڈٹے
رہتے ہین۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

حاتم علی - اور کیا -

جھمن - ارے یار ہمکو بھی سب شرابی سمجھے ہونگے -

تہور - جی نہین - آپ نشان خاطر رہین -

حاتم علی - کچھ پروا نہین - سے

تو پاک باش و برادر مدار از کس باک
زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ

امام الدین خان کو نور اور بان - گجراج ٹھاکر - مانک سنگھ سپاہی ان تینون آدمیون نے دیکھ لیا تھا کہ صحن مین پڑے لوٹ رہے ہین - مگر سوچے کہ اگر جاکر اُٹھایا اور نواب صاحب نے دیکھ لیا تو بڑے خفیف ہونگے لہذا چپ چاپ بیٹھے رہے - ٹک ٹک دیدم دم نکشیدم امام الدین خان اور میر گلباز مین خوب پخ چلی - تہور اور جھمن نے لاکھ لاکھ سمجھایا مگر انھون نے ایک نہ سنی امام الدین خان نے کہا تمھاری ایسی تیسی - میر گلباز بولے تمھارے باپ کی ایسی تیسی امام الدین خان نے کہا پھر اُٹھون میر گلباز آستینین چڑھا کر بولے قضا آئی ہو تو آٹھ امام الدین خان نے دھول جمائی گلباز نے چپت لگائی لڑتے لڑتے دونون نواب کے پلنگ پر گرے پٹی چٹ سے ٹوٹ گئی اور نواب صاحب چونک پڑے -

نواب - کیا ہے - کیا ہے - کیا ہے - ارے کیا ہے - ابے کیا ہے - بول کیا ہے -

تہور - حضور غل نہ مچائیے - خاموش ہو رہیے -

نواب - کیا ہے کیا ہے -

تہور - سو رہیے سو رہیے - بہت غل نہ مچائیے -

نواب صاحب نے تہور کو ایک تھپڑ دیا - اس زور کا تھپڑ پڑا کہ آنکھون سے آنسو نکل پڑے -

حاتم علی نے کہا خداوند یہ کیا غضب کر رہے ہین آپ - حضور نے اس زور سے تھپڑ لگایا کہ آنکھین نکل پڑین بیچارے کی - نواب صاحب

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نے اٹھکر حاتم علی کے کان پکڑے اور کہا دور ہو مردود دور ہو سامنے سے میرے چل دور۔ جھمن دبکے دبکائے بیٹھے تھے۔ تراب علی پھر لیٹ رہے امام الدین کی حالت سب سے زیادہ ردی تھی۔ مگر آدمی تھا ضابط ضبط کیے چپ چاپ پڑا رہا۔ نواب صاحب نے تراب علی کے پٹے نوچے تو اُس نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کون ہے بے پٹے نوچتا ہے۔ آنکھیں کھولین تو دیکھا کہ حضور ہین۔ اب اُٹھتے نہین لیٹے ہی لیٹے سمجھا رہے ہین کہ حضور رئیس اعظم ہین۔ حضور رئیس زادے ہین (دس منٹ تک خاموش رہکر) حضور جو ہین سو دو دو بک۔ کیسا تیرا دیا کھاتے ہین ہم۔ کسی کے دبیل ہین۔

جھمن نے رسوخیت جتانے کے لیے کہا دیکھو تراب علی۔ چھوٹے حضور ہین۔ یہ کیا بھونڈی تقریر ہے۔ نمک حرام۔ گھونسے لگائے ہات تیرے کی نابکار۔ نالائق۔ جھمن کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور ایک قہر آلود نظر نواب صاحب پر ڈالی۔ حاتم علی نے دیکھا کہ تیور بیڈھب ہین۔ ایسا نہو جھمن اسوقت حماقت مین آکر ایک ہاتھ لگا بیٹھین تو نواب صاحب کی کرکری ہو۔ جھمن کے دونون ہاتھ پکڑے گئے۔ نواب صاحب نے آؤ دیکھا نہ تاؤ حاتم علی پہ تھپڑ اُٹھایا مگر حاتم علی نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا خداوندا اسوقت نشے مین ہین بس لیٹ رہیے۔ ورنہ ہلڑ نا مچائیے گا۔ نواب صاحب نے اُگالدان اُٹھا کر حاتم علی کے سر پہ دے مارا۔ فوراً خون کے فرّاٹے بہنے لگے۔

جھمن۔ ہائین! ہائین!!

حاتم علی۔ اف۔ مر گیا۔ ارے مار ڈالا۔

تہور۔ (اُگالدان چھینکر) امام الدین خان سے خدا سمجھے۔

جھمن۔ کپڑا لاؤ۔ کپڑا لاؤ۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تھورر - لاؤ جی کپڑا کپڑا اور ریشم لاؤ - ذرا جلد لاؤ - توبہ - توبہ -

اب سنیے کہ دربان اور خدمتگار اور فنس کے کہار اور سپاہی اور کوچبین اور سائیس اور حافظ جی اور لونڈیان اور ماما ئین اور ایرا غیرا نتھو خیرا سب دوڑے آئے کہ خون ہو گیا -

سر مین خوب چوٹ آئی - خون کے شراٹے بہنے لگے - یاران سرپل نے گپ اڑادی کہ خون ہو گیا - بات کا بتنگڑ کر دینا تو یارون کے بائین ہاتھ کا کرتب ہی - اب لطف یہ کہ اِس حماقت کو بتائے تو کون بتائے - کمرے کے اندر سب اپنے رنگ مین - حاتم علی زخمی تراب علی نشے مین چور امام الدین خان سیہ مست مخمور - نواب صاحب مدہوش میر گلباز کو دنیا و ما فیہا کی خبر نہین - تھورر بھی پیے ہوے - ایک جھمن وہ نواب صاحب کی خبر لین امام الدین خان کو سمجھائین یا گلباز کو للکارین یا تراب علی کی فکر کرین یا حاتم علی کے زخم کی دوا درمن مین کوشش کرین یا اپنی خیر منائین -

مگر جھمن نے جو دیکھا کہ اتنے آدمی جمع ہو گئے اور آدمیون پر آدمی ٹوٹے پڑتے ہین - تو باہر نکل کر کہا - کیا ہی کیا - چلو یہان سے - اچھا - تماشا مقرر کیا ہی - سبحان اللہ - ان لوگون نے صاف صاف سنانا شروع کین - ذرا اُف نہ کیا -

کوچبین - بُرے کام کا بُرا نتیجہ -

سائیس - اور کیا بھائی - یہ تو یہی ہی جی -

دربان - روز یہی ہوتا ہی یہان -

کہار - پی بہت گئے -

سپاہی - توبہ توبہ مسلمان ہو کے اور شراب پیین -

حافظ جی - الامان - الامان - ابھی بڑے حضور سن لین تو غضب ہی ہو جاوے -

لونڈی - اوئی اللہ نکرے - ابھی جوان جہان ہین چھوٹے حضور - عیش کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تو دن ہی ہین۔
حافظ جی۔ ایسے ہی لوگون نے تو سلطنتین غارت کر دین۔
لونڈی۔ اوئی وزیر بیچ کہیے گا۔ میرے منھ نہ لگنا میان۔
جھمن۔ حافظ جی۔ ذرا اس بھیڑ کو تو ہٹائیے۔
حافظ جی۔ یہ خون کا کیا ذکر ہی۔
جھمن۔ کچھ خبر ہی۔
حاتم علی۔ اجی حافظ جی کو یہان تو بلا لو۔
جھمن۔ آئیے دیکھ لیجیے۔
سپاہی۔ تہور کہان ہی۔
تہور۔ حاضر کیجیے۔ اجی یہ تو سب مین خرافات مشہور ہو گیا۔
سپاہی۔ پھر یہ ہوا کیا۔
تہور۔ کچھ نہین۔ حاتم علی صاحب جو لپک کر جانے لگے تو گر پڑے پٹی پہ سر کھٹ سے بولا۔ ذرا سا خون چھلک آیا تھا۔ ریشم بھر دیا۔ چلیے چھٹی ہوئی۔
حافظ جی۔ (کمرے کے اندر جاکر) الامان۔ الامان۔ کچھ خوف خدا بھی ہے۔
حاتم علی۔ خوف خدا ہوتا تو یہ کفر کی باتین ——————
حافظ جی۔ شرم نہین آتی تمھین۔
حاتم علی۔ بجھے! درست۔ بجا۔

جھمن نے بڑا کام کیا جتنے آدمی جمع ہوے تھے سب کو ہٹا دیا۔ حاتم علی کے زخم کی فکر لی اور شرابیون کو دیکھے رہے کہ دائرہ اعتدال سے باہر قدم نہ نکالنے پائین۔

تھوڑی دیر مین نواب صاحب نے کوشش کی کہ احاطے مین جائین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جھمن نے روک لیا کہ کہان ہرگز مین نہ جانے دونگا۔ چاہے حضور غلام کو قتل کر ڈالین مگر غلام نہ جانے دیگا۔ چرچا ہر راز دان ہو جائے گا واسطے خدا کے باہر جانے کا قصد نہ کیجیے۔ تہورن نے کہا حضور بس یہی تو بُرا کہ اب ہر کار کسی کا کہنا ہی نہین مانتے۔ باہر جا کے مفت مین فضیحت ہونا کون سی عقل کی بات ہی۔ اور یون سرکار مالک ہین۔ نواب صاحب نے کہا ہم ضرور جائینگے۔ جھمن نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا۔ خداوند ہم لوگون کے لیے بڑی بدنامی کا باعث ہوگا۔ اسوقت حضور اسقدر کہنا مان لین۔ نواب صاحب سنتے کس کی تھے۔ حلہ کیا کہ چلا جاؤن۔ مگر ایک طرف سے جھمن دوسری طرف سے تہورنے روکا حضرت نے غل مچانا شروع کیا۔ دوڑو کوئی ہے یہ لوگ مجھے قتل کیے ڈالتے ہین۔ دو تین سپاہی ایک دربان اور حافظ جی پھر لپکے آئے۔ دیکھا کہ نواب صاحب سیہ مستی کی حالت مین واہی تباہی بک رہے ہین اور جھمن اور تہور سمجھاتے ہین مگر وہ ایک نہین مانتے۔ حافظ جی نے کہا۔ ہائین ہائین۔ خداوند خیر تو ہی یہ ماجرا کیا ہی۔ افسوس ہاے افسوس۔ سپاہی بولا۔ ہی کیا چڑھ گئی ہمین کسی کا اجارہ ہی۔ اسی سے تو ہزار مسائل مین لکھا ہی کہ شرابی کی صحبت مین نہ بیٹھے۔ دربان نے کہا یہ لوگ اور بھی مٹی خراب کرتے ہین آج تو تراب علی نے پلائی اور اتنی پلادی کہ دیکھیے سب نشے مین پڑے ہین نواب صاحب نے پھر حلہ کیا مگر لوگون نے روک لیا۔ نورا دربان کو جو خبر ہوئی تو اُس نے ظہورن کو بلایا۔

نورا۔ ظہورن۔ بی ظہورن۔ اجی بی ظہورن صاحب۔

ظہورن۔ کیا ہی۔ ارے کیون پکارتا ہی۔

نورا۔ (منھ چڑا کر) کیا ہی۔ ہی کیا۔ یہان آؤ۔

ظہورن۔ ای کام تو بتا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نورا - ذرا یہان تک آؤ گی بھی کہ وہین سے باتین بناؤ گی -

ظہورن پردے کے پاس آئی - نورا نے کہا کچھ خبر بھی ہی - وہان ہو کیا رہا ہی - آج تو ستم ہی ہو گیا - اور تم اندر قہقہے بیٹھی لگا رہی ہو -

ظہورن نے کسی قدر متحیر ہو کر پوچھا کہان کہان - ہم کچھ سمجھتے ہی نہین نورا نے کہا جاؤ نہ بتائینگے - ظہورن نے اصرار کیا کہ ٹانگین توڑ ڈالین اور بولتا نہین سو مسخرہ - نورا نے کہا کچھ چھوٹے حضور کی بھی خبر ہی -

ظہورن - نہین - نہین - کیا ہوا کیا - خیریت تو ہی - یا اللہ خیر کیجیو -

نورا - ہان خیریت کے تو ڈھیر لگے ہین - مگر سرور بھی خوب گھٹے ہین -

ظہورن - ای ہٹ بھی اُدھر - سرور کیسا - کیا کچھ -

نورا - کچھ وچھ کے بھروسے نہ رہنا - تم سیدھی جا کے چھوٹی بیگم صاحب سے کہدو کہ ہم یہان پردہ کرائے دیتے ہین ذری آن کر نواب صاحب سے مزاج کی کیفیت پوچھین -

ظہورن - اُوئی اسقدر کا نشہ چڑھ گیا ہی کیا - کیا کالا پانی پیا -

نورا - حاتم علی کا سر پھٹ گیا -

ظہورن - (کانپ کر) ! ای ہی یہ نوبت آئی - یا اللہ خیر کیجیو -

نورا - انکے رفقا خوشامد خورے ہین -

ظہورن - چھوٹے حضور ہین کیسے -

نورا - نشے مین چور -

ظہورن - سر کسنے پھوڑا - چھوٹے حضور کو اطلاع ہوئی کہ نہین -

نورا - اری چھوکری تو دیوانی ہی رہی - نواب ہی نے تو سر پھوڑا - خون کے تراڑے بہ رہے ہین -

ظہورن - ہی ہی مر تو نجائیگا وہ -

نورا - نہین اب لہو بند ہو گیا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ظہورن - اچھا تو مین حضور سے کہتی ہون جاکر۔

نورا - اور تمکو بلایا کس لیے اِسوقت اِتنے مصاحب اور رفیق اور سپاہی اور آدمی یہان سے وہان تک بھرے ہین کسی کو بھی نہ سوجھی بس نورا ہی خیرخواہ نکلا باقی سب خوشامد خورے ہین - حضور سے جاکر کہو کہ چپکے سے پردہ کرائے دیتے ہین - پرندہ تک پر نہ مار سکے گا - بڑا پھاٹک بند ہو جائیگا - آدمی سب ہٹا دیے جائینگے - تشریف لائین -

ظہورن محلسرا مین گئی - پہلے تو خوب بنی ٹھنی - نواب صاحب کے رجھانے کے لیے سولہ سنگار کرکے بیگم صاحب کے پاس گیئن - ارے حضور کیا عرض کرون - نورا تو کیا جانے کیا بک رہا ہے - جیسے ہاتھون کے توتے اڑگئے اللہ بچائے - ابھی ابھی مجھکو پردے کے پاس بلایا اور کہا کچھ چھوٹے حضور کی خبر ہی - مین نے کہا جلدی بتا خیریت تو ہی -

بیگم - ظہورن اللہ جانتا ہی ہوش اڑگئے - اب اِتنا بتا دو کہ اچھے تو ہین -

ظہورن - ہان حضور فضل الٰہی ہی -

بیگم صاحب - اُن جیسے سن سے جان نکل گئی - کیا ہی کیا -

ظہورن - حضور کہتا ہی کہتا ہی کہ پی بہت گئے - وہ تو کہتا ہے کہ ایک آدمی کا خیر چھوڑ ڈالا - اللہ جانے -

بیگم - (دانتون کے تلے انگلی دباکر) ارے !

ظہورن - کہتا ہی خون کے تراڑے بہنے لگے -

بیگم - اور وہ تھا کون - کہین مر تو نہ جائیگا -

ظہورن - اللہ نہ کرے - اب خون بند ہی -

بیگم - نورا کو ڈیوڑھی مین بلالو - بوڑھا تو ہی ہی -

ظہورن - بہت خوب کہتا ہی پردہ کرا کے حضور نواب صاحب کو تو جاکر دیکھین -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بیگم - اچھا تو ہی۔

ظہورن - مگر بڑے حضور نہ سن لین کہین اتنا سوچ لیجیے۔

بیگم - تم چپکے سے جاکر دیکھ آؤ کہ کیا کر رہے ہین۔

ظہورن گئی تھوڑی دیر مین آنکر کہا بڑے حضور تو آرام مین ہین اور بیگم صاحب بھی ابھی کھانا کھانے بیٹھی ہین - پردہ کراؤن اب - بیگم صاحب نے کہا ہان - مگر بڑا پھاٹک بند ہو جائے - اچھی طرح سے اور وہان کوئی نرہنے پائے - ظہورن بولی ایسی بات ہے حضور - پرندہ تو پر مار نہ سکے پردہ کے پاس سے ظہورن نے نورا کو بلایا اور کہا پردہ کرادو - حضور آئی ہین - باہر کا پھاٹک بند ہو جائے - نورا خوش خوش اُٹھے اور ڈھائی گھڑی خوب حکومت جتائی - اکڑ اکڑ کر حکم دینے لگے - گویا داروغگی ہو گئی تھی - سپاہی کہان ہین - سب سپاہیون کو بلاؤ - کہو سب حاضر ہو -

"اخاہ - اسوقت تو نورا بھی ڈپٹ رہے ہین - کیا سپاہیونکا جائزہ لوگے -

"باتین پیچھے بنانا - پہلے اِدھر آؤ - نہور کو بلاؤ -

"کہو - کہو - کیا ہر کیا - تم اور ہلڑ مچا رہے ہو"

"ہلڑ ورڑ کے بھروسے نہ رہنا - چھوٹی بیگم صاحب یہان تشریف لانے والی ہین -

نہور کے ہوش اُڑ گئے - ارے غضب - ہٹو بھئی ہٹو سب کے سب - وہ جو ٹھاکر اُن کوٹھریون مین ٹکے ہین اُنسے کہو ذرا باہر ٹھہرین اور سپاہی بھی سب پھاٹک کے باہر ہو جائین - نورا نے للکار کر کہا کہ امام الدین خان کہان ہو چلو - تراب علی کدھر ہے - نکلو - بھائی حاتم علی بیچارے کے سر گئی مگر ذرا باہر ٹھہرو - میر صاحب اُٹھئے! واہ ہے - افیمیون کے بھی کان کاٹے اجی میر صاحب تشریف کا ٹوکرا کھسکائیے - مصاحبون نے جو سنا کہ چھوٹی بیگم صاحب آنے والی ہین تو حواس ٹھرو - کوئی ٹوپی ڈھونڈھتا ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کوئی جوتی کی تلاش مین ہی۔ کسی کے انگرکھے کا نپا نہین۔

اور نورا للکارتے جاتے ہین۔ کہ چلو کوٹھی خالی کرو۔ تھورا اور جھمن نے جھٹ پٹ بوتلین ہٹائین ٹمبلر اور گلاس پلنگ کے نیچے چھپائے۔ لمونیڈ اور سوڈا کی خالی بوتلین مسہری کے پاس رکھین بیچارے ٹھاکر جو ٹکے ہوے تھے اُنکو بھی نورا نے کھڑ کھڑایا۔ کوئی کہتا ہے بھیا دال چڑھائی ہے جلجائیگی۔ کسی نے کہا چاول گرڑے ہو جائینگے۔ مگر نورا نے ایک کی نہ سنی سب کو نکالدیا پھاٹک بند ہوا تمام کوٹھی اور احاطے مین سناٹا ظہورن نے کہا۔ پردہ ہوگیا۔ نورا بولے جی ہان سب خوشامد خورونکو نکال باہر کیا۔

ظہورن۔ آئین حضور آئین نہ اب۔

نورا۔ بے تکلف۔

اب سینئے کہ تراب علی نشے کے مارے باہر تک جا نہ سکے۔ چق کے قریب ایک کونے مین دبک رہے تھے نورا نے اُنکو دیکھ لیا تو کس کے دو لاتین جمائین۔ او نالائق۔ یہان بیگم صاحب تشریف لاتی ہین اور تو گھورنے کے لیے دبکا پڑا ہی بے ادب۔ لاتین کھائین تو تراب علی کا نشہ ہرن ہوگیا لڑھکتے پڑھکتے بھاگے پھاٹک کھلوایا۔ نورا نے پھر اپنے سامنے پھاٹک بند کرادیا۔

ظہورن۔ نورا۔ نورا۔ ای نورا۔

نورا۔ کہیے۔ مین یہان انتظام کرتا تھا۔

ظہورن۔ بیگم صاحب آتی ہین۔ آئین۔

نورا۔ شوق سے۔

ظہورن۔ نورا تم منہ پر کوئی کپڑا ار کھلو۔

نورا نے اچھا کہکر جالی لوٹ کے رومال سے منھ ڈھانپ لیا۔ بیگم صاحب نے نازوادا سے قدم بڑھایا باہر آئین تو نورا جالی لوٹ کے رومال سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چہرہ لپیٹ کر کھڑا ہوا اور جھک کر آداب بجالایا - بیگم صاحب نے کہا - اے لو مونڈی کاٹے کی باتین تو دیکھو - سوا مسخرہ - ظہورن بولی حضور دو سو برس کی تو عمر ہے - چلی آیئے - بیگم صاحب آگے بڑھین تو ظہورن نے نورا کی کھوپڑی پر ایک چپت جائی - کوٹھی مین آن کر دیکھا نواب نادار کو پلنگ پر بیہوش پایا - فرش سمٹا سمٹایا - خون دیکھکر سہم گئین کہا اوئی یہان تو خاصی مار دھاڑ ہوئی ہے - سر پھٹ پھٹ گئے - خانہ جنگیان ہوئین - ظہورن نے کہا حضور بس غضب ہے - نورا باہر سے بولے حضور ذری مسہری کے پاس جایئے صندوق کا ڈھکنا اُٹھائے دیکھئے تو کیا کیا کفر کی باتین ہوتی ہین ظہورن نے ڈھکنا اُٹھایا تو برانڈی کی بھبک آئی -

ظہورن - (نخرے کے ساتھ) اوی ہے - یہ کیا بلا ہے -

بیگم صاحب - دیکھو ن اُف یہ تو بوتلین ہی بوتلین جیتی ہین - واہ واہ واہ -

ظہورن - حضور کو جگا ؤن -

نورا - کہین ایسا غضب بھی نکرنا سونے دو سونے دو -

بیگم صاحب - سوتے ہین کہ غش آگیا کہ نکر کیسے پڑے ہین (نواب کا ہاتھ پکڑ کر) کیا سچ مچ سوتے ہو -

نورا - اے حضور غلام کا التماس قبول فرمایئے - بس سونے ہی دیجیے ورنہ غل غپاڑہ مچیگا -

ظہورن - ہان سونے دیجیے -

بیگم صاحب - (آہ سرد بھر کر) کیا سونے دون ظہورن -

ظہورن - بیٹھ جایئے یہان -

بیگم صاحب - نورا کہو بی مغلانی سے جاکے دیکھین بڑے حضور اور بڑی بیگم صاحب کہان ہین -

ظہورن نے نورا کو حکم دیا نورا نے بی مغلانی سے کہا - اُنھون نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جاکر دیکھا اور نورا کے کان مین پردے کے پاس کہا۔

نورا - ظہورن -

ظہورن - اُن کہان ہین -

نورا - بڑے نواب صاحب تو آرام فرماتے ہین - اور بڑی بیگم صاحب ابھی ابھی لیٹی ہین خاصہ نوش فرماکے -

بیگم صاحب - بس تو کچھ خوف نہین ہی -

ظہورن - کوٹھی خوب سجی ہی - کیون حضور -

بیگم صاحب - ہمارے اُس کمرے سے زیادہ - ؟

ظہورن - وہ اور بات ہی یہ اور بات ہی -

نورا نے باہر سے کہا خداوند ہم تو حضور کا نمک کھاتے ہین - اور نمک حلال ہین - یہ امام الدین خان جو حضور کا رفیق ہی ایک ہی شریر آدمی ہے - اسکے کلٹے کا منتر ہی نہین - حضور بہت دور ہے - اسی کے تو سارے کانٹے بوئے ہوے ہین - اور ہمارے حضور سیدھے سادے آدمی ایک نہین سُنتے - مین لاکھ بد ہون - مگر خیر خواہی کی بات کہونگا - یہ نہین ممکن ہی کہ کوئی بات حضور کے خلاف کہون - کیا مجال - منھ پر کہہ دونگا - اور تراب علی ایک ہی گھاگ ہے درخت کو جڑ اور پھنگی اور پتے سمیت کھا جائین اور ڈکار تک نہ لین - جی یہ اُن لوگون مین ہے - اور گلباز - واہ - کیا صحبت ہے - چھٹا ہوا بدمعاش چور ڈاکو - اُچکا بلکہ اچکون کا سردار - خدائی خوار ساری خدائی مین ایسا چور ایک نہ پایئے گا اُنسے ہمارے حضور سے یارانہ ہے - ہم تو صاف صاف کہینگے - چاہین توپ کے مہرے اُڑا دین مگر کلمۂ حق ہی زبان سے نکلیگا - اب حضور کوئی تدبیر ایسی کیجیے کہ یہ شہدے نکالے جائین - قسم قرآن کی جو غلام کو حکم ہو جائے نہ تو پھاٹک پر پہرا دون اور ان بدمعاشون مین سے ایک کو فریب تو آنے دون نہین جو آیا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گردن مین ہانتہ - جو آیا دھتا بلایا - کوئی چون تک تو نہ کر سکے - بولا اور ٹٹیو ا لیا نالائقون نے رئیس کے بدنام کرنے کی فکر کی ہے - یہ خیال نہین کہ جسکا نمک کھایا اسکی بدنامی نہو - اپنے حلوے مانڈے سے مطلب ہے - مردہ بہشت مین جائے یا دوزخ مین اس سے واسطہ نہین - حضور دن بھر کے لیے حکم دین تو اللہ جانتا ہے کسی کو پھٹکنے نہ دون - روشن علی سے وہ حرکت سرزد ہوئی کہ توبہ ہی بھلی - سرکار تک نوبت آئی - بس اب اس سے بڑھکر کیا ہو گا - اور ایک روشن علی پر کیا فرض ہو یہ سب ایسے ہی ہین - سگ زرد برادر شغال - ایک سے ایک بڑھا ہوا باتین تو پٹری تک اُتار لین اور آج کی کیفیت تو حضور نے خود ہی دیکھ لی - کہ اتنی دیر سے باتین ہو رہین ہین حضور کو ہوش ہی نہین - مگر اسوقت کا سونا اکسیر ہو - مین نے کہا - سونا اکسیر ہو - حضور اگر جاگئے ہوتے تو اسکی داد دیتے -

ظہورن - نے کہا نوراللہ جانتا ہو تمکو ہم ایسا نمک حلال نہین سمجھتے تھے -

بیگم - قدیم آدمی ہو نہ -

ظہورن - جی اور کیا حضور -

بیگم - اِسکی کیا عمر ہوگی -

نورا - حضور نوے برس کا ہون - ابھی عمر ہی کیا ہو میری -

ظہورن - ای ہو - اب اور کیا عاقبت کے بوریے بٹورو گے -

نورا - اب چلتے چلاتے امام الدین اور تراب علی اور ان سب بدمعاشون کو اپنے سامنے نکلوا لون تو سمجھون کہ جی اُٹھا -

بیگم - واہ کیا نمک حلال آدمی ہو -

ظہورن - کیا شک ہو حضور -

بیگم - اس سے کہدو کہ چار روپیہ مہینا ہم بھی دیا کرینگے -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نورا - آداب بجا لاتا ہون - حضور یہ سب کسکا ہو - حضور ہی کا ہو یا کسو اور کا -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ظہورن - تو نورا حضور کی پرورش ہوئی -

نورا - ہان - مگر بی ظہورن تمنے تو مُجھ بوڑھے کو نکلوا یا ہی تھا -

ظہورن - پُرانی باتون کا ذکر نکرو اب -

نورا - ہان بہت خوب -

بیگم - اسنے کسکا نام لیا تھا اسوقت کہ وہ سب مین زیادہ شریر ہی -

ظہورن - امام الدین -

نورا - ہان حضور - امام الدین - ذات کا جلاہہ ہی -

ظہورن - اوئی - یہ جلاہے ہوے انکے مصاحب آئے -

نورا - جی یہی تو رُونا ہی - اور رُونا کیا ہی -

بیگم صاحب - سچ مچ جلاہہ ہی -

نورا - حضور سے کبھی جھوٹ نہ بولونگا - چاہے اِدھر کی دنیا اُدھر ہو جاوے جو یہ جلاہہ نہو تو ناک کاٹ ڈالیے - یہ جلاہہ - اسکا باپ دادا جلاہہ - اے حضور مین تو اب کچا چٹھا کہونگا نہ -

ظہورن اپنے دل مین سوچی کہ کہین ہمارا حال نہ کہ دے - نورا کی بڑی تعریف کی - واہ نورا واہ - شاباش - اسی سے کہتے ہین کہ پُرانے نمکخوارون کی قدر کرنا چاہیے - اتون مین ایک اسی بیچارے نے آنکر کہا باقی اور سب تو نیے کے ساتھی تھے - اللہ جانتا ہے نورا ڈبیا مین بند کر رکھنے کے قابل ہے - نورا تم سے حضور بہت خوش ہین - اب کل سے تم کسی کو یہان نہ آنے دونیا - اور اُس جلاہے کو تو بس نکلوا ہی دو - وہ بڑا خراب طینت ہی -

نورا سمجھ گیا کہ ظہورن کو اپنا بھی خوف ہی - مونچھون پر تاؤ دے کر اکڑنے لگا -

ظہورن - پھاٹک پر وہ شرابی غل تو نہین مچاتے ہین -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نورا۔ کیا مجال۔

بیگم۔ کہو جاکر دیکھے۔

ظہورن۔ حضور کا حکم ہی کہ جاکر دیکھ آؤ۔

نورا۔ بہت خوب ابھی چلا۔

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ نواب صاحب نے کروٹ بدلی۔ ظہورن نے کہا لیجیے اُٹھے بڑی بات۔

بیگم صاحب نے شانہ ہلا کر کہا۔ ای اٹھو تو کب تک سویا کروگے۔

نواب۔ اَنتِ تجلسِ۔ اَنتِ تجلسُ۔

بیگم صاحب۔ این! ای واہ۔

نواب۔ راحتی فی الراح لا فی السلسبیل۔

بیگم۔ ہم سے سیدھی سادی زبان مین بولو تو سنین یہ عربی ترکی ہم کیا سمجھین۔

نواب۔ سن بالسن والجروح قصاص۔

بیگم۔ کبریا کے لیے ذری تو ہوش کی باتین کرو۔ اوئی۔

ظہورن۔ حضور بھلا اس گھنے سے ہوش کی باتین کرنے لگینگے۔

بیگم۔ اسوقت کیسے ہو کیسے۔

نواب۔ لا تنم قم۔ لا تنم قم۔

بیگم صاحب۔ نے بصد حسرت کہا خدا کے لیے اب تو اُٹھ بیٹھو ذری کچھ ہوش بھی ہے یا بالکل آپے سے گئے گذرے۔ ہاے ان لوگون نے تمھاری کیا گت بنائی۔ نواب صاحب نواب صاحب حضور پیرومرشد خداوند کہ کہکر چنگ پر چڑھایا۔ اللہ کرے یہ مونڈی کاٹے دنیا سے اُٹھ جائین اُنپر علم بردار کا علم ٹوٹے۔ جنازہ نکلے موؤن کا یہ بوتلون پہ بوتلین جنی ہوئین روز ایک نیا ہی گل کھلتا ہے ایک دن موئی بیوا آئی قہقہے پہ قہقہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پڑتے تھے آنکھون کے سامنے اُسکو لیکے بیٹھے - اُسدن توبہ کی کہ اب نہ پیون گا - جب وہ مرگیا تھا لالہ کوئی - وہ ایک دن ہو تو کوئی کہے یہ تو اب تیس دن کا دورہ ہو گیا - اور ابھی دیکھیے کیا کیا ہوتا ہی نواب نے اِس کل لکچر کے جواب مین بسہولت تمام کہا - ع

	ہات الصبوح عبوا یا ایہا السکارا	الی آخرہ

ظہورن منھ پھیر کر مسکرانے لگی - بیگم صاحب نے کہا سچ کہتا تھا نورا - اِنکا سُونا ہی اچھا تھا - پانی پیوگے کچھ منھ سے بو بو تو - توبہ - مین کہتی کس سے ہون اسوقت سنتا کون ہی -

بیگم صاحب - ظہورن - ہاے سچ کہون رُونا آتا ہی -

نواب - (ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھاکر) ~

ما ظرف بادہ تنگ مے کنیم		در شب آدینہ گنہ مے کنیم
	بیار بادہ و باز م رہان ز رنجوری کہ ہم ببادہ توان کرد دفع مخموری	

بیگم صاحب - اب یہ شعر ہی ہوتے رہینگے یا اُٹھوگے بھی -

نواب صاحب پلنگ سے اُٹھے مگر متحیر حیرت کی نظر سے چوطرفہ دیکھتے تھے - پوچھا تم اسوقت یہان کہان - بیگم صاحب نے کہا بھلا خیر ہوش تو آیا - حواس تو برجا ہوے - ہائین ہا کوئی اِتنی پی جاتا ہے - ذرا ہوش ہی نہین - نواب صاحب نے گردن نیچی کرلی - از بس خجل و منفعل سوچنے لگے کہ اللہ اللہ ہم تو پی کر اپنے جامے سے باہر ہوگئے - یہ نوبت آئی کہ بیگم صاحب کو یہان آنا پڑا - اور آبا جان تک بھی خبر گئی ہی ہوگی - ہاے ستم غضب ہوگیا - پوچھا کہ بڑے حضور کو تو نہین خبر ہوئی - ظہورن نے کہا نہین - حضور - وہ آرام کررہے ہین اور بڑی بیگم بھی آرام مین ہین پوچھا مین نے غُل تو نہین مچایا - بیگم صاحب نے کہا کسی سے تم سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لڑائی ہوئی تھی۔ نواب صاحب نے گردن نیچی کرکے کہا۔ مجھے نہین یاد ہے افسوس خدا جانے مین نے کیا کیا بدعت کی ہوگی۔ اُف۔ اِسوقت جی چاہتا ہے زہر کھا لون۔ اب نہ پیینگے آج سے بس قسم کھائی توبہ کی۔

بیگم صاحب۔ توبہ! ہونھ۔ ہزار بار توبہ کر چکے۔

نواب۔ اب کی توبہ شکنی نہوگی۔

بیگم۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

ظہورن۔ آمین اللہ آمین۔

بیگم۔ آج کا حال تو بس رونے کے قابل ہی۔ فرش پر یہ کیا پڑا ہی۔

نواب۔ (خون دیکھکر) اُف۔

نواب صاحب اِس درجہ ملول ہوئے کہ منھ ڈھانپ کر پلنگ پر لیٹ رہے اور خوب روئے بیگم صاحب نے سمجھا کہ اب تو جو ہوا سو ہوا اب ایسا نہو بس نواب صاحب نے آہستہ سے پوچھا کہ یہ خون کیسا ہے۔ ظہورن بولی کسی مصاحب کو آپنے مارا اُسکا سر پھٹ گیا۔ مگر اب اچھا ہے۔ نواب کے دل کا عجب حال تھا۔ اس خبر وحشت اثر کے سنتے ہی نواب صاحب اُٹھ بیٹھے۔ پوچھا اور بھی کوئی بدعت کی تھی۔ بیگم صاحب نے تشفی دی اور کہا چلو جو ہوا سو ہوا اب خیال رکھنا نہین تو تمکو اختیار ہے۔ نواب صاحب نے بمنت کہا کہ اب تم جاؤ مین سو رہونگا۔ بیگم صاحب ظہورن کو لیکر محلسرا مین چلی گیئن۔ تو نواب نامدار نے آدمیون کو بلایا۔ نورا اور نواب علی اور امام الدین خان اور میر گلباز اور چھبن اور حاتم علی سب آئے۔ حافظ جی آنکے ساتھ آئے۔ حافظ جی کو دیکھکر نواب صاحب سخت نادم ہوئے۔ حاتم علی پر جو نظر ڈالی تو گردن نیچی کرکے خاموش ہو رہے اور آنکھون سے اشک جاری ہوئے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نواب۔ حاتم علی تم ڈاکٹر کے پاس جاؤ۔
حاتم علی۔ نہین خداوند مین گر پڑا تھا پٹی پر سر کھٹ سے بولا۔ اب فضل الٰہی ہی۔
نواب۔ ہان۔ خیر ہم سب جانتے ہین۔
حافظ جی۔ حضور اب اسکا خیال نہ فرمائین۔ گذشتہ را صلوات۔
نواب۔ مگر آئندہ را احتیاط۔
حافظ جی۔ ہان بیشک۔
نواب۔ بھئی اب اسوقت سب جاؤ اپنے اپنے گھر ہم ذرا آرام کرینگے۔
حافظ جی۔ ہان خداوند سو رہیے ذرا۔
امام الدین۔ آداب عرض ہی حضور۔ کل حاضر ہونگے۔
نواب۔ بہت اچھا مگر حاتم علی کی خبر ————————
امام الدین۔ حضور اب فضل الٰہی ہی۔
حاتم علی۔ پیر و مرشد حضور کے نمک کی قسم۔ اب غلام تندرست ہی۔
نواب۔ افسوس صد افسوس۔
جھمن۔ خداوند حافظ جی سچ کہتے ہین اب زیادہ خیال اسکا نہ فرمایئے۔ آئندہ ایسی صحبت ہی نہوگی۔
نواب۔ انشاءاللہ۔ انشاءاللہ۔
امام الدین۔ کیا غضب ہوگیا۔
جھمن۔ ع

	ای باد صبا این ہمہ آوردۂ تست	

تراب علی۔ چلو جو ہوا وہ ہوا۔
جھمن۔ ہان بجا ہی۔
حافظ جی۔ خداوند اسی سبب سے حرام ہی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جھمن - اور کیا -

	یہ دخترِ رز حرامزادی مردار		مینا بازار کی ہر رہنے والی

امام الدین - حضور کا مزاج کیسا ہی -
نواب - مزاج تو بخیر ہی مگر -
جھمن - غضب ہو گیا تھا آج -
حاتم علی - مین تو خداوند پٹی پر گر پڑا تھا -
جھمن - بیشک ذرا سا خون آگیا تھا -
نواب - ہمین ذرا ہوش نہین کہ کیا کارروائی ہوئی -
حافظ جی - حضور تو آرام مین تھے -
نواب - آرام مین تو کیا تھے بیہوش تھے -
جھمن - نہین خداوند ایسے بیہوش نہ تھے -
نواب - غضب کیا واللہ - اب کسی کو قتل کر ڈالتے تب بیہوش کہلاتے -
امام الدین - پیر و مرشد اب اس گفتگو سے اور رنج بڑھتا ہی -
جھمن - میر صاحب ابھی ٹھیک نہین ہین -
گلباز - چپ بے گدھے -
نواب - امام الدین خان - بھئی تم اور تراب علی انکو لیکر انکے گھر پہونچاؤ -
تراب علی - بہت اچھا خداوند -
امام الدین - اب صبح کو سب حاضر ہونگے -
تھوہر - پیر و مرشد - بی مغلانی کہتی ہین کہ ذرا تشریف لائیے -
نواب - ذرا کیا معنی اب ہم چلتے ہی ہین -
امام الدین - آداب عرض ہی -
جھمن - کورنش عرض کرتا ہون خداوند -
نواب - بندگی میر حاتم علی صاحب سلام

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

حاتم علی - آداب عرض ہی خداوندنعمت صبح کو ضرور حاضر ہونگا -

حوالی موالی سب رخصت ہوئے - نواب صاحب تشریف لے گئے - ظہورن ڈیوڑھی مین بناؤ چناؤ کرکے معطر و معنبر کھڑی تھین - نواب صاحب کا نشہ تو اُترا تھا ہی نہین اس البیلی زنکہ پانزدہ سالہ کی اچپلاہٹ اور شوخی نے ایسا بے اختیار کردیا کہ اُسکے دونون کاندھون پر ہاتھ رکھ دیے (اے ہٹو بھی محنت محنت کے نخرے نہ بگھارو) یہ کہکر اُسنے ہاتھ ہٹانا چاہا تو نواب بوسہ لیکر اندر چلے گئے -

بیگم - یہ بابو کا تو اچھا جھگڑا پیدا ہوگیا - تمھارے جتنے رفیق ہین سب ایسے ہی ہین - ایک سے ایک بڑھکر - انکو تو چن چن کے نکالو - یہ سب موئے خوشامد خورے ہین - اب یہ بتاؤ وہ داروغہ آپ کے کون امام الدین خان اسکو کیون نہین نکال باہر کرتے اور ایک اُسپر کیا فرض ہے - سب ایسے ہی بدمعاش بھرے ہین - دیکھو خدا گواہ ہے ایک نہ ایک دن انکے ہاتھون نصیب اعدا عزت جاتی رہیگی - آیندہ تکو اختیار ہے - جو چاہے سو کرو - ظہورن نے بھی ہان مین ہان ملایا - حضور سچ فرماتی ہین بیگم صاحب نواب نے کہا کہتی تو سچ ہین مگر سب کو ایک ہی لاٹھی ہانکتی ہین - امام الدین بڑا خیر خواہ ہے - بڑا معتبر آدمی - اُسکو مین کیونکر نکالدون نورا کی نسبت ظہورن نے کہا تھا - مین نے کہا اچھا اس ڈیوڑھی پر نہ بیٹھنا پھاٹک پر بیٹھا رہے مگر خان صاحب تو بڑے کام کے آدمی ہین انکو کیونکر بے قصور نکال دون -

بیگم صاحب چین بہ جبین ہوکر بولین بجا ہے - ایسے ہی بڑے کام کے آدمی ہین ڈبو دینے کے لائق ہے - کام کا آدمی وہ جو بُری صحبت مین نہ بیٹھنے دے - نواب صاحب تھوڑی دیر تک خاموش رہکر بولے بات صحیح ہے مگر مین کوئی ننھا ہون - اگر صحبت بُری ہے تو ہمارا ہی قصور ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

امام الدین خان کا کیا قصور اس مین - بیگم صاحب نے تنک کر کہا جی درست ہی (اگر صحبت بُری ہی) ابھی صحبت کے بُرے ہونے مین آپ کو شک بھی ہی (اگر) کی ایک ہی کہی - ہونہہ - اب اور اس سے بُری کیا ہو گی صحبت -

ظہورن - نورا کو ہم برا سمجھتے تھے مگر وہ کام کا آدمی ہی -

بیگم - نمک حلال ہی -

نواب - بھلا شکر ہے کہ ایک تو اچھا ہے - مگر کل بُرا تھا آج اچھا ہو گیا یہ کیا بیگم صاحب نے کہا افسوس تو یہ ہے کہ شرماتے تک نہین - مگر ہان جس وقت ہوش آیا تھا اور ہمنے کہا کہ تم نے ایک رفیق کا سر پھوڑ ڈالا - تب البتہ خفیف ہوے تھے - ہی بڑی بُری چیز - خدا ہی شریف کو اس سے بچائے - عجیب بلا ہے نگوڑی - ظہورن نے کہا نگوڑی تو اچھا نام رکھا حضور نے کہا شرابی کے پانٔون نہین شل مشہور ہی چلا اور لڑکھڑا کر گرا -

اتنے مین دو بجے اور بیگم صاحب نے ظہورن کو رخصت کیا - تنخلیے مین ان دونون میان بیوی مین شکوہ وشکایت کی باتین ہوئین اور تھوڑی دیر مین دونون نے آرام کیا -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دور پندرھواں

نواب حور نقا محل

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سات آٹھ مہینے کے بعد جو بچھڑے ہوؤن کی ملاقات ہوئی تو دس بارہ روز تک میان بیوی مین خوب بنی رہی۔ ایک دوسرے کا عاشق زار جان و دل سے نثار۔ مگر وہ "فتالۂ عالم" مغلانی کی چھوکری کہ از سر تا پا دریاے حسن مین غرق اور آفت جان آشوب دوران تھی اُنکے دل مین جگہ کرتی جاتی تھی اور اسکی شوخی اور اچپلاہٹ سے یہ ازبس بیقرار رہتے تھے۔ ایک روز پڑوس کی ایک لونڈی نے جسکا نام نورن تھا بیگم صاحب سے آن کے یہ شکایت جڑ دی کہ کل نواب صاحب کو ہم نے شاہ فصیح کے تکیے کے پاس ایک گلی مین کمرے سے اُترتے دیکھا تھا۔ اور ایک عورت ہمسے کہتی تھی کہ دوسرے تیسرے اس موئی ہرجائی کے یہان آپ پہونچا کیا کرتے ہین۔ ہم تو ناچور کی کھیر کھواہ ہین۔ ہم سوچے کہ آپ سے چلکے کہہ دینگے کہ کل کبھار ہجور یہ اُلھنا دین کہ اتنے حرامجادی دیکھا تو ہم سے کیون نہ کہا۔ بیگم صاحب یہ تقریر سُنکر دل ہی دل مین خفا اور رنجیدہ ہوئین جب شام کو نواب صاحب تشریف لائے تو چھوٹی بیگم نکھار کرکے بڑے ٹھتے سے فرش مکلف پر بیٹھی عطر کی شیشیان قرینے کے ساتھ ایک خوشنما ولایتی صندوقچی مین رکھ رہی تھین اور ظہورن ایک نازک پنکھیا چاندی کی ڈنڈی کی لیے ہوے جھلتی ہے آپ بھی جاکے وہان بیٹھے چھوٹی بیگم اُنسے مخاطب نہوئین تو انھون نے چھیڑخانی شروع کی۔

نواب۔ بیگم صاحبا۔ یہ اس شیشی مین کسکا عطر ہی۔

ظہورن اس بیگم صاحب کے لفظ پر مسکرائی مگر بیگم صاحب نے کچھ جواب ندیا۔

نواب۔ ارے! توبہ۔ دھوکا ہوا۔ عطر نہین تیل ہی۔ مگر ذرا ذرا سی شیشیون مین تیل رکھتے آج ہی دیکھا۔

ظہورن پھر مسکرائی تو نواب صاحب نے کہا دیکھیے بیگم صاحب آپکی پیشخدمتین ہماری باتون پر ہنستی ہین۔ انکو سمجھا دیجیے اسکے کیا معنی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بیگم - (منھ پھیر کر) - ظہورن - یہ صندوقچی اور سارا سامان اس کمرے مین لیچلو اور کنواڑے بند کر دینا خبردار خبردار کوئی بھی آنے نہ پائے ہم کسی سے بولین نہ چالین - ہمین یہ چھیڑ خانی ایک آنکھ نہین بھاتی -

ظہورن - (مسکراکر) حضور اور تو کسی کی کیا مجال ہے کہ قدم بھی رکھ سکے مگر چھوٹے حضور آئین تو بھلا سوا آپ کے اور کون روک سکتا ہی -

بیگم - (بہت ہی تیکھی ہوکر) چلواِن باتون سے کیا واسطہ تم یہان سے اٹھالے چلو -

ظہورن - ذری اِدھر دیکھیے تو -

بیگم - دیکھون کیا - ہم اس کمرے مین چلتے ہین - تم یہ سامان لیکے آؤ -

ظہورن - اِی بیوی لونڈی حکم تو بجا لائے مگر دیکھیے تو ذری چھوٹے حضور تو صندوقچی بھر پر قبضہ کر بیٹھے -

بیگم - کیا! اے واہ - چہ خوش - کیا شہر شملہ ہی - پرائے مال پر کسی کا کیا اجارہ -

ظہورن - حضور اسکو چھوڑ دین - ہمین بیوی کا حکم ہے کہ اس کمرے مین لے چلو -

چھوٹی بیگم صاحب منھ پھیر کر تو بیٹھی ہی تھین نواب صاحب نے موقع پاکر ظہورن کے ہاتھ مین چپکے سے ایک ٹھوکا دیا ظہورن نے تیکھی ادا کے ساتھ ساتھ جھٹک دیا - اور بعد شان دلربائی اشارے سے کہا کہ بیگم صاحب بیٹھی ہین - ہاتھا پائی کا کون موقع ہی -

نواب - انسانیت کے یہی معنے ہین کہ بھلے مانسون کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھے -

بیگم - جب بھلے مانس مہر دنگیون کے پاس بیٹھتے ہین تو شریفون کی بھو بیٹیان ایسا ہی برتاؤ اُنسے کرتی ہین -

نواب - کوئی دو بدو باتین کرے تو ہم جواب دین -

ظہورن - حضور منھ ادھر پھیرئے -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نواب - کیون صاحب ہم ذرا سا عطر لین اسمین سے -
بیگم - ظہورن اللہ جانتا ہو - تم بڑی نٹ کھٹ ہو - تم ہی سکھاتی جاتی ہو یہ ساری باتین -
نواب صاحب نے ظہورن سے کہا کہ ذرا جاکے دربان سے کہو پوچھے گھڑی مین کے بجے - ظہورن اُٹھنے ہی کو تھی کہ بیگم صاحب نے جھڑک کر کہا ظہورن جو تم یہان سے ہمارے حکم کے بغیر اُٹھین نہ تو تم جانو گی بیٹھو بس - خبردار جو اُٹھین - نواب صاحب خوب ہی ہنسے کہا ظہورن انکا کہنا مان چکین - اب ہمارے کہنے سے جاؤ - ظہورن اُٹھ کھڑی ہوئی تو بیگم صاحب نے ہاتھ پکڑکے بٹھا دیا -
ظہورن - اوئی اللہ اچھی اُٹھا بیٹھی ہے - جیسے مکتب خانے مین مولوی لوگ لڑکون کو اُٹھاتے بٹھاتے ہین - اب ہم کسکا کہنا مانین کسکا کہنا نہ مانین -
نواب - دیکھیے - بیگم صاحب - آپ کی خواصین اب ہم پر پھبتیان کہنے لگین - کٹ ملا ہمکو بنایا - ایک ہوئی بی ظہورن صاحب -
بیگم - اوئی اب ظہورن سے بھی چھیڑ چھاڑ ہونے لگی جبھی ! منھ لگائی ڈومنی اور ناچے تال بے تال -
ظہورن - سرکار - لونڈی کی مٹی ہر طرح خراب ہو -
بیگم - یہ کاہے سے - بلسے اللہ جوان جہان ہو - نازک ہو - دھان پان ہو کیا اب اُس نگوڑی دیہاتن سے بھی گئی گزری ہو - موئی کالی کوئیلا جیسے تمباکو کا پنڈا - مگر ان لوگون کی بھی کیا ارواح ہے - ہر دیکی پچھے - یہ تم بن ناحق کو کہتی ہو کہ مٹی خراب ہو - مٹی خراب ہو تمہارے دشمنون کی -
ظہورن - حضور ہمارا دشمن ہمارا پیٹ ہے - جسکی بدولت سب کے نکتورے سہنے پڑتے ہین -
ظہورن تو باغ مین نواب صاحب کی خدمت مین ازبس گستاخ اور بے ادب ہو گئی تھی اور رئیس موصوف کے ساتھ بند پالکی گاڑی ہی مین آنے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سے اور بھی نڈر تھی۔ اور ان سب باتون کے علاوہ اپنے حسن پر مغرور بھی تھی۔ جل کے جو بیگم کو چلی کٹی سُنائی تو وہ انتہا سے زیادہ بددماغ ہو گیئن نکتورے کا لفظ سنتے ہی پلنگ پڑ رہین (کیا کہا) بہت اِترا چلی ہے کہتی ہے کہ سب کے نکتورے سنے پڑتے ہین۔ تو صاحب اب ہماری یہ وقعت ہو گئی۔ ہمارا بھی اور سب مین شمار ہونے لگا اِنھین کر تو تون تو آدمی فضیحت ہوتا ہے۔ مغلانی کی چھوکری گھر کی پرورش یافتہ ساختہ پرداختہ اور ہمارے بر روآئے۔ اور مین تو تیری چال ڈھال اور چلبلے پن سے سمجھتی تھی کہ تو بیسواؤن کے بھی کان کاٹے گی۔

ظہورن نے تو نواب صاحب کے دل مین جگہ کر لی تھی آدھی بات سننے کی تاب نہین۔ تنک کر بولی (بس بس حضور اپنی نوکری لین راجہ روٹھیگا راج لیگا۔ رانی روٹھیگی سہاگ لیگی۔ اور چلبلا پن کیا معنی چلبلے پن کے تو ہمارے دن ہین) اِسپر۔ اُتو۔ دوا۔ مہری یہ وہ سمجھانے لگین کہ کیا واہیات بکتی ہے۔ بہت چل نکلی ہر چھوکری۔

الغرض ظہورن نیچے اُتر آئی اور بیگم صاحب نے حکم دیا کہ اِسکو کھڑے کھڑے نکال دو۔ جب تک یہ یہان سے نہ نکلیگی ہمین پانی تک پینا حرام ہے۔ اُسی دم ڈولی منگوائی گئی۔ مگر ظہورن کے جانے کے قبل نواب صاحب بھی باہر چلے گئے۔ ظاہر اتو باہر گئے مگر اصل مین ڈیوڑھی مین کھڑے ہو رہے اور ایک عورت کو جو ڈیوڑھی کے ایک کونے مین گنڈیریان چھیل رہی تھی اشارے سے کہا کہ یہان سے چلی جا۔ ڈولی ڈیوڑھی مین لگائی گئی پردہ ڈالا گیا۔ کہار (ڈولی لگائی گئی) کہکر باہر چلے گئے تو ظہورن سِسکیان بھرتی ہوئی آئی ڈولی پر سوار ہی ہونے کو تھی کہ نواب صاحب نے جو اس طرح گھات سے دبکے ہوئے کھڑے تھے جیسے بلی چوہے کے پکڑنے کو کھڑی ہوتی ہے فوراً جھپٹکر ظہورن کا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب گھسیٹنا چاہا۔ وہ ایک کلان کار خوب جانتی تھی کہ نواب میرے فراق مین ضرور ڈیوڑھی مین کھڑے ہونگے جیسے ہی اُنھون نے ہاتھ پکڑا ویسے ہی (تھو تھو) کر کے زور سے جھٹکا دیا اور ہاتھ چھوڑا کر ڈولی مین بیٹھنے بھی نہ پائی تھی کہ غل مچاکر کہا کہارو چلو۔ اب نواب صاحب کو بھاگتے ہی بن پڑی۔

اُس روز نواب صاحب بی ظہورن کے فراق مین بہت بیقرار رہے دوسرے دن اُنھون نے سُنا کہ ظہورن کے جانے کے تھوڑی دیر بعد ہی اسکی مان بھی چلی گئی۔ اور بھی زیادہ متوحش ہوے کہ اب پتا بھی نہ ملیگا۔ اتنے بڑے شہر مین کہان ڈھونڈھتے پھرینگے کئی ہفتے گذر گئے اور باوصف تلاش بی ظہورن کا کہین پتا نہ ملا۔ جس روز سے ظہورن کو بیگم صاحب نے نکالا تھا اُس روز سے نواب صاحب نے محلسرا مین قدم نہین رکھا۔ اس سے بیگم صاحب بھی پریشان ہوئین۔ ایک تو نواب صاحب نے جانا آنا ترک کر دیا دوسرے ظہورن جو انکی ایک قسم کی گوئیان سی ہوگئی تھی وہ بھی دفعتہً چلی گئی۔ مگر یہ بھی ٹین کی رئیس زادی تھین۔ اُنھون نے بھی نواب کے بلانے یا پیغام بھیجنے مین اپنی طرف سے پہل نہین کی۔

جب دو ڈھائی مہینے اس طرح سے گذر گئے تو نواب صاحب نے اپنے گھر کی دواجی کو گانٹھنا چاہا کہ اُسکے ذریعے سے ظہورن کا حال معلوم ہو تو کسی آدمی یا کٹنی کو بھیجکر بلوائین۔ ایسا نہو کہ کسی اور رئیس کی نظر پڑے۔ عورت ہے نوخیز اور شوخ اور حسین شوقین کی نظر ضرور پڑیگی اور شوقین کی نظر پڑکر پھر ہتے نہ چڑھیگی۔ دواجی نے بالکل لاعلمی ظاہر کی یہ بڑی وضعدار بوڑھی عورت چھوٹی بیگم صاحب کی خیر خواہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور نمک پروردہ قدیم تھی - نواب صاحب کی دال یہان بھی نہ گلی - کچھ عرصے تک یہی کیفیت رہی - ایک روز جھمن نے عرض کیا کہ دداجی کی زبانی آج معلوم ہوا کہ بڑے حضور کی طبع مبارک کسیقدر ناساز ہے -

نواب صاحب نے اپنے والد کے ایک خدمتگار کو بلاکر دریافت کیا اُسنے کہا حضور کل سے کھانا بھی نہین کھایا ہے - اور بخار بھی بہت تیز ہی اور اعضا شکنی بھی ہے - اور درد کے مارے سر خدانا خواستہ پھٹا جاتا ہی بڑی بے چینی رہی - سرکار کو خبر کو ضرور چلنا چاہیے - نواب صاحب نے بڑی بے اعتنائی کے ساتھ کہا (سمجھا جائیگا) -

جب شام کو اُنکے احباب جمع ہوے اور اُنکو معلوم ہوا کہ بڑے حضور کی طبیعت ناساز ہی تو افسوس اور رنج در کنار یون گفتگو ہونے لگی -

نصرت - ہمسے میان جھمن نے کہا بڑے حضور کی طبیعت دو دن سے ناساز ہی - مگر کسی ملعون ہی کو یقین آتا ہوگا -

بہادر - بڑے حضور معلوم ہوتا ہی دہوکے مین آب حیات پی گئے ہین -

چھٹن - (صاحب) ہمنے سُنا ہی آپ کے والدنے قسم کھائی ہے ہین ہرگز نہ مرینگا آدمی ہین وضعدار زبان ہار گئے -

نصرت - ارے یار نواب اب یہ بتاؤ جسدن آپ کے پیر فرتوت والد ماجد کا واقعہ ہوگا اُسدن کن طائفون کا ناچ دکھائیے گا - بھئی پٹنے عظیم آباد سے حیدر جان ضرور بلوائی جائین -

نواب - واہی ہو ع

	مژدن فال بد گاورد حال بد	

اسپر احباب نے قہقہہ لگایا اور نواب صاحب بھی خوب ہنسے امیر باپ کے نالائق لڑکون کی یہی کیفیت ہے - ہردم دست بدعا کہ یا خدا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ابا ڈھلگین تو مزے اُڑین - بابا جان کھسکین تو پانچون گھی مین بعض بعض ناخلف لڑکے ہزارون لاکھون روپے اس بنیاد پر قرض لیتے ہین کہ جب باپ خدا گنج کی راہ لینگے تو قرضہ ادا کرینگے - دو ہزار دیجیے دس ہزار کا تمسک لکھوا لیجیے - جب بادا مرینگے تو بیل بٹینگے - دینے والے اس آرزو پر اندھا دھند قرضہ دے نکلتے ہین کہ ایک ایک کے دس دس بنا لینگے -

خیر ایک ہفتے کی علالت کے بعد بڑے حضور راہی ملک بقا ہوے اُنکے اعزا و اقربا مصروف ماتم تھے - مگر چھوٹے نواب کے احباب اور لنگوٹیے یار اُنکو مبارکباد دیتے تھے - اور یہ کبھی مسکراتے اور کبھی ظاہرداری کے لیے منھ بناتے تھے -

نصرت - نواب صاحب اب صبر کیجیے - مشیت ایزدی ! (مسکرا کر) آپ پر کوہ الم لوٹ پڑا -

نواب - (ہنسی کو ضبط کرکے) ابا جان خود تو چل دیے اور مجھے یتیم کر گئے - مجھ معصوم کو کسی کے سپرد بھی نہ کیا -

نصرت - اب آپ مجھ کمبخت کو اپنا باپ سمجھیے - اسپر سب کے سب کھلکھلا کر ہنس پڑے - ماتم اور پرسا اور تعزیت درکنار یہان قہقہے پڑ رہے ہین -

بہادر - خدا ہمارے نواب کو اس کا نعم البدل دے - اسپر پھر فرمایشی قہقہہ پڑا -

چالیس دن تک تو نواب صاحب کچھ نہ بولے - اسکے بعد پر پُرزے نکالے - سب کے پہلے یہ فکر ہوئی کہ دل بستگی کے لیے کوئی معشوق سمن بر تجویز ہو - ورنہ جی کیونکر لگیگا - مصاحبون نے اپنی اپنی رسوخیت جتانے کے لیے ادھر اُدھر معشوق تلاش کرتے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کر کے اپنے نوجوان اور رنگین طبع آقا کی خدمت مین پیش کین مگر کوئی پسند نہ آئی انکی طبیعت روز بروز پریشان ہوتی جاتی تھی اور ہوا ہی چاہیے

باغبان کونسی صورت مرے جی لگنے کی	ایک تو مجھکو قد یار سا بوٹا دکھلا

ایک دن نواب صاحب کے داروغہ نے تخلیے مین عرض کیا کہ خداوند آج ایک بوڑھی دلالہ مجھے ڈھونڈھتی ہوئی مکان پر آئی اور مجھسے کہا کہ اگر آپ ذری ہمین اپنی سرکار کے پاس تک لیچلیے تو بڑا احسان ہو۔ ہمین ایک ضروری بات کہنی ہے۔ مین نے لاکھ لاکھ دریافت کیا۔ چھانھ تک نہ دمی نواب صاحب بوڑھی دلالہ کا ذکر سُن کر بہت شائق ہوے۔ کہ اُس سے ملین۔ کہا بھئی تمنے غضب کیا۔ میان اُسکو ساتھ کیون نہ لے آئے۔ مین تو اِس قسم کی عورتون کی تلاش ہی مین تھا۔ اُسنے عرض کیا سرکار حاضر ہے۔ اِکّے پر سوار کر کے لایا ہون حکم ہوا کہ فوراً حاضر کرو۔ بوڑھی دلالہ حاضر ہوئی۔ دیر تک آسمین اور نواب صاحب مین باہم گفتگو رہی اُسنے کہا سرکار ایسی ایسی صورتین دکھاؤن کہ حضور غش غش کر جائین۔ مگر یہان دقعتہً نہین آسکتین حضور کو لونڈی کے گھر تک چلنا ہوگا رات کے وقت تکلیف کیجیے اور اگر حضور کی مرضی ہو تو دن ہی کو آئیے مگر دن کو شاید حضور کے خلاف ہو نواب صاحب نے اس سے وعدہ کیا کہ ہم کل شام کو تمھارے مکان پر آئینگے۔ مگر کوئی غیر اُسوقت وہان نہو۔ اور داروغہ کو حکم دیا کہ تم خود جا کے مکان دیکھ آؤ۔ دوسرے روز نواب صاحب مع داروغہ حسب اقرار اِس بوڑھی دلالہ کے مکان پر گئے۔ اسکا مکان ایک تنگ گلی مین واقع تھا۔ مگر پختہ اور خوشنما۔ ایک سجے سجائے کمرے مین اِنکو اُس بوڑھی عورت نے بٹھایا۔ اور تابڑ توڑ کئی جوان جوان عورتین دکھائین نواب صاحب نے ان عورتون کے سامنے تو کچھ نہین کہا بلکہ اُنسے گھڑی دو گھڑی باتین کین ڈولی کا کرایہ اور فی عورت دس دس

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

روپے انعام دلوا کر رخصت کیا۔ مگر اُس بوڑھی دلالہ سے کہا کہ ہم تو کچھ اور ہی سمجھکر تمھارے ہان آئے تھے۔ ہم تو چاہتے ہین کہ کوئی پری نظر سے گذرے تو کچھ دن اس سے بنا ہین۔ یہ بات تو ہمکو گھر بیٹھے بھی حاصل ہو سکتی ہے۔ دلالہ بولی سرکار مین تو صرف ٹٹولتی تھی کہ حضور کتے ہین۔ معلوم ہو گیا کہ حضور کی نیت کیا ہے لیکن ایک قول دیجیے۔ اگر کوئی آگ بھبوکا ایسی دکھاؤن کہ حضور اگلی پچھلی سب کو بھول جائین تو حضور لونڈی کو تمام عمر کے لیے بے پرواہ اور مالا مال کر دینگے کہ حضور کی بادولت اس کار کو چھوڑ دون۔

نواب صاحب نے کچھ دیر تامل کر کے جواب دیا کہ تم کل باتین ہماری ہی راے پر چھوڑ دو۔ عمر بھر کے لیے خوش کر دون اور پشتہا پشت تک چین کر دو بشرطیکہ کوئی ایسی صورت تو دکھاؤ۔

بوڑھی دلالہ کوئی آدھ گھنٹے کے بعد آئی۔ داروغہ نے نواب صاحب سے آنکر کہا حضور وہ قتالۂ عالم اب کی لائی ہے کہ ساری خدائی مین ایسی حسینہ دوسری پیدا نہین ہوئی ہوگی حضور کے قدمون کے قسم نور کی صورت ہے۔ کلکتے اور بمبئی تک غلام ہو آیا مگر ایسی ہم نہین دیکھنے مین آئی۔ پھولون کی پنکھڑی سے بھی زیادہ نازک ہے۔ گلاب کا پھول۔ کہا اس سے کہو حاضر کرے۔ داروغہ نیچے چلے گئے اور بوڑھی دلالہ اس قتالۂ عالم کو ہمراہ لیکر آئی۔ پہلے تو عطر روح افزا کی بوے عنبر بار نے دماغ کو تازہ و معنبر کر دیا یہ معلوم ہوا کہ عطر روح پرور کے قرابے کسی نے کھول دیئے ہین اُسکے بعد چھڑون کی چھما چھم نے شور محشر بپا کیا کمرے کے دروازے کے پاس بوڑھی دلالہ اور اس شوخ قتالہ مین آہستہ آہستہ باتین ہونے لگین۔

دلالہ۔ اری چلو بیٹا۔ ادئی نگوڑی حیا بھی انوکھی حیا ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شوخ - شرم آتی ہی خالہ جان ہم نہین جانے کے
دلالہ - اہی ہی! گھونگھٹ کاڑھے لڑکی - بڑی حیادار ہنگیر ہے چلو بابا بس اب نخرے نہ بگھارو -
شوخ - میری اچھی خالہ - ہمارے عوض باجی جان کو بھیج دو - زناخی جان کو بھیج دو -
دلالہ - کیا! باجی جان کو بھیج دو - اہی واہ ہے - اب رنگ لائی گلہری اور جو کسو کے ساتھ نکاح ہوگیا ہوتا تو وہان بھی باجی جان کو اپنی عوضی بھیجتی - (بلائین لیکر) خالہ صدقے جاؤ بیٹا -
شوخ - کلیجہ جیسے کانپتا ہی - اچھا خالو ابا کو ہمارے ساتھ بھیج دیجیے -
دلالہ - (جھڑک کر) اہی کچھ دوانی ہوئی ہی لڑکی - اور سنو خالو ابا کو اُنکے ساتھ بھیج دو - خالو ابا کو اب اس بوڑھوتی وقت یہی تو کرنا رہگیا ہے سفیدی مین سیاہی لگانی -
شوخ - اچھا پہلے تم چلو -
دلالہ - (کمرے مین قدم رکھکر) اوئی کوئی جلنے توپ لگی ہی کمرے مین -
نواب - اہی حضور تشریف لائیے - بھلے مانسون سے یہ خوف - کیا کوئی چور یا اُچکا مقرر کیا ہی -
دلالہ - اہی حضور یہ کیا فرماتے ہین - صدقے جاؤن حضور پوترون کے رئیس ہین - مگر لڑکی ابھی اہلی ہی - بچہ ہی - ڈھٹائی کہان سے لائے جی مین تو خوش ہوگئی ہوگی کہ ایسا رئیس زادہ پایا جو لاکھ بچاس ہزار مین ایک ہی مگر وہ ہندی مثل ہی نہ کہ من بھائے مونڑی ہلائے - اب یہ پردہ کب تک کروگی بیٹا آخر کھونٹے تو انھین کے بندھوگی - سچ تو یون ہے کہ میان اور بیوی ہون تو ایسے ہون - چاند سورج کی جوڑی -
الغرض بعد خرابی بسیار بڑی منت اور سماجت سے اُس شوخ گلبدن نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کمرے مین قدم رکھا مگر ہنوز نواب صاحب سے چار آنکھین بھی نہین ہونے پائی تھین کہ لجاکر منھ پھیر لیا اور تھرتھر کانپنے لگی۔ اتنے مین نواب صاحب نے اُٹھکر اُس دلالۂ ضعیفہ کے سامنے اس جادو جمال کا دست سیمین آہستہ سے اپنے ہاتھ مین لیا اور دلالہ سے اشارہ کیا کہ تم چلی جاؤ۔ اسکو نیچے جاتے ہوے دیکھکر اُس شرمیلی نازنین نے دبے دانتون یہ کہا (اچھی خالہ جان ہمین یہان اکیلا نہ چھوڑ جاؤ) اُسنے زینے سے تشفی دی (مین واری بیٹیا) گھبراؤ نہین۔ ہمارے جانے بوجھے ہین اللہ چاہے تو کل ہی نکاح ہوجاے دو گھڑی بیٹھ کے چلی آنا۔ اُنھون نے ہاتھ پکڑ کر کھینچنا چاہا تو اُس نازنین نے ہاتھ ڈھیلا کر دیا۔ اُنھون نے اپنے قریب فرش پر بٹھا لیا۔ مگر ابھی تک اچھی طرح صورت نظر سے نہین گذری تھی صرف اسکی ادا ے دلربا اور پیاری پیاری سڈول کلائی اور دست حنائی اور پور پور چھلے اور گورے گورے پانون دیکھ کر لٹو ہوئے تھے۔ کچھ عرصے کی خوشامد اور چھینا جھپٹی کے بعد جو اس مہوش خورشید رخسار کے چہرۂ زیبا پر نظر پڑی تو دنگ ہو گئے اور دل ہی دل مین سوچنے لگے کہ یا خدا تو بڑا مسبب الاسباب ہے۔ جب دینے پر آتا ہے تو چھپّر پھاڑ کے دیتا ہے۔ اس نازنین مہ جبین کی جانب مخاطب ہو کر کہا کہ مین تیرے صدقے ہو جاؤن جانی۔ میری جسقدر ثروت اور دولت اور مال اور متاع ہے سب تیرے قدمون پر رکھ دونگا۔ یہ کہکر بڑے جوش دلی کے ساتھ اُسکے رخسار رشک مہر کا بوسہ لیا اور اس پری پیکر نے بھی اسی جوش اور محبت کے ساتھ بوسے کا جواب دیا۔ اس بوس و کنار کے بعد باہم یون مکالمہ طرب انگیز ہونے لگا۔

نواب۔ جان جان جیسے روز تم روٹھ کے ہمارے ہان سے چل دی تھین ؟

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اُس روز سے آج تک مین تمھاری تلاش مین تھا۔ ایک دم بھی کسی پہلو چین نہین آتا تھا سیکڑون تدبیرین کین مگر مطلب نہ نکلا۔ آخرکار مین نے جی کڑا کر کے دوا جی سے کہا اُنھون نے صاف انکار کیا سوچا کہ یا الٰہی اب کیا کرون۔ ظہورن اپنی پیاری جانی کو کہان سے لاؤن سو خدا نے آج ہم بیکسون کی سُن لی۔

ظہورن۔ نواب یہ تو تم جھوٹ کہتے ہو۔ اگر ہماری ایسی ہی چاہ تمکو ہوتی تو تم یہان اس پھیر مین نہ آتے۔ تم خوب جانتے تھے کہ مین کوئی ہرجائی تو ہون نہین کہ کسی کٹنی کے ہان آؤن جاؤن۔ مگر ہماری محبت کو دیکھو کہ تم چھٹ اور کسی مرد پر نظر ڈالی ہو تو یہ دونون آنکھین پھٹم ہو جائین۔ چلو خیر اب جو ہوا سو ہوا۔ ع

	بات پیشانی کی ہوتی ہے سو پیش آتی ہے	

اب اللہ کرے ہماری تمھاری عمر بھر نبھ جائے مگر بیگم سینگی تو بڑا خار کھائینگی۔ ہماری جوتی کی نوک سے کیا پروا ہے۔

نواب۔ ظہورن کے سر کی قسم جو اُس روز سے صورت بھی دیکھی ہو مگر تم بھی اُسوقت عجب نخرے سے آئین مجھے اب تک نہین معلوم ہوا تھا کہ تم ہو۔ ذرا جو شک بھی ہوا ہو مگر دل کو دل سے راہ ہے۔ شکر ہے کہ اللہ نے تمھاری صورت دکھائی۔

ظہورن۔ تمھاری بیگم ہمین کوس کوس کے کھا جائینگی۔

نواب۔ اُسکی ایسی تیسی تمھاری لونڈی بنا کر رکھون تو سہی۔

راوی۔ حضرت ناظرین رونگٹے کھڑے ہونے کی بات ہے۔ بڑی عبرت کا مقام ہے منکوحہ بیوی رنج غم خوشی شادی کی شریک۔ دل و جان سے ہر دم حاضر۔ آسایش تن۔ پھر غریب غیور۔ عفیفہ۔ پاک باز ہسمکھ۔ خندہ پیشانی۔ اور حسن و جمال سن و سال مین بھی سو پچاس

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہین ایک - مگر نواب کی اس حرکت نالائق کو ملاحظہ فرمائیے کہ منلانی کی چھوکری سے کہتے ہین کہ ہم اُسکو تمھاری لونڈی بنا کر رکھین گے - افسوس صد افسوس -

اُسی شب کو نواب نامدار اپنی معشوقۂ نسیم بدن گلعذار کو اپنے مکان پر لیگئے - اور دوسرے ہی دن کھلے بندون نکاح کی رسم ادا ہوئی اور بی ظہورن کا نام نواب حور لقا محل رکھا گیا -

نواب حور لقا محل کا دماغ عرش برین پر تھا - پنجون کے بھل چلتی تھین زمین پر قدم ہی نہین دھرتی تھین - اور نواب صاحب کی یہ کیفیت کہ کل جمع جتھا اُنکے حوالے کردی یہی سیاہ سفید کی مالک تھین نواب کو صبح سے شام اور شام سے صبح تک سوائے بت پرستی اور بادہ پرستی کے اور کوئی کام ہی نہ تھا - چار مہینے کے عرصے مین یار لوگون نے آدھی جمع اڑادی اور اُنکے کان پر جون بھی نہ رینگی - مگر ظہورن یعنی حور لقا محل کے مرید تھے جو حکم اُنھون نے دیا یہ بسر و چشم بجالائے - بس یہی معلوم ہوتا تھا کہ یہ اُس ناز آفرین کے غلام ہین اور وہ اُنکی آقا بیگم صاحب دل ہی دل مین کڑھتی تھین - مگر اُنکی سنتا کون تھا - بڑی حضور بالکل بے بس - بی ظہورن کا طوطی بولتا تھا - مگر اُنھون نے جتنی خادمہ اپنے ہان نوکر رکھی تھین سب بوڑھی یا ادھیڑ جوان عورت گھر مین نہین آنے پاتی تھی یہ نواب صاحب سے ہمیشہ کھٹکتی رہتی تھین کہ ایسا نہو جس طرح بیگم صاحب نظر بند ہوگئین اسی طرح اب کسی اور نوخیز چھوکری پر ریجھین اور ہم بھی نکالے جائین اور ہماری طرح وہ محل مین داخل ہون ایک مرتبہ اُنکو مہری کی ضرورت تھی ایک ماما محل کی ایک لڑکی کو جسکا نام گلچین تھا نوکری کے لیے لائی - چونکہ یہ بھی بڑی تمکین اور خوبصورت دُخت سیزدہ سالہ تھی بی ظہورن صاحب نے اُسکو نوکر رکھنا پسند نہ کیا -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دور سولھواں

سحر حرام و حلال اور نصرت الدولہ کا پتلا حال

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مکائد سے شعبدے سے دغا سے
خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

نواب صاحب اس فکر مین تھے کہ کسی طرح سیٹھ گوجرل صاحب کا پتا ملے تو انکو صلاح نیک دین اور ہندوستان کے لائق فائق بیرسٹرون اور نامی گرامی وکلا سے مشورہ لین اور سیٹھ جی کو مصیبت سے بچائین۔ مگر لاکھ تلاش کی گوجرل کا پتا نہ ملا۔ ایک روز نصرت الدولہ بہادر سے اپنے شفیق مفرور دمجبور کی حالت زار کی نسبت گفتگو کرتے تھے کہ ایک سپاہی نے آنکر کہا خداوند ایک صاحب آئے ہین امام الدین خان نے پوچھا کون ہے۔ اُسنے کہا انگریز ہین۔ انگریز کا نام سُنکر نواب صاحب نے کہا جاکر دیکھو تو ذرا۔ امام الدین خان باہر گئے۔ دیکھا ایک صاحب کھڑے ہین۔ امام الدین خان نے جھک کر سلام کیا اور کہا کیا نواب سے ملیے گا۔

صاحب۔ ہان ہم اُنسے ملاقات کرینگے۔آپ بول دین جاکے۔

امام الدین خان۔ کیا کہون۔

صاحب۔ کہو صاحب سلام کرنے آیا ہے۔

امام الدین۔ آپ کا نام کیا ہے۔

صاحب۔ آف جی آسلر۔

امام الدین۔ کیا؟۔

صاحب۔ دل کیا کا جواب کیا۔ بولو آف جی آسلر صاحب آیا ہے۔

امام الدین۔ بہت خوب۔ اور آپ نوکر کہان ہین کس محکمے مین۔

صاحب۔ جہنم مین۔ ہم دوزخ کے داروغہ ہین سمجھا آپ یا نہین سمجھا ابھی۔

امام الدین۔ آپ تو دل لگی باز آدمی ہین۔ صاف صاف بتائیے۔

صاحب۔ دل بولا کہ ایک پاگل آیا ہے۔ ابھی پاگل خانے سے آتا ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

امام الدین - اب صاف بتانا ہو بتاؤ - ورنہ مین جاتا ہون۔

صاحب - آسکر ہمارا نام ہو - اور ملیگا نواب سے۔

امام الدین نے آنکر کہا حضور ایک صاحب خاص ولایتی - سرخ سفید ایک ٹٹوی پر آیا ہی - مگر بڑا مسخرہ ہے آپ سے ملنا چاہتا ہے - مین نے کہا آپ کہان نوکر ہین کہنے لگا ہم دوزخ کے داروغہ ہین نواب صاحب نے کہا بلالو - صاحب رپ رپ کرتے ہوے آئے - اور آنکر کہا - سلام ہو نواب صاحب -

نواب - سلام آئیے کرسی پر بیٹھیے مزاج اچھا آپ کا -

صاحب - ہان نواب صاحب ہمارا مزاج بہت اچھا - آپ کا مزاج بہت اچھا -

نواب - ارشاد فرمائیے -

صاحب - سلام کو آیا ہو - ملاقات کرنے -

نواب - مشکور ہوا - کہان مکان ہو آپ کا - اسی شہر مین ہی ہین نہ آپ -

صاحب - ول ابھی آیا ہو - چار دن ہوے - ہم ایسٹرالجر -

نواب - کیا ٹرالا کیا -

صاحب - ایسٹرالجر - ایس یو یو - ایس - پھر ٹرا - ٹرا - پھر لجر -

نواب - ہم نہین سمجھا - تم کیا بولتا ہو -

شمشو - یہ کون لغت بولے صاف صاف بتاؤ -

تراب علی - صاحب ہم لوگ انگریزی نہین جانتا - اُردو بولیے -

صاحب نے کہا ول آپ لوگ یہ پڑھے ہمارا سارٹیفکٹ ہی - نواب صاحب نے سارٹیفکٹ لیکر امام الدین خان کو دیا کہ پڑھو مگر باواز بلند پڑھنا - امام الدین خان نے یون پڑھنا شروع کیا - نواب صاحب اور رفقا غور سے سنتے جاتے تھے -

ہم اُس بات کی تصدیق کرتے ہین کہ مسٹر آف جی آسلر نجومی نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہمکو بہت سی باتین بتائین - اور انہین سب باتین سچی نکلین - پچھلا حال بھی خوب بیان کیا اور مطابق ہوا - اور آیندہ کا حال چار دفعہ بتایا - دو باتین صحیح نکلین - دو کا ابھی وقت نہین آیا - ہم اُنسے بہت خوش ہین اور اُنکو سچا اور فن نجوم مین لائق تصور کرتے ہین - جو جو اصحاب اُنسے کچھ پوچھینگے یہ خوب بتائینگے -

راقم راجہ تیغ بہادر تعلقدار وزیرپور

نواب - اللہ اللہ یہ نجومی ہین - معقول - یہ کہیے -

تو باوج فلک چہ دانی چیست	کہ ندانی کہ در سرائے تو کیست		

بنانے کا اچھا موقع ہاتھ آیا کچھ پوچھو نصرت الدولہ بہادر -

نصرت الدولہ - اچھا -

صاحب نے ایک اور سارٹیفکٹ جیب سے نکالا اور کہا اسکو آپ لوگ دیکھو نصرت الدولہ بہادر نے بآواز بلند پڑھنا شروع کیا - قابل سننے کے ہے -

یہ صاحب - آف - جیگ آسلر نجوم کی باتان مین ہسیار دکھے - دو تین باتان پوچھین سب تبادین - ستائی (۲۷) تاریخ کو کہا اٹھائی (۲۸) کو مینھ برسیگا سو برسا - اور ہمکو کہا کہ تمھارے باپ کابل کی لڑائی مین لسٹن صاحب کے ساتھ مارا گیا - سو ٹیک (ٹھیک) ہے دونون باتان ٹیک (ٹھیک) نکلا صاحب بڑا کرتبی ہے -

بتیم سنگھ رسالدار -

نواب - یہ کسی پنجابی نے دیا ہے -

صاحب - ہان رسالدار ہے -

نصرت الدولہ - وہ تو زبان ہی کہے دیتی ہے -

امام الدین - باتان کی ایک ہی کہی اور ستائی سمجھے حضور -

نواب - نہین مین نہین سمجھا -

جھمن - ستائیس سے مراد ہے - ہم تو عنبر سر بن رہے ہین -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

امام الدین۔ کہاں رہے ہیں آپ ؟

جھمن۔ عنبر سر ہیں۔

نواب۔ امرتسر ہیں۔ بڑے مولوی نبے ہیں۔ عنبر سر کیسا۔

نواب صاحب نے پوچھا یہ کتاب کون ہے۔ صاحب نے کہا اسمین نجوم کا ذکر ہی۔ بہت دام خرچ جب کتاب پایا۔ اسکا پہلا صفحہ دیکھیے ٹیٹل پیج۔

نواب صاحب نے کتاب لی۔ تو پہلے صفحے پر ایک تصویر نظر آئی۔

نواب صاحب نے پوچھا یہ کیا ہی۔ نجومی نے کہا اس مکان میں نجوم کے علما مُردوں سے باتین کرسکتے ہین۔ اوڈورڈ کلی ایک تھے بڑے زبردست نجومی اور سحر مین بھی مسلم الثبوت اُستاد۔ لنکاسٹر ایک ملک ہے وہان جو آدمی مرگیا تو کلی صاحب نے لوگون سے کہا کہ ہم جادو کے زور سے اس سے باتین کر سکتے ہین۔ لوگون نے پوچھا۔ کیونکر۔ اُسنے ایک اپنے دوست کو ساتھ لیا اور قبرستان گئے۔ سُن چکے تھے کہ فلان فقیر چند روز ہوے مرگیا تھا۔ مشہور تھا کہ ستوفی بڑا مالدار تھا۔ مگر اُسنے اپنی دولت کا حال مرتے دم تک کسی پر ظاہر نہ کیا۔ کوئی کہتا تھا اُسکے مکان مین اشرفیان دفن ہین۔ کوئی کہتا تھا کہ میدان مین دفن کرآیا۔ مختلف روایتین مشہور تھین۔ ٹھیک بارہ بجے رات کے وہ لوگ قبرستان مین داخل ہوے کلی نے سحر کے زور سے مردے کو اُٹھایا۔ مردہ سامنے آن کھڑا ہوا۔ اپنی دولت کا کل حال بیان کردیا۔ اور بعض پڑوسیون اور محلے والون کی نسبت پیشین گوئیان کین اور وہ سب صحیح نکلین۔

نواب۔ ہان! ہمکو تو یقین نہین آتا۔ مردے کو زندہ کرنا محال ہی۔

نجومی۔ نواب صاحب اگر آپ اس کتاب کو پڑھے تو یقین کرے۔

نصرت الدولہ۔ آپ مردے کو زندہ کرسکتے ہین۔

نجومی۔ ہم نجومی ہے۔ جادو والا نہین ہے۔ یہ جادو کا بات ہی آپ سمجھے کہ جو لوگ زہر کھا کر مرتا ہے۔ یا پُرانی عمارت کے تلے دب کر یا جہاز مین ڈوبتا ہے یا دریا مین ڈوبتا وہ ایک ستارہ ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

(سٹرن) اُسکے اثر سے مرتا ہے۔ اور جو لوگ آگ سے جلکر مرجاتا ہے۔ یا بجلی گر پڑتا ہے۔ یا بندوق یا گولا توپ سے مرتا ہے۔ یا گھوڑے پر سے یا اونچے پر سے گر کر مرتا ہے۔ یا پھانسی سے وہ ایک ستارہ ہے (مارس) اُسکے اثر سے آپ لوگ (مارس) کو (مریک) بولتے ہین۔

نصرت الدولہ۔ مریخ۔

نجومی۔ ہان ہان۔ یہی ہم بتا سکتا ہے کہ کتنی شادیان ہون۔ کتنا روپیہ ہوگا پاس ہاتھ دیکھ سکتا ہی۔ ہم سب جانتا ہی۔ آپ کچھ پوچھیے گا تو ہم کہیگا آپ لوگ نے فورلر کا نام سنا ہی یہ بڑا نجومی تھا اُسکی کئی بات مشہور ہے۔ اور دور دور تک۔

نواب صاحب نے کہا کہیے۔ فرمایئے۔ نجومی نے کہنا شروع کیا۔ بوڑھا آدمی تھا لکھنا پڑھنا کچھ نہین جانتا تھا۔ بالکل ان پڑھ۔ نام تک نہین لکھ سکتا تھا مگر نجوم مین استاد تھا۔ اسقدر ملکہ بہم پہونچایا کہ کل باتین بتانے لگا رات رات بھر بیدار رہتا اور ستارون کی گردش اور حالات پر غور کرتا تھا یہان تک کہ اگر کوئی لڑکا کسی اور کرے مین پیدا ہوتا تو وہ بتا دیتا کہ زندہ رہے گا۔ یا مر جائیگا۔ یا کب تک زندہ رہیگا۔ اُسنے پیشین گوئی کی تھی کہ نپولین بوناپارٹ نیچا دیکھیگا اور اُسکی عظمت اور صولت سب خاک مین ملجائیگی اُسنے پیشین گوئی کی تھی کہ ولنگٹن کے دبدبے کے جھنڈے نصب ہو جائینگے دونون باتین صحیح نکلین اور یہ پیشین گوئی کئی سال قبل کی تھی۔ ایک ستارہ ہے (جیا برجیم سائی ڈس) اس ستارے کا حال اسکو ہرشل سے بیشتر معلوم تھا۔

ایک دن یہ شخص اپنے مکان کے پڑوس ایک سرا مین کسی دوست سے باتین کر رہا تھا لوگون نے نجوم کا ذکر چھیڑ دیا۔ اتنے مین ایک کسان آیا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اُسنے کہا بہت بخوم کی لیا کرتے ہو بھلا بتاؤ تو اگر مین آج فصد یون تو زندہ بچون یا مر جاؤن - لوگ سمجھے کہ بخومی یہی کہیگا کہ زندہ بچوگے مرنا کیسا مگر بخومی نے فوراً کہا کہ مر جاؤگے - ادھر فصد کھولی گئی اُدھر تم مر گئے بوڑھا کسان خوب ہنسا کہا اچھا ہم جاتے ہین جاکر فصد کھلوائی خون زیادہ آیا - ہر چند تدبیر کی گئی مگر بے سود - تھوڑی ہی دیر مین جان نکل گئی -

نصرت الدولہ - سبحان اللہ بخوم عجب علم ہو بھئی -

نواب - اجی سب ڈھکو سلا ہی ڈھکوسلا ہو - بالکل بے اصل چیز -

نصرت الدولہ - جی ہان بے اصل چیز آپ کے کہنے سے بے اصل ہو -

نواب - آپ اسقدر دانا ہوکر اور ان باتون کو صحیح سمجھتے ہین -

بخومی - نواب صاحب آپ لوگ کوئی نہین مانتا ہمارا بات - تمام دنیا ہمکو بے ایمان اور جھوٹا سمجھتا مگر پروا نہین ہو - ہم لوگ سچ بولتا ہے - کوئی جاہی جو کہے کچھ واسطہ نہین ہمکو -

نواب - یہ اپنی اپنی راے ہو - اسمین زبردستی تو ہو نہین کچھ -

بخومی - او - ذرا نہین - اپنا اپنا راے جو جسکا ہو -

نصرت الدولہ - آپ ہمارے مکان پر ضرور آئیے گا - ہم خوشی سے ملیگا ہمین کچھ پوچھنا بھی ہے کل آپ آئیے یا اپنے مکان کا پتا دیجیے -

بخومی - ہوٹل - لاگ صاحب کا ہوٹل -

نصرت - اچھا تو ہم آدمی بھیج دینگے - آپ آئیگا اور گاڑی بھیج دینگے -

بخومی - ہم بہت خوشی کے ساتھ آے گا -

نواب صاحب نے امام الدین خان سے کہا یہ اب گئے ہاتھ سے انکو یقین آگیا کہ بخومی نے جو کچھ کہا سب صحیح ہے - امام الدین بولے خداوند ہمکو تو بہروپیا معلوم ہوتا ہے جبھا لیا - ساری خدائی کا بے ایمان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نجومی بنے ہین - واہ -

نصرت الدولہ - کیا باتین ہوتی ہین چپکے چپکے -

نجومی نے کہا بیجیے یہ اخبار ہے ٹائمز - لندن ٹائمز - دیکھیے اسمین کیا چھپا ہی نواب صاحب نے کہا ہم لوگ انگریزی خوان نہین ہین - نجومی نے کہا اچھا ہم ترجمہ کرینگے - نجومی نے ترجمہ کرنا شروع کیا - گرا ناپ شناپ -

نجومی سنڈے کو - سنڈے ایک دن کو ہم بولتی

نواب - کس دن کو بولتے ہین -

نجومی - ہمارا گرجا کا دن - بڑا اچھا دن ہی - وہ دن ہی -

نواب - اتوار - اتوار - ہم سمجھ گئے - گرجا کا دہی دن ہی نہ -

نصرت الدولہ - اجی سننے دو - دن سے کیا واسطہ اتوار ہو یا بدھ ہو یا پیر ہو -

نواب - اچھا ہان صاحب فرمایئے بولیے - پھر کیا ہوا -

نجومی - جیمس ڈیمس ایک آدمی تھا کم - بہت نہین عمر کم -

نواب - ہان جوان آدمی تھا - سمجھے آپ مطلب کہیے -

نجومی - وہ اپنے سب لوگ کو ملکر ساتھ ساتھ جاتا - ہنسی - دریا مین سب بس وہ ڈوبتا ہی - دریا مین وہ ڈوبتا ہی

نواب - دریا مین ڈوب گیا -

نصرت الدولہ - ڈوب گیا یا ڈوبتا تھا -

نجومی - تین دن تین رات ڈوبنے کے پہلے اسنے دیکھا تھا رات کو سوتے مین ڈریم مین - جسکو ہم ڈریم کہتے ہین - ڈریم جانتا -

نواب - سمجھے سمجھے - بتاؤ امام الدین خان کیا کہا -

امام الدین - مین تو نہین سمجھا خداوند -

نواب - خواب سے مراد ہی - کہا نہ کہ رات کو سوتے مین دیکھا -

تراب علی - اعجاز اعجاز -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جھمن - واہ خداوند - کیا خوب بات فرمائی ہی - جی خوش ہوگیا اسوقت -
امام الدین - ہان خوب طبیعت لڑی - ماشاء اللہ ذکی ہین - دانا ہین -
نجومی - تین رات برو بر (برابر) دیکھا رات کو ڈریم مین کہ ڈوبا - ڈوبا - ڈوب گیا -
امام الدین - واہ یہ نئی بات ہی سمجھے جھمن - تین مرتبہ خواب دیکھا کہ ڈوبنے والا ہی اور پھر ڈوب ہی گیا -
نجومی - پہلے جب ڈریم دیکھا تو کچھ نہ پروا کیا - مگر دیکھا بہت بڑا ڈوبنا بڑا ڈوبنا سمجھا یہ کہ ڈوبنا - جان جاتا - روتا چلاتا - گول - (غل مچاتا -) جب دوسرا ڈریم دیکھا تو کچھ پرواہ کیا نہین جب تیسرا دیکھا ڈریم تو ڈرگیا بولا اپنی بہن سے کہ ہم دیکھا ڈریم - تین رات ڈوبا - پھر ڈوبا - پھر ڈوبا - اور ہم جان سے ڈرتا ہے - ایک ڈریم - دو ڈریم - تین ڈریم -
نواب - لٹا دیا - واللہ لٹا دیا - ڈریم - ڈریم - ڈریم - خواب کہو خواب -
نجومی - ول ہم زبان اُردو نہین اچھی جانتا - کھاب کیا -
جھمن - جانگلو ہی جی - ع

	آدمیت اور شے ہے علم ہی کچھ اور چیز		لاکھ توتے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی ہا	

نواب - کیا بکتے ہو - اسکی کچھ زبان ہی بیچارے کی - وہ کیا جانے بھلا -
نصرت الدولہ - آپ کے رفقا جانین اور آپ جانین ہم اس بارے مین دخل نہ دینگے -
امام الدین - لاحول ولا قوۃ - جھمن بات نہین سنتے ونتے توبہ -
نجومی - اسکی بہن کہا نہین برا بات - دوسرے روز وہ دریا جانا نے مانگتا کہ وہان (اشارے سے بتایا کہ پیرنے کے لیے گیا -)
نواب - دریا پیرنے گئے - ہم سمجھے - آپ فرمائیے پھر کیا ہوا -
نجومی - لوگ سے بولا - لوگ بولا تم - پاگل ہی - ڈریم کون بات - ول ڈریم سے پڑھا لوگ اور یوریپن جنٹلمین کیون بھاگنے والا کیا بات

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

(این اینڈل ڈریم) وہ دریا مین گیا۔ گیا دریا کے بیچ مین کہ (اشارے سے پیرنے ۔)

نواب ۔ آپ کہتے جائین مین اسقدر سمجھ سکتا ہون ۔

نجومی ۔ ول ۔ لوگ بولا تم پاگل ہی ۔ ڈریم سے بھاگتا ۔ ڈریم سے ۔

امام الدین ۔ ہم نوکر دو برس تک دریا نہ جاتے ۔

جھمن ۔ ہم تو اسی دم پھاند پڑتے ۔

تراب علی ۔ جہالت اسی کا نام ہی ۔

نصرت الدولہ ۔ واہ عجب عجب لوگ ہین ۔

نواب ۔ بات سننے دو ۔

نصرت الدولہ ۔ اجی کسکی بات ۔ کہان کی بات ۔ یہان تو منڈی لگی ہی ۔

نجومی ۔ اپ لوگ بولتا ہی یہ جھوٹ ہی ۔

نواب ۔ ہرگز نہین ۔

نصرت الدولہ ۔ آپ فرمائین ہم سنتے ہین ۔

جھمن ۔ لطف آتا ہی اس ڈریم مین ۔ یہ ڈریم خوب ہی ۔

نجومی ۔ بالکل سچ ذرا وہ نہین کہ جھوٹ ہی ۔

اتنے مین ایک انگریزی خوان آئے ۔ نواب صاحب بولے ۔ نواب بات بنگئی ۔ انگریزی خوان سے کہا ذرا اس کتاب کا ترجمہ تو کیجیے ۔ انگریزی خوان نے کہا کیا خوب کیا چھوٹی سی کتاب ہی ۔ اسکے ترجمے کے لیے بھلا کم سے کم ایک مہینا تو ہو ۔ اسکا ترجمہ آسان نہین ۔ کس مزے سے آپ نے فرمایا کہ ذرا اس کتاب کا ترجمہ تو کر دینا ۔

نواب ۔ اجی ایک صفحہ کا ترجمہ چاہیے ۔

انگریزی خوان ۔ ہان ! لائیے یہ کون بڑی بات ہی ۔

انگریزی خوان نے ترجمہ کرکے یون سنایا ۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گذشتہ اتوار کے دن ایک معزز نوجوان آدمی جسکا نام جیمس ولیمس تھا ڈوب کر مر گیا۔ یہ نوجوان چند احباب بذلہ سنج و لطیفہ گو کے ہمراہ تفنن طبع کے لیے دریا مین شام کے وقت پیرتا تھا۔ دفعتہً بھنور مین پڑ گیا۔ لاکھ لاکھ کوشش کی کہ اس گرداب بلا سے نجات پائے مگر بے سود ایسکے احباب منہ ہی تاکتے رہے اور کہا کہ ہمنے معتبر ذریعے سے سُنا ہی کہ ڈوبنے کے تین روز قبل یعنی پنجشنبہ جمعہ اور ہفتہ کی شب کو اُسنے کئی بار یہی خواب دیکھے کہ دریا مین ڈوبتا ہے وہ رات کو چونک چونک پڑا اور کئی بار پکار اُٹھا ڈوبا۔ ڈوبا۔ ہائے ڈوبا۔ جب بیدار ہوا تو بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور تھر تھرانے لگا۔ جب تیسری شب کو بھی اُسنے متواتر اور متوالی ایسے ہی خواب دیکھے تو نہایت ہی خائف ہوا صبح کو اُٹھتے ہی بہن سے ذکر کیا اور کہا کہ مین ایک شخص سے شرط بد چکا ہون کہ ایک پل سے کود کر ملاحی چیرتا ہوا اچھلی کے باندھ تک جاؤنگا۔ اسکی بہن نے کہا۔ خبردار ایسا غضب نہ کرنا یاد رکھو ستم ہو جائیگا۔ صاف صاف یون ہی کہ زندہ بچکر نہ آؤ گے۔ جن لوگون سے شرط بدی تھی انسے اِس بدبخت نوجوان نے اپنے خواب پریشان کا حال بیان کیا۔ اور کہا کہ ہم دریا نہ جائینگے۔ لوگون نے قہقہہ لگایا اور اُسکو باور نہ کیا ایک نے کہا ڈر گیا دوسرا بولا ضعیف الاعتقاد ہی۔ تیسرے نے کہا تم اِس ملک مین کیون پیدا ہوئے وحشیون مین پیدا ہوئے ہوتے۔ خواب کی ایسی تیسی اس ملک کے تربیت یافتہ آدمی کہین خواب کو مانا کرتے ہین سبنے ملکر اسکو خوب بنایا۔ جب تو طیش کھا کر اُسنے کہا چلیے آئیے یہ کہکر اُنکے ہمراہ پل پر گیا اُسکی بہن نے جو خبر پائی تو فوراً اُسکے پاس پہونچی اتفاق سے ایک نجومی کا بھی وہان گذر ہوا۔

نجومی سے لوگون نے پوچھا اگر یہ شخص پل سے کودے تو کیسا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نجومی کو خوب معلوم تھا کہ وہ شخص اِس فن کا مسلّم الثبوت اُستاد سمجھا جاتا ہے لیکن اُسنے نجوم کے زور سے کہا کہ کودتے ہی ڈوب جائیگا۔ اُسپر حاضرین نے قہقہہ لگایا اور وہ شخص پل پر سے دھم سے کودا پھر کسی شخص نے اُسکو اُبھرتے نہ دیکھا تین دن کے بعد اُسکی لاش ملی۔ اور جو لوگ نجوم کے خلاف تھے وہ بھی معتقد ہو گئے۔

نصرت الدولہ - صاحب آپ کچھ ہمکو بھی سکھائیے ہمین بڑا شوق ہے۔

نجومی - اچھا جب آپ سیکھیے۔ ہم حاضر ہیں۔ جب حکم ہو۔

نواب - انکو چیلا کیجیے۔ یہ پھنس جائینگے۔

نصرت الدولہ - بس آپ خاموش ہی رہین بس آپ تو کسی چیز کو نہین مانتے۔

بہادر علیخان - عرض کرون حضرت حقیقت حال یون ہی کہ غیب کی بات جناب باری کے سوا اور کوئی نہین جان سکتا۔

نواب - اسمین کیا فرق ہی۔

نصرت الدولہ - حضرت یہ اپنا اپنا عقیدہ ہی۔ بحث کی ضرورت نہین۔

نواب - اچھا اُنسے کہیے کوئی مردہ ہمارے سامنے بولنے لگے۔

بہادر علیخان - کیا مجال۔ ممکن ہی نہین یہ محض ڈھکوسلا ہی ڈھکوسلا ہی۔

نصرت الدولہ - اچھا ہم کچھ دن سیکھ لین تو پھر عرض کرین۔

نواب - بسم اللہ سیکھیے مگر یاد رکھیے دھوکا کھائیے گا۔

بہادر علیخان - اسوقت کمال افسوس ہے کہ آپ اور ان ضعیف الاعتقادی کی باتون کو باور کرین اگر ذرا غور کیجیے تو ہمسے اتفاق کرنے لگیے۔

نجومی - اچھا اپنی آنکھون آپ دیکھین تب تو یقین آئے یا تب بھی ہٹ دھرمی کیجیے گا۔

نجومی نے طرح طرح کی دلچسپ باتین بیان کین۔ نواب نامدار اور بہادر علیخان اُنکے عزیز قریب نے کہا یہ سب بے سرو پا کہانی ہی۔ مگر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نصرت الدولہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نصرت الدولہ اور چھمن معتقد ہوگئے - نجومی نے کہا زراعت کے ذریعے سے جن لوگون کو فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ خاص زحل سے متعلق ہے - کسی عمارت مین خزانہ نکلے یا جہازرانی کے ذریعے سے زر کثیر حاصل ہو یہ سب اُسی ستارے سے متعلق ہی -

ایک جنٹلمین نے یون لکھا لارڈ لٹلٹن نامے ایک رئیس انگلستان نے جب انتقال کیا تو مین وہان ہی تھا - کئی جنٹلمین اور لیڈیان اور مسین اُنکی وفات کے وقت اُنکے اردگرد موجود تھین - وفات کے تین دن قبل انھون نے خواب مین دیکھا کہ ایک چڑیا پھر پھڑاتی ہوئی اُنکے سامنے آئی -

نواب - کون آئی - یہ کون لفظ آپ نے فرمایا ابھی ابھی -

نصرت الدولہ - ایک چڑیا آئی -

نواب - ہان - اچھا صاحب پھر - اب توتے مینا کی کہانی شروع کردی -

نصرت الدولہ - آپ لوگ بڑے بیوقوف ہین - ذرا خاموش رہیے -

نواب - (مسکراکر) این ! اب تو گالیان دینے لگے آپ - خدا خیر کرے -

نجومی نے کہا پہلے ایک چڑیا سامنے آئی اُسکے بعد ایک عورت سفید پوش نے اُنکی طرف مخاطب ہوکر کہا مرنے کے لیے مستعد ہو رہو تین دن سے زیادہ اب تم نہین زندہ رہ سکتے اُنکی آنکھ کھل گئی - فوراً آدمی کو بلایا اور مارے ڈر کے تھرتھر کانپنے لگے - آدمی فوراً حاضر ہوا دیکھا تو اُنکو سخت متوحش پایا - کئی بار خدمتگار کے سامنے زار زار روئے دوسرے دن اُنکی طبیعت ازبس پریشان رہی - تیسرے دن صبح کے وقت کھانا کھاتے ہوے اُنھون نے کہا اگر آج مین زندہ رہون تو اُس بھوت کو خوب بتاؤن - تھوڑی دیر کے بعد انتہا سے زیادہ پریشان ہوے - مگر آدھ گھنٹے مین صحت کلی حاصل کی - شام کو پانچ بجے کے وقت اُنھون نے پھر کھانا کھایا اور اسکے بعد بستر پر گئے - اور خدمتگار سے کہا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چار تیار کر لاؤ۔ جب خدمتگار چار لیکر آیا تو دیکھا کہ انکی بڑی ردی حالت ہے اسقدر خائف ہوا کہ وہین سے غل مچایا اور بھاگا اور لوگون کو مدد کے لیے بلایا۔ اتنے مین لارڈ موصوف اوپر کے دم بھرنے لگے اور لوگون کے آنے کے قبل ہی جان بحق تسلیم ہوئے۔

چھمن - اف - اسوقت بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

نواب - اَیں - معقول -

امام الدین - یہ ڈنڈا اور تین کانے۔

چھمن - اجی حضرت آپ ہین کس بھروسے - خدا کی قسم کانپ اُٹھو۔

امام الدین - بجا - اپنا ہی سا بوا آپ سب کو سمجھتے ہین۔

نجومی - ہم ان امور کا ثبوت دے سکتے ہین بلا ثبوت نہین کہتے - چنانچہ لارڈ لٹلٹن نے لوگون سے یہ بھی کہا تھا کہ جس عورت کو اُنھون نے خواب مین دیکھا تھا اُس سے وہ بخوبی واقف تھے۔ کمال خوف ہوا۔

چھمن - واقف تھے کیا معنی مین اسکا مطلب نہین سمجھا۔

نجومی نے بیان کیا دو نوجوان مسین تھین اُنپر لارڈ صاحب عاشق ہو گئے مگر انکی بوڑھی ماں نے انکو للکار دیا کہ خبردار یہاں نہ آیا کرو۔ اُنھون نے اُسکو زہر دلوا دیا۔

نجومی نے کہا اگر یہ صاحب جو انگریزی پڑھے ہین آپ کو اس صفحے کا مطلب سمجھا دین تو ہم شکر گزار ہونگے - نواب صاحب نے کہا بسم اللہ حضرت ترجمہ کیجیے۔

انگریزی خوان نے یون ترجمہ کیا۔

جسوقت لارڈ لٹلٹن نے یہ خواب پریشان دیکھا کہ ان دونون لڑکیون کی ماں سامنے کھڑی کہہ رہی ہے کہ اب مرنے کے لیے مستعد رہو۔ اسی وقت اس عورت کی جان نکلی تھی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لیڈی لٹلٹن یعنی لارڈ صاحب کی بیوی نے یون بیان کیا ہو۔ وفات کے دو شب قبل جب وہ ابستر پر جاتے تھے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی جانور مثل فاختہ کے کمرے مین پھڑپھڑاتا ہو۔ اِدھر اُدھر دیکھا تو معلوم ہوا کہ دریچے کے قریب ایک عورت کھڑی ہے۔ اُسکی ڈراؤنی اور مہیب شکل ہے یہ ازبس خائف ہوگئے۔ کمرہ خوب روشن تھا۔ اور روشنی بدستور نظر آتی تھی اُس عورت نے ہاتھ اُٹھا کر کہا کہ پرسون تو دنیا سے کوچ کر جائیگا تیری زندگی کا پیمانہ اب لبریز ہوگیا اتنے مین وہ شکل دفعتہً غائب ہوگئی اور لارڈ لٹلٹن مارے خوف کے کانپنے لگے۔

نواب۔ اگر کسی بزدل آدمی کے سامنے کہیے تو ڈر جاے۔

چھمن۔ حضور اسمین جوانمردی کیا کرسکتی ہو۔

امام الدین۔ اجی یہ سب گڑھی ہوئی کہانیان ہین بے سروپا بے اصل۔

نصرت الدولہ۔ خدا کی قسم اِسقدر حظ آتا ہو کہ بیان سے باہر ہے۔ نہ جانین نہ بوجھین۔ اور دخل در معقولات دینے کو مستعد۔

نواب نصرت الدولہ نے کہا ہمارے ایک دوست ہین سیٹھ گوجرمل اُنکا حال بتایے کہ وہ آج کل کہان ہین۔

نجومی نے کہا۔ اُنکی پیدائش کا وقت اور مقام بتائیے۔ تو ہم ابھی ابھی اسی دم بتا دینگے۔

نصرت الدولہ نے آدمی کو بلایا اور کہا جاکر سیٹھ جی کے ہان سے اُنکا زائچہ مانگ لاؤ کہنا ایک بڑے پنڈت آئے ہین اُنکو دکھائینگے۔

اتنے مین انگریزی خوان اور نجومی مین خوب باتین ہوئین مگر انگریزی زبان مین۔ نواب صاحب نے کہا بھئی اب یہ گٹ پٹ تو رہنے دو۔ اردو مین باتین کرو تو ہم بھی سمجھین۔

اتنے مین نواب نصرت الدولہ بہادر کا خدمتگار سیٹھ گوجرمل کا زائچہ لایا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور اُسکے ساتھ ہی لالہ نتھولال بھی آئے - نواب صاحب کے کان مین کہا زائچہ حاضر ہے - نصرت الدولہ نے زائچہ لیکر نجومی کو دیا نجومی نے کہا ہم فقط وقت اور مقام ولادت دریافت کرنا چاہتے ہین اور کچھ نہین لالہ نتھولال نے بتا دیا - تھوڑی دیر خوب غور کرکے بخوبی سمجھکر نجومی نے کل حالات یون بیان کیے -

یہ شخص بڑا خوش قسمت اور مالدار اور ہنس مکھ ہے - مگر اسکی زندگی کے دو برس بڑے سخت ہین - جان کا خوف نہین - مال کا خوف نہین - مگر آبرو کا خوف ہے -

اسپر نصرت الدولہ اور لالہ نتھولال اور جھمن اور دو تین اور رفقا نے بڑی تعریف کی - سبحان اللہ سبحان اللہ - کیا بات بتائی ہے - واہ واہ واہ کامل ہے یہ شخص -

نصرت الدولہ - کہیے نواب صاحب اب قائل ہوے یا اب بھی نہین قائل ہوئے - بولیے بس اب بولیے -

جھمن - خداوند - صاحب - ایسا باکمال نجومی نہین دیکھا - اسکا تو کمال اعزاز ہونا چاہئے خداوند انعام کے قابل بات کہی ہے -

نجومی - آپ لوگ ہمکو جھوٹ بولنا مت سمجھینگے - ہم سچ بولیگا -

نصرت الدولہ - اب آپ ہمارے ہان آنکر رہین -

نجومی - ہان - اچھا - ہمین کیا عذر ہے -

نجومی یہ کہکر رخصت ہوے -

دوسرے روز نواب نصرت الدولہ بہادر کے ہان شام کے وقت کئی نواب زادے اور رئیس بیٹھے تھے - نواب صاحب نے جابجا کہلا بھیجا تھا کہ آج ایک نجومی جو اپنے فن مین کمال رکھتے ہین ہمارے مکان پر آئینگے - جو صاحب شائق ہون تشریف لائین - نواب صاحب بھی رفقا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور مصاحبین اور بہادر علی خان بہادر کو ہمراہ لیکر ائے کل رئیس زادون نے سرو قد تعظیم کی۔

تھوڑی دیر مین آ سلر صاحب نجومی بھی آئے۔ اس مرتبہ بھی ایک انگریزی خوان کو ساتھ لیے آئے۔ نواب نصرت الدولہ بہادر نواب امین الدین حیدر اور نواب بہادر علیخان سے ہاتھ ملایا بیٹھے۔

نصرت الدولہ۔ سب صاحب آپ کے مشتاق ہین۔

نجومی۔ ول ہم شکریہ کرتا اور ہم حاضر ہوں۔

نصرت الدولہ۔ آج کچھ کمال دکھائیے۔

نجومی۔ آج کون دن ہی۔

نصرت الدولہ۔ آج بدھ ہی۔

نجومی۔ وڈنس ڈے۔ ول نواب صاحب پرسون ٹھیک بات۔

بہادر علیخان۔ بہتر ہے اپنے قواعد کے موافق عملدرآمد کیجیے۔

نجومی۔ ایک خبر کا کاغذ۔

اتنا کہکر نواب نصرت الدولہ بہادر نے نجومی سے پائنیر لیا۔ انگریزی خوان نے کہا لائیے مین پڑھکر سناؤن۔ پوچھا کس سال کا پائنیر ہے۔ انگریزی خوان نے کہا پرسون کا۔ آج ۱۹ تاریخ ہے یہ ۱۷ کو چھپا تھا۔ نواب صاحب نے حکم دیا کہ پڑھئے سنائیے کل حاضرین جلسہ ہمہ تن گوش ہوکر سننے لگے انگریزی خوان نے ترجمہ شروع کیا۔

آج شام کے وقت قبل غروب آفتاب مسٹر ہوم صاحب ممبر بورڈ آف ریونیو ممالک مغربی و شمالی نے میڈم بلا ڈھسکی کی دعوت کی تھی چنانچہ وقت مقررہ پر میڈم صاحب آئین اُنکے علاوہ اور بھی کئی معزز لیڈیان اور افسران سول دملیٹری اور جنٹلمین مدعو تھے۔ کھانا کھانے کے وقت میڈم صاحب نے مسز ہیوم یعنے ہیوم صاحب کی زوجہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شریف سے پوچھا۔

ایک رئیس۔ یہ میڈام کیا معنی۔

نصرت الدولہ۔ ہان ہم بھی نہین سمجھے۔

انگریزی خوان۔ میڈم کے معنی بیم اور بلاڈھکی نام ہے۔ اُنھون نے کہا کہ ہم کچھ تماشا دکھائین آپ اجازت دیتی ہین مسز ہیوم کی بیم صاحب نے کہا ہان دکھایئے ہے اجازت میڈم نے پوچھا تین سال کے عرصے مین کوئی چیز آپکے ہان سے گم تو نہین ہوئی۔ مسز ہیوم یعنی ہیوم صاحب کی زوجہ شریفہ نے کہا پارسال ایک چیز کھو گئی تھی اب تک نہین ملی میڈم نے کہا اچھا اس کاغذ پر اُس چیز کا نقشہ بنادو اُنھون نے پنسل سے نقشہ بنا دیا۔ میڈم نے کہا یہ کاغذ ہمکو نہ دکھاؤ مگر لپیٹ کر ہمین دے دو۔ دے دیا گیا اتنے مین کچھ اور باتین چھڑ گئین جب کھانے سے فراغت پائی تو میڈم نے کہا چلیے ذرا باغ کی سیر کرین سیر کرتے کرتے یون گفتگو کی۔

میڈم۔ آپ سے مین نے کچھ کہا تھا آپ بھول گئین شاید۔

مسز ہیوم۔ کیا کچھ یاد نہین آتا۔

ایک لیڈی۔ کیا کہا کیا بھول گئین۔

میڈم۔ آپ سب کی سب بھول گئین۔

دوسری لیڈی۔ ہان کچھ خیال نہین آپ فرمایئے۔

میڈم۔ کسی چیز کا نقشہ آپ نے بنادیا تھا یاد ہی۔

مسز ہیوم۔ ہان یاد ہی۔ پھر۔

جنٹلمین۔ وہ تو بات ہی ٹال دی گئی۔

دوسرے جنٹلمین۔ آپ نے تماشا دکھانے کا وعدہ کیا تھا پھر دکھایئے میڈم نے کہا وہ تماشا دکھاؤن کہ آپ سب پھڑک جائین اقرار کرکون اور تماشا نہ دکھاؤن ایسا ہو سکتا ہے بھلا ممکن ہی نہین جو وعدہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کرونگی اسکو پورا کرونگی۔

نواب۔ حضرت یہ نے آپ کا تقطع کلام ہوتا ہے۔ مین سمجھ گیا کہ انجام کیا ہو گا مگر۔ ع

	شنیدہ کے بود مانند دیدہ	

کہنے اور کرنے۔ سننے اور دیکھنے مین فرق ہی۔

نصرت الدولہ۔ توسن تو لیجیے پوری داستان سینے پہلے پھر اعتراض فرمائیے۔

ایک انگریزی خوان۔ میڈم سکرائین پوچھا آپ سین کیا کہا جی کی خوشی پوچھا تماشا کب تک دکھائیے گا کہا ابھی ابھی۔ عمر بھر کبھی ایسا تماشا دیکھا ہی نہو۔ باغ مین ٹہلتے ٹہلتے اخبار پائنیر کے اڈیٹر مسٹر سینیٹ صاحب کی زوجہ شریفہ نے کہا این! یہ کیا پڑا ہے یہ تو وہ کاغذ ہے جو مسز ہیوم نے دیا تھا اور نقشہ بنا تھا اُس کاغذ کو اٹھایا تو ایک موتیون کا جگنو اُس مین لپٹا ہوا نظر آیا۔

مسز سینیٹ۔ یہ زیور اسمین کیسا ہی۔

مسز ہیوم۔ دیکھین ارے یہ تو وہی جگنو ہی جو کھو گیا تھا۔

میڈم۔ اُسی کا نقشہ آپ نے بنایا تھا یا کچھ اور۔

مسز ہیوم۔ اُسی کا خاص اسی کا۔

جسقدر خاتونین اور جنٹلمین وہان تھے سب دنگ ہو گئے۔ میڈم ازبس محفوظ تھین سب کے سب ملکر اُنکی تعریف کرنے لگے۔ اسپر میڈم بلاوٹسکی نے کہا آپ لوگ آج کے واقعہ کا حال اخبار مین چھپوا دین۔ چنانچہ اس اخبار مین وہ حال درج ہو گیا ہی۔

نواب۔ دستخط کیے ہین۔

نجومی۔ کرنیل۔ کپتان۔ لیڈیان۔ مسز ہیوم اور عزت دار لوگ کے دستخط ہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سب رئیس اور سب عزت والا لیڈی اور جنٹلمین۔
نصرت الدولہ - کیون صاحب یہ کیونکر منگوا دیا۔
نجومی - اسپری جولزم کے زور سے۔
نصرت الدولہ - وہ کس علم کا نام ہو۔
نجومی - دل اسپرٹ کو۔
نصرت الدولہ - اسپرٹ کسے کہتے ہین۔
انگریزی خوان - روح بعد وفات۔
نواب - افسوس کہ ہم انگریزی خوان نہین ہین کمال رنج ہو۔
نجومی - آپ کو نواب صاحب کچھ اب دل کا بات کہا۔
نواب - (انگریزی خوان سے) کیا کہتے ہین صاحب انگریزی مین پوچھکر بتا دیجیے۔
انگریزی خوان - پوچھتے ہین اب شک کم ہوا یا نہین۔
نواب - کہدو کل ہم اور آپ جب ہونگے تو پھر راے ظاہر کرینگے۔
نجومی - (ہنسکر) اچھا بہت اچھا۔
نصرت الدولہ - کچھ شعبدے دکھائیے۔
نجومی - فائی ہم شعبدہ باز نہین۔
نصرت الدولہ - ہماری خاطر سے۔
نجومی - آپ ایک (وہ) کرتا ہو۔
نصرت الدولہ - شعبدے ضرور دکھائیے جسمین یہ سب صاحب خوش ہو جائین۔
نجومی - انعام ہونگا۔
ایک رئیس - یہان سب رئیس ہی رئیس بیٹھے ہین جو مانگوگے ملجائیگا۔
امام الدین - بجا ہو خداوند۔ اسمین کیا شک ہو حضور۔
اب آپ خدا کا نام لیکر دکھائین تو شعبدہ۔
نجومی نے کہا - یہ فارسی کتاب ہے آپ لوگ کسی مقام پر اُسکو کھولین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نواب صاحب نے کتاب کھولی تو صفحہ ۲۰۳

نجومی۔ سہرے کے سات شعر پڑھیے۔ مگر ہمسے کچھ بولنے کا نہین مطلب۔

نواب۔ پڑھ لیے اور فرمائیے۔

نجومی۔ اسکے سات مصرعے سہرے سہرے کے لکھنا ہوگا۔

نواب۔ کیا بات آپ سمجھا دیجیے ذرا انگریزی مین کہ مطلب ہم لوگ نہین سمجھے۔

انگریزی خوان نے کہا اُن ساتون شعرون کا مصرعۂ اول لکھ دیجیے۔ بس ایک ہی ایک مصرعہ لکھیے گا اور دوسرے مصرعہ کی جگہ باقی رکھیے گا۔

نواب۔ بہتر ہی لکھے دیتے ہین۔

نواب صاحب نے ابتدائی صفحہ کے سات مصرعے لکھے۔

کی طالب ساغر شراب ست	
تا دیر بخواب دید رویت	
جان نیست دریغ از تو دل چیست	
مانند چراغ روز بے نور	
جوید دم خنجرت گلویم	
داد از تو کہ قتل عشقبازان	
از زلف سلسل تو جانم	

نواب صاحب نے کہا لکھ دیے اب فرمائیے اسمین کیا شعبدہ ہی نجومی نے کہا لائیے لائیے یہ کہکر کاغذ نواب صاحب کے ہاتھ سے لے لیا اور پھر کاغذ رکھکر اسپر سرخ سرخ پانی چھڑکا اور کہنا شروع کیا چربون چربون چربون اسکے بعد دو تین کھلونے جھولی سے نکالے اور کبھی اُس کھلونے کو اُٹھایا کبھی اُس کھلونے کو۔ اتنے مین بندوق داغی دن۔ بندوق داغتے ہی کیا خوش ہوئے ایک ہی ایک مصرعہ لکھا یا دونون۔ نواب صاحب نے کہا ایک پوچھا پہلا یا دوسرا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہا پہلا۔ نجومی نے کہا کاغذ اُٹھاکر دیکھیے تو ذرا نواب صاحب نے کاغذ اُٹھایا تو مصرعۂ اولی ندارد۔

نواب۔ اَیَن! یہ تو وہ کاغذ نہین ہی ہرگز وہ نہین ہی۔

نصرت الدولہ۔ کاغذ تواس مقام پر سے اُنھون نے اُٹھایا ہی نہین۔

حاجی صاحب۔ واقعی کاغذ جس مقام پہ تھا وہین رہا۔

جھمن۔ خداوند جنبش تک تو ہونے نہین پائی۔قسم خدا کی۔

بہادر علیخان۔ ہان اسکی تو ہم بھی گواہی دیتے ہین۔

ایک رئیس نے کہا آخراس بحث کا نتیجہ کیا ہے۔ صاحب سے پوچھیے کہ وہ کیا ثابت کرنا چاہتے ہین۔ ابھی سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا نجومی نے کہا ہم یہ کہتے ہین کہ آپ نے اس کاغذ پر پہلے سات مصرعے لکھے وہ غائب ہوگئے اور پہلے مصرعون کے عوض دوسرے مصرعے نظر آئینگے اگر ایسا نہو تو جرمانہ دون۔

نصرت الدولہ۔ ابھی کاغذ کو نہ دیکھیے پہلے یہ فرمایئے کہ اُنکا مطلب سمجھے یا نہین سمجھے۔

نواب۔ خوب سمجھے بخوبی سمجھے۔

رئیس۔ بیشک اگر ایسا ہو تو قابل تعریف کام کیا ہی اسمین ذرا شک نہین۔

نصرت الدولہ۔ آپ ملاحظہ فرمایئے۔

پندرہ بیس رئیس زادون نے گھیر لیا اور پڑھا تو یہ مصرعے اُن مصرعون کے جواب مین تھے۔

از لعل تو ہر کہ کامیاب ست
پیوستہ در آرزوے خواب ست
در دادن دل چہ اضطراب ست
بیتس رخ یار آفتاب ست

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لب تشنہ داکرز دے خواب ست
در کیش تو داخل ثواب ست
پیوستہ اسیر پیچ وتاب ست

نواب - این! تعجب ہی - اور وہی مصرعے ہین جو ہونے چاہیے تھے -

نصرت الدولہ - اب قائل ہوے ہمارے نجومی کے یا اب بھی نہین -

حاجی صاحب - حیرت ہی واللہ حیرت ہی یہ کمال کہلاتا ہی -

نواب گھسیٹے - کمال مین کیا شک ہی قابل تعریف کام کیا ہی - سبحان اللہ کا دو نگڑا پڑ گیا نجومی کا دماغ ساتوین آسمان پر -

نواب صاحب اور بہادر علیخان اور دو تین اور رئیس اور امام الدین خان کے سوا اور سب اُسکا کلمہ پڑھنے لگے -

امام الدین خان - خداوند کیا بات ہی کہ سمجھ مین نہین آتی -

نواب - اجی مخفی شعبدہ ہی مگر ہاتھ صاف ہے - اور پہلے مصرعون سے ان مصرعون کو ملائیے تو شعر ہو جاتا ہی -

نصرت الدولہ - کوئی ہی -

رفقا نے خدمتگارون کو آواز دی - سب حاضر ہوئے حکم دیا دو سو روپیہ اور ایک دو شالہ نجومی کو دو - دو سو روپیہ نقد اور ایک دو شالہ دیا گیا -

نجومی - ابھی نہین جب اور دکھائے تب دیگا اور لیگا -

نصرت الدولہ - اجی اب تو یہ لو -

نجومی نے دو سو روپیہ نقد اور ایک دو شالہ لیا سلام کیا اور کہا کل پرسون ہم اور تماشے دکھائینگے -

نصرت الدولہ نے کہا آج اُنھون نے بڑا کمال کیا ہاتھ تک نہین لگایا اور مصرعون کا جواب لکھ دیا اور اُسدن ہمنے اپنے ایک دوست کا حال

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پوچھا تھا اسقدر صحیح بتایا کہ عرض نہین کرسکتے سو بہو بالکل صاف صاف۔ اور نواب صاحب سے پوچھ لیجیے اسکی شہادت نواب صاحب بھی دینگے کہ نجومی کو اِس دوست کا حال ذرہ بھی نہ معلوم ہوگا۔

نواب۔ ہان خدا جانے کیا باعث اصلی تھا حضرت۔

بہادر علیخان۔ ہان بتایا تو خوب مگر وہی۔ ع

	گاہ باشد کہ پیر دانشمند	بر نیاید درست تدبیرے	
	گاہ باشد کہ کودک نادان	بہ غلط بر ہدف زند تیرے	

نصرت الدولہ۔ واہ حضرت واہ کیا تعریف کی ہو آپ نے۔

جھمن۔ خداوند اُس دن آج سے زیادہ انعام کا کام کیا تھا۔

نصرت الدولہ۔ کیا شک ہو واقعی آپ کی راے صحیح ہو اسمین اصلا شبہہ نہین۔

نجومی۔ اب ہم جاے۔

نصرت الدولہ۔ اجی اب ہوٹل سے اُٹھکر یہان چلے آؤ۔

نجومی۔ اچھا ہم پرسون کہیگا آپ سے۔ سلام صاحب۔

نصرت الدولہ۔ بہتر۔ پرسون سہی مگر کچھ سکھائیے ضرور۔

نجومی۔ ہان ہان اچھا بات اچھا علم۔

ایک رئیس نے کہا۔ حضرت پھر تو آپ بھی چر بون جر بون کیجیے گا۔ دوسرے رئیس بولے بلکہ چل یون چل یون۔ نصرت الدولہ نے کہا خدا کی قسم اگر ۶ مہینے سکھاوے دل سے تو پھر دیکھیے کیا کیفیت ہوتی ہے دیکھیے گا رفتہ رفتہ انشاء اللہ مگر۔

بہادر علیخان۔ مگر وہی ایک آنچ کی کسر رہیگی۔

اُسپر قہقہہ پڑا اور نصرت الدولہ مسکرا کر بولے خیر صاحب اب ہم بحث نہ کرینگے سمجھا جائیگا چھ مہینے کے بعد پھر کل حالات نہ بیان کردین تو سہی۔

نواب۔ کیون قبلہ اپنی پیدایش کے قبل کا بھی کچھ حال بیان کیجیے گا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جلسہ برخاست ہوا۔ نواب صاحب مع رفقا دولتخانے پر آئے بڑی دیر تک نجومی ہی کی باتین رہین۔ جھمن تو نجومی کے معتقد تھے۔ وہ برابر یہی کہتا جاتا تھا کہ حضور اس شخص کو اپنے فن مین کمال حاصل ہے۔ سیٹھ جی کا حال ایسا بتایا کہ بس مین عقیدہ لے آیا اور آج بھی اچھے کرتب دکھائے حضور نے جو مصرعے لکھے اُنکے جواب کے مصرعے موجود۔ اور کاغذ نے جنبش تک نہ کی۔ نواب صاحب نے کہا بھئی نجوم کو اِس شعبدہ بازی سے کیا واسطہ کجا نجوم۔ کجا شعبدہ بازی مگر شعبدہ تو خیر ہاتھ کی صفائی کا نام ہے۔ یہ نجوم کیونکر صحیح ہو سکتا ہے بہادر علی خان نے کہا ہمسے ایک لائق انگریزی خوان نے کہا تھا کہ نجوم علم ہیئت کے متعلق ہے۔ اور علم ہیئت کے علما نجوم کو نہین مانتے۔ وہ کہتے ہین کہ نجومیون کو عموماً ستارون کے ٹھیک ٹھیک مقامات تو معلوم ہی نہین۔ وہ نبکارتے کیا پھرتے ہین امام الدین خان بولے خداوند یہ سب باتین ہین غیب کا حال کوئی نہین جان سکتا۔ تراب علی نے کہا ہمین حیرت ہے کہ کیا کہین گو جرل صاحب کا کچا چٹھا ایسا کہ سنایا کہ پھڑکا دیا۔ مگر جب ہم سوچتے ہین کہ انسان ضعیف البنیان اور غیبدانی کا دعوے تو کوئی بات سمجھ مین نہین آتی۔

دوسرے روز ادھر غنچۂ صبح کھلکھلایا اُدھر نواب نصرت الدولہ بہادر نے کوٹھی بہت منزل مین جلوہ فرمایا۔ حکم دیا گیا کہ کسی معبر کو بلاؤ تو کل کے خواب پریشان کا حال اُس سے دریافت کرین۔ بہادر خان رفیق نے عرض کیا حضور رحم اللہ سے بہتر معبر اب یہان کوئی نہین ہے اور بڑا مشہور آدمی ہی۔

خداوند ایک مرتبہ ایک شخص نے آنکر کہا کہ آج مین نے خواب مین ایک پیرہن دیکھا۔ دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی سبز پوش نورانی صورت دور سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پیرہن دکھاتا ہی - اور پرسون بھی یہی خواب دیکھا تھا - اسکا مطلب سمجھ مین نہ آیا - بس مولوی فضل رسول نے چھوٹتے ہی کہا اسکی تعبیر بہت آسان ہے - تمھارا کوئی لڑکا عرصہ درازسے باہر ہے وہ دو تین دن مین آنے والا ہے اور ایسا ہی ہوا دس برس سے لڑکے کا پتا نہ تھا کامروپ کے دیس مین ایک عورت اُسپر عاشق ہوئی تو جادو کے زور سے اُسکو بکرا بنا دیا - دن بھر بکرا بنا رکھتی شام کو مرد بناتی - اتفاق سے ایک جادوگر اُسکے ہان پہونچا - عورت کو نہین معلوم تھا کہ یہ بھی جادوگر ہے - بکرے کو دیکھتے ہی تاڑ گیا کہ جادو کے زور سے کسی غریب کو بکرا بنا دیا ہی اُسی وقت جادو کا توڑ کیا اور بکرا آدمی بنگیا - عورت دوہتڑ پیٹنے لگی - اور اُسنے بڑی کوشش کی کہ پھر بکرا بنائے مگر اُس جادوگر کی وجہ سے ایک تدبیر بھی کارگر نہوئی - بس تیسرے دن اُس شخص کا لڑکا دروازے پر آنکر کھڑا ہوا - ماما باہر آگ لینے گئی تھی باہر ہی سے مارے خوشی کے غل مچانا شروع کیا کہ چھوٹے میان آئے چھوٹے میان آئے - حضور رحم اللہ سے بہتر معبر اب آپ کے شہر مین نہین ہی -

اتنے مین یہ بات تو ٹل گئی مگر اتفاق سے لالہ جگت سنگھ صاحب آگئے اُنھون نے نواب نصرت الدولہ کا میلان طبیع نجوم کی جانب دیکھکر اُنکو چٹکیون پر اڑانا شروع کیا اور ایسے ایسے بھرّے دیے کہ نصرت الدولہ اُچکلے مین آگئے - آدمی تھے جلدباز - کہا اگر آپ کامروپ کمچھیا جاکر وہان جادو ٹونا اور سحر سیکھیے تو تمام عمر کے لیے آپ کو خوش کردون اور جائیے تو آج ہی روانہ ہو جائیے - روپیہ مجھسے لیجیے - اور جب کبھی روپے کی ضرورت ہو مجھے فوراً مطلع فرمائیے - جگت سنگھ نے دیکھا کہ اگر جلدبازی کرتا ہون تو ممکن ہے کہ شاید ناکام رہون لہذا ٹھنڈی کرکے کھانا بہتر ہی دیر آید درست آید -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نصرت الدولہ - تو اب آپ خوب غور کیجیے لالہ صاحب -

جگت سنگھ - حضور کا مرض جانا تو آسان ہو مگر وہان سے آنا مشکل ہے بگڑا بنا دین - بیل بنا دین - نہ آسنے دین -

نصرت الدولہ - پھر چاہے جو کچھ ہو یہ ملاقات کب کام آئیگی بس غور کر کے فرما دیجیے -

جگت سنگھ - دیکھیے عرض کرتا ہون - کوئی دیوان منگوائیے -

تھوری خدمتگار نے دیوان لا دیا - جگت سنگھ نے کہا کھولو - تھورے نے کھولا -

جگت سنگھ - دیکھون تو - ہان ! سہ

کبھی چہرہ ہم سے چھپا لیا کبھی پردہ اُسنے اُٹھا دیا
کبھی دن کو رات بنا دیا کبھی شب کو روز دکھا دیا
کبھی بڑھ کے ون سے جنون مین ہم ہوئے خوفناک نہ طوق سہی
سر انکسار جھکا دیا قدم ثبات بڑھا دیا
نہ تو صبر ہے نہ قرار ہے شب و روز نالۂ زار ہے
دل بیقرار کو عشق نے یہ کہان کا روگ لگا دیا

مصرعہ اولی مین کاف ہو - دوسرا اور تیسرا اور چوتھا خالی - پانچوین مین نون ہو تو کاف اور نون - اچھا چھٹے مصرعے مین دال ہے - کاف نون - دال اچھا کوئی لفظ کہو امام الدین خان -

نواب - اسکے کیا معنی -

جگت سنگھ - حضور ایک حساب ہو -

امام الدین - گل - بل - بلبل -

جگت سنگھ - پیش - اچھا - کاف نون دال - کاف نون پیش کن - دال ساکن کند - حضور بدھ کے دن نہ جائونگا - اچھا اور شعر تو پڑھو تراب علی مگر اسکے بعد کے شعر ہون

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تراب علی۔ ~

کہین کیا جنون مین جو حال ہی کسے پیرہن کا خیال ہی جو کسی نے لا کے پنھا دیا وہین پرزے پرزے اُڑا دیا	

جگت سنگھ۔ مصرعۂ اولی مین کاف ہو اور مصرعۂ ثانی مین جیم تو کاف اور جیم۔ اچھا اب پھر کوئی لفظ کہیے خان صاحب۔

امام الدین۔ شبنم۔

جگت سنگھ۔ شبنم۔ زیر ہی۔ تو کاف جیم زبر گج۔ حضور بدھ کو نہ بھیجیے۔

نواب۔ یہ کیا حساب ہی بھئی۔

جگت سنگھ۔ حضور پہلے کند کا لفظ آیا۔ پھر گج۔ کُند سے یہ مراد ہے کہ اگر بدھ کے دن گیا تو ذہن کُند ہو جائیگا۔ اور گج سے یہ مطلب ہی کہ سیدھے ڈھرے پر نہ جا سکونگا۔

نواب۔ سبحان اللہ۔

تراب علی۔ واہ واہ وا۔ اچھا حساب ہی۔

امام الدین۔ ہم خاک بھی جو سمجھے ہون۔

جھمن۔ علی ہذا ہماری سمجھ مین بھی نہ آیا۔

حاتم علی۔ حساب ہی تو ہی۔

نصرت الدولہ۔ بتاؤ ہمکو بھی۔ اتنا ہی بتائے جاؤ۔

جگت سنگھ۔ خداوند غلام کو عذر نہین۔ مگر چالیس دن چلّا کھینچنا پڑتا ہے نمک نہ کھاؤ گوشت نہ کھاؤ۔ عورت کی صورت نہ دیکھو۔ مرغ اور کوے کی آواز نہ سُنو۔ چارپائی پر نہ آرام کرو۔ دن کو سوؤ۔ رات کو جاگو بڑا بکھیڑا ہی۔

نواب۔ گوشت اور نمک کا چھوڑنا تو محال ہی۔

امام الدین۔ حضور اور شفقین بھی تو ٹیڑھی کھیر ہین۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نواب - ہان ہر تو ایسا ہی -
جھمن - لالہ صاحب نے تو یقین ہے ان سب پر پورا پورا عمل ضرور ضرور کیا ہوگا -
جگت سنگھ - کیا خوب -
نواب - صریح تمھارے سامنے حساب کر چکے کنڈ اور کچھ بتا دیا -
امام الدین - اور حضور خود دیوان بھی نہین کھولا کہ شک ہوتا -
نواب - اور کیا - دیوان کھولا تھوڑے نے -
تراب علی - اور کہہ دیا تھا کہ کوئی کتاب لاؤ - خاص دیوان کا نام بھی نہین لیا -
جھمن - اجی بس بیٹھے بھی رہیئے -
نواب - پاگل ہر گیا -
امام الدین - سڑی ہر خاصہ -
تراب علی - سوائے بے تکی کے اور کچھ جانتا ہی نہین -
نصرت الدولہ - دنگ ہون اسوقت کہ کیا حساب لگایا ہر -
جگت سنگھ - (بندگی کرکے) قدر دانی -
نصرت الدولہ - بیشک خوب حساب لگایا - جھمن سڑی ہر -
تراب علی - خداوند بس ڈنڈ پیلنے جانتا ہر -
نصرت الدولہ - یا دغل در معقولات دینا - دگر ہیچ -
امام الدین - حق ہر حضور نے اسکو خوب پہچان لیا -
تراب علی - بڑی دور ہر نگاہ - حضور کی نگاہ بڑی دور ہی -
جھمن - ہان اس سے ہمین کب انکار ہر -

اتنے مین آسکر صاحب نجومی آئے - اور اُنکے ساتھ ایک انگریزی خوان بھی تھا - صاحب سلامت کے بعد گو سنے ایک کتاب کھولی اور انگریزی خوان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سے نے ترجمہ کیا۔
فرشتون کا لباس ایسا عمدہ ہوتا ہے کہ انسان دیکھے تو غش غش کرنے
لگے اور جہان وہ رہتے ہین انواع واقسام کے خوشنما اور خوشبو پھول اور ہرے بھرے
درخت اور پھلے پھولے اشجار اور خوشبودار گھانس اور وہ سب وہ لطافت
دکھاتی ہے کہ بیان سے باہر ہر سمت چشمہ سار اور رودبار۔ اور خدا عفو
بہشت کی کیا زبان کھنچی جاتی ہین۔ وہ فرشتے نہین ہین جو آپ
لوگ سمجھتے ہین۔ یہ اور ہی فرشتے ہین۔ جنکو صرف علما وعلم نجوم
جانتے ہین۔ مین نے کئی بار ان فرشتون سے باتین کی ہین۔ مگر آواز
سنتے ہی غش آگیا۔ اچھے سے اچھا فرشتہ گلو ہو مگر ممکن کیا کہ انکا مقابلہ
کر سکے۔ درختون کے ہرے بھرے پتون مین سنہری بیل بنی ہے اور
وہان آفتاب کا نام ہے نہ مہتاب کا۔ مگر اسقدر روشنی ہے کہ اندھے تک
کی آنکھون مین نور آجائے۔

نصرت الدولہ۔ اسکے کیا معنی۔

نجومی۔ اندھا آنکھ والا ہو جائے۔ مگر وہان سے دور آیا تو اندھا۔

ایک نواب زادہ۔ کیا وہ آیا۔

انگریزی خوان۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ اندھا اگر وہان جائے تو جبتک وہان
رہے اسکی آنکھین روشن ہو جائین لیکن اگر اس مقام کو چھوڑ دے
تو پھر نور جاتا رہے۔

ایک رئیس۔ یہ گپ ہی ہم نہ مانینگے۔

رفیق۔ خداوند گل بکاولی ہی مین یہ تاثیر تھی۔

مصاحب۔ ہان اور کیا۔

نصرت الدولہ۔ گپ نہین واقعات ہین آپ نے کہہ دیا گپ ہے۔

رئیس۔ بڑے ضعیف الاعتقاد ہو۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نصرت الدولہ - پوچھیئے مین جواب دونگا انشاء اللہ -

انگریزی خوان - جتنے اشیاء وہان ہین سب اسقدر صاف ہین کہ اگر آپ چاہین تو انکو آئینہ بنالیین

رئیس - کیا خوب - مطلب -

نجومی - جو چیز ہو صاف بہت اتنا کہ آئینہ بنا کر منھ کو دیکھ سکو - وہان صدہا پہاڑ ہین اور ہر پہاڑ سے عطر و عنبر اور مشک اذفر کی بو سے خوشگوار آتی ہے - مکانات سب سونے کے بنے ہوے اور فوارون سے پانی کے عوض نور نکلتا ہی -

ایک نواب - یہ کہین لکھا ہی - صاحب نے خواب مین دیکھا تھا -

امام الدین - حضور بس خواب و خیال ہی -

دوسرے نواب - واقعی سب لغو -

نصرت الدولہ - تم لوگ یون نہ مانوگے -

نجومی - حضور ایک شاعر تھا جاسٹر نام ہے - اُسکے اشعار کا ترجمہ سنیئے -

انگریزی خوان - ستارے بلور سے کہین زیادہ شفاف اور روشن ہین ان چمکتے دمکتے پترون پر جو کچھ جناب باری نے لکھا ہے اُسکو کوئی نہین پڑھ سکتا ہے - ہر شخص کی قسمت کا دار مدار اسی پر ہے - ان ستارون پر لکھا تھا کہ بڑا سا بہادر پیدا ہوگا اور اچلیز جری آدمی اپنی جرأت اور لیاقت سے دنیا مین نام کریگا - تھیبز کی لڑائی بھی ان ستارون سے معلوم ہو سکتی تھی - سقراط کی دانائی کا حال ظاہر ہو سکتا تھا مگر حضرت انسان کا ذہن ایسا کند تھا کہ سمجھنا دشوار ہو گیا -

نجومی نے کہا اسقدر بات اور سن لیجیے کہ ایک عالم نجوم کی نسبت کیا کہتا ہی (انگریزی خوان سے) ترجمہ کر کے سب صاحبون کو سمجھاتے جایئے -

انگریزی خوان نے سمجھانا شروع کیا -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

زمانۂ حال کے بڑے بڑے مدبرون اور لائق لائق حکمرانون اور اعلی طبق کے بزرگوارون کا میلان طبع یہی ہے کہ خواہ مخواہ علم نجوم کو بُرا بھلا کہین۔ لطف یہ کہ نجوم سے ذرا بھی واقفیت نہین پیدا کرتے اور باوصف عدم واقفیت یہ کہتے ہین کہ اُسکی کچھ بنیاد نہین۔ اسے کاش کسی قدر واقفیت پیدا کرین اور پھر ایسا کہین تو خیر۔ مگر ابتدائی اصول سے بھی واقف نہین اور غل مچانے لگے۔ بونا پارٹ بڑا دوراندیش آدمی تھا اُسکے ساتھ ہمیشہ دس پانچ کامل فن کے منجم رہتے تھے جو زائچہ اور ساعت دیکھنے مین اپنے آپ ہی نظیر تھے۔

ایک رئیس۔ کیا بونا پارٹ ہندو تھے۔

نواب صاحب۔ (ہنسکر) مین پوچھنے ہی کو تھا۔

دوسرے صاحب۔ یہ بونا پارٹ تھے کون۔

انگریزی خوان۔ نپولین بونا پارٹ شہنشاہ فرانس۔

نواب۔ کیا خوب ہم سمجھے تھے کوئی لالہ بونا پارٹ یا پنڈت بونا پارٹ تھے۔

امام الدین۔ زائچے کی ایک ہی کہی۔

نجومی۔ بڑے بڑے عالم لوگ۔

انگریزی خوان۔ صاحب کہتے ہین کہ جسقدر کامیابی اُسنے حاصل کی اور تم سمجھا دو جو کچھ عروج اُسکو ہوا وہ اُسکی قابلیت یا لیاقت ہی کے سبب سے نہ تھا بلکہ خاص نجومیون کے سبب سے۔ ورنہ وہ کسی جنگ مین اسقدر نام نیک نہ حاصل کر سکتا۔

امام الدین۔ اچھی بٹی۔

رئیس۔ بھلا کبھی شکست بھی پائی تھی اسنے۔

نجومی۔ ہان کئی بار۔

رئیس۔ پھر اُسوقت نجومی کہان چلے گئے تھے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

حاضرین - اچھا سوال کیا -
نجومی - جب اُنکا بات مانا تب ملک کو پالیا اور نہ مانا نہ پایا -
نصرت الدولہ - کیا بات پیدا کی ہو -
حاضرین - اور سینیے بات پیدا کی ہو -
نصرت الدولہ - اجی تم لوگ نہ مانوگے -
انگریزی خوان - اگر وہ اپنے خاص مشیر نجومی کی راے کے مطابق چلتا تو ہرگز قید نہوتا -
نصرت الدولہ - افسوس -
انگریزی خوان - صاحب کہتے ہین کہ بادۂ عشرت کے نشے مین وہ آخر کار ایسا چور ہوگیا کہ اپنے کو کچھ سمجھنے لگا - اور یہ نہ اُسکو یاد رہا کہ خاص علم نجوم کی بدولت اُسنے اس درجہ عروج حاصل کیا تھا - آخر کار جو نتیجہ ہوا وہ پُر ظاہر ہے - نجوم عجب علم ہو -
امام الدین - حضرت اِن کہانیون سے کچھ نہوگا -
رئیس - قبرستان مین چلکر کسی مردے سے گفتگو کیجیے تو جانین -
نواب - ہان بس ایک بات کہی یہ آپ نے -
نصرت الدولہ - اب یہ لوگ یون نہ مانینگے - چھ مہینے کے بعد ہم بتائینگے انشاء اللہ -
نجومی - زنیل کا قول ہو کہ اگر انسان نجوم کے علم سے واقف ہو تو روزمرّہ کے معاملات مین اُسکو ذرا بھی دقّت نہ واقع ہو - وہ بیان کرتے ہین کہ ایک شخص ایک مرتبہ غبارے مین اُڑنے کو تھا - نجومی نے منع کیا اور کہا ہرگز نہ جانا - خبردار جرأت نہ کرنا - ورنہ پچھتاؤگے - وجہ یہ کہ ایک ستارہ ہے جو پٹر اُسکا اثر بہت خراب پڑتا ہے - اگر تمنے جرأت کی تو جان جائیگی - اُسنے ایک نہ سنی - کہا جاؤ بھی ہم کب کسی کی سنتے ہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مسٹر ہیرس صاحب ۲۵ - مئی ۱۸۴۴ء کو غبارے مین اڑے - اسوقت ایک ستارہ ہو سیٹرن یعنی زحل موت کے برج مین تھا - بس تھوڑی دیر مین غبارہ پھٹا اور گرا - گرا تو دریا مین - ہیرس غرقاب ہو گئے -

امام الدین - اجی ایسی کہانیان بہت سُنی ہوئی ہین -

رئیس - اور کیا - سب لغو -

لالہ جگت سنگھ نے کہا ڈھکوسلا نہین پڑے کام کی چیزین ہین روہنی موہنی دونون بہنین - وہ پہنیں جام کا سونٹا - نٹ موہن - نٹنی موہن - پلنگ چڑھی راجہ موہن - اور پیڑھی بیٹھی رانی موہن - سوتی ہو - سوتی کو جگا لا - بیٹھی ہو - بیٹھی - کو منالا - نارسنگھ چوہریا پیر اُٹھو - اسی لونگ کا جوڑا تیار ہے دہائی لونا چماری کی -

حضور یہ عجب موہنی ہے - پھونک کے منتر پڑھ کے اُسکو جگاتے ہین بس عورت کو چاہیے قبضے مین آجائے -

نصرت الدولہ - اسوقت اس منتر سے دل پر عجب اثر پیدا ہوا -

بہادر علیخان - جی ہان حضور میرے قلب کی بھی یہی کیفیت ہے -

حاتم علی - کیا بات کہی ہے - واہ صاحب واہ - ہونہہ کہنے لگے قابو مین آجائے اور جنتر منتر اور خدا جانے کیا الم غلم بکتے ہین - اوہنی موہنی نٹ موہن نٹنی موہن -

جھمن - (مسکرا کر) واللہ اس گپ کے قربان جانا چاہیے -

نٹ موہن نٹنی موہن -

جگت سنگھ - اسقدر تو ہمنے سنا ہے - واللہ - معتبر معتبر آدمیون نے کہا ہے کہ چور جب چوری کرنے جاتے ہین تو کئی دن پہلے سے سارا عندیہ لیتے کر لیتے ہین - چور چوری کر رہا ہو - اور کوئی اتنا کہے کہ تیل گر گیا یا خالی تیل کا نام ہی لے لے - فوراً بھاگ جائیگا یا اتنا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہہ دے کہ بلی آئی۔ بس سنتے ہی جھپٹ نہ ہو تو سہی۔

ایک شخص تھے رسالدار۔ شاہی مین اُنھون نے خوب چین کیے مگر پھر زمانہ بکام نہ تھا ایک چور اُنکے مکان کے پڑوس مین رہا کرتا تھا اُسنے کہا رسالدار صاحب ہماری ٹکڑی مین شریک ہو جیے تو پھر ایک لطف دیکھیے۔ اُنھون نے کہا اچھا پرسون سے تیسرے دن گئے چور کے پاس۔ چورون نے ایک منتر انکو پہلے روز سکھایا۔

دہی مچھلی روپے کے ٹکے۔ کہین اٹکے نہ کہین پھٹکے۔ ہتا مارا اور سٹکے

یا فیروز شاہ شکاری۔ چڑیا ہماری دُم تمھاری۔

جھمن۔ اُف۔ واللہ ہنسی آتی ہی چڑیا ہماری دُم تمھاری۔

نواب۔ کہی تو اچھی۔ مگر کہین اٹکے نہ کہین پھٹکے۔

جھمن۔ ہان خداوند۔ اور ہتا مارا اور سٹکے۔ بس پھر آشنا نہین۔

جگت سنگھ۔ خداوند ایک دن بنگال حلقے مین غلام تھا۔ ایک عورت بال کھولے سامنے آن کھڑی ہوئی۔ مین نے جو دیکھا تو کوئی سترہ برس کا سن اور ایسی نمکین کہ تعریف محال ہی۔ مین نے ذرا گھورا بس آنکھین نیلی پیلی کرکے اُس نے کہا کیون شامتین آئی ہین۔ مین سمجھا اُس کی شوخی ہی ہنسنے لگا۔ بس ایک تنکا اُسنے اُٹھا لیا۔ اور کوئی گھڑی دو گھڑی تک کچھ بڑبڑایا کی اُس کے بعد وہ تنکا میری طرف پھینکا۔ قسم ہی آپ کے قدمون کی یہ معلوم ہوا کہ کسی نے سڑاپ سے کوڑا جمایا۔ اُف۔ بلبلا گیا۔

نصرت الدولہ۔ بس یہ جادو کا زور ہی۔ اسمین ذرا شک نہین۔

جگت سنگھ۔ خداوند مین اپنی کیفیت بیان نہین کرسکتا۔ ایک تنکا اور یہ معلوم ہوا کہ کسی اچھے شہ زور نے سڑاپ سے کوڑا جمایا۔ بس روتا ہوا بھاگا ابھی سنیے تو۔ مین بھاگا۔ مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا کسی نے پانون باندھ دیے۔ گر پڑا ایک ایک رونگٹا کھڑا ہو گیا بدن کا جس وقت بیان کرتا ہون

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کانپ اُٹھا ہون ایک کم سن عورت اور ذرا سا تنکا اور بس کیا کہون ستم کا سامنا تھا۔

جھمن۔ خدا نے بچایا آپ کو۔ مگر دس گیارہ مہینے تک بخار رہا ہو گا۔

امام الدین۔ تعجب ہی واللہ تعجب ہی۔

حاتم علی۔ اجی سنا کیجئے۔

میر گلباز۔ ہم تو ہمارے شاگردون سے اِن باتون کو دریافت کیجیے۔

نواب۔ ہان واللہ اُنکو تو بھول ہی گئے تھے۔ استاد جی ہین۔

میر گلباز۔ واہ حضور کیا تعریف کی ہی۔ خداوند۔ استاد جی کی اچھی کہی۔

جگت سنگھ۔ اور ایک دن کا ذکر سنیے۔ اُف۔ خداوندا بچائیو۔ حضور سردی کے دن ہین۔ اور دریا کے کنارے کنارے غلام جاتا تھا۔ اور رات کا وقت اور ہوا ایسی تیز چل رہی تھی کہ جگر تک ٹھٹھرا جاتا تھا۔ چلتے چلتے کیا دیکھتا ہون کہ ایک عورت برہنہ بالکل برہنہ فقط ایک جانگھیا پہنے تھی اور اکڑتی ہوئی چلی جاتی تھی مین سمجھا کوئی چڑیل ہی جان نکل گئی۔ کانپنے لگا۔ تھرتھر کانپنے لگا اُس عورت نے کہا۔ کوئی کوئی کوئی کوئی اور بھی ہوش اُڑ گئے۔

جھمن۔ افوہ۔ مین تو سننے سے کانپ رہا ہون۔

حاتم علی۔ مین بھی علی ہذا القیاس۔

نواب۔ ہان صاحب کوئی کوئی کوئی کوئی۔ پھر کیا کہا اُسنے۔

رفیق۔ مین ایک جگہ بیٹھ گیا۔ بس حضور وہ میرے قریب آئی تو آنکھین اس طرح چمکنے لگین جیسے جگنو ایک اُنگلی میرے سر پہ رکھ دی تو یہ معلوم ہوا کہ دس بارہ من کا بوجھ کسی نے میرے سر پہ رکھ دیا چیخ اُٹھا تب وہ مسکرائی اور کہا ہمکو پہچانا۔

نواب۔ ایں! کیا کبھی کی واقفیت تھی۔ این گل دیگر شگفت۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رفیق - بس حضور مین تو سمجھا کہ اب جان گئی اب نہ بچونگا وہ مسکرائی کہا مین تمھارے پڑوس رہتی ہون اب پہچانا یا اب بھی نہین پہچانا - مین نے کہا ہان اب پہچان گیا -

جھمن - بارے خیر جیتے تو بچے - ورنہ خبر آہی گئی تھی -

حاتم علی - اجی خدا نے بچایا - واللہ خدا نے بچایا - بہت بچے -

رفیق - اِن لوگون کے نزدیک تو دل لگی ہی اور یہان جان پر بن آئی تھی خیر پھر ہمنے پوچھا کہ تم یہان اِس وقت اس قطع سے کیون آئین کہا ایک لڑکے کی جان لینے آئی تھی -

نواب - این! معاذ اللہ - خدا بچائے - توبہ توبہ غضب ہی کیا -

جھمن - لڑکے کی جان لینے! کیا اسکا بھی منتر ہی کوئی - یا الٰہی -

جگت سنگھ - مین نے کہا اسکا مطلب - کہا - دکھا دون - مین سمجھا میری جان لیگی ہاتھ جوڑ کر کہا واسطے خدا کے جانے دو - بس مین سمجھ گیا - کہا ڈرو نہین دیکھو یہ اس لڑکے کی کلیجی ہی - بس کلیجہ ہماری غذا ہی اگر نہ ملے تو ہماری جان ہی جاتی رہے - سال مین دو بار دو لڑکون کا خون کرتی ہون اب چار دن تک کھانا نہ کھاؤنگی سیر ہون قدمون پر غلام نے ٹوپی رکھدی اور کہا کچھ تو ہمسکو بھی بتاؤ مگر اسنے کہا ہرگز نہین اگر بتاؤن تو مرجاؤن جان جائے -

نواب - ہان الامان - الامان - توبہ - توبہ یا حضار -

امام الدین - لالہ جگت سنگھ جاؤ اور ضرور جاؤ واللہ جاؤ -

جگت سنگھ نے کہا اجی ہمارا کیا حرج ہی ہمکو کھانے کو ملتا ہی - سفر کا خرچ ملتا ہی پھر ہم کیون نہ جائین مگر اسمین ایک بات اور باقی ہی - اکیلا سو باؤلا - دوکیلا سو سنگ - تکیلا سو کھٹ پٹ - چوکیلا سو جنگ -

نواب صاحب نے کہا یہ کس ملک کی زبان ہی - جلت سنگھ نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مطلب یون سمجھایا کہ ایک ہو تو دیوانہ ہو جاے دو ہون تو خوب بتے تین ہون ہرگز نہ بنے اور چار ہون تو گتھم گتھا جوتی بیزار ایک کہے پورب چلو دوسرا پچھم جاے تیسرا اُتر کی راہ دھرے چوتھا دکن ہو رہے تو مجھکو اگر بھیجے تو کوئی اور بھی ساتھ بھیجے اور حضور ایلی تو لکڑی بھی چولھے مین نہین جلتی مشورے کے لیے اصلاح کے لیے بات چیت کے لیے ایک آدمی تو ہمراہ ہو۔ پس پھر کچھ پردا نہین فرض کیجیے کہ ہمکو کسی جادوگرنی نے سحر کے زور سے بکرا بنا دیا تو کوئی دوڑ دھوپ کرنے والا تو ہو۔ آپ کو کوئی اطلاع تو دے سکے۔ یہ نہین کہ ہم عمر بھر کے لیے بکرے بنے رہین اور آپ کو کانون کان بھی خبر نہ ہو اور گھر والے الگ سر پٹیین۔ آیندہ جو حضور کی راے ہو اُسین ہمین اتفاق ہے تعمیل حکم مین غلام کو عذر نہین۔

نصرت الدولہ بہادر نے انکی تقریر بہت پسند کی اور کہا ایک آدمی اور ساتھ جانا چاہیے۔ دو یہ ہون اور ایک ایک خدمتگار بس چار آدمی کافی ہین ایک ہندو اور ایک مسلمان اور دو خدمتگار۔

تین چار روز کے بعد لالہ جگت سنگھ اور مولوی بہور علی منجانب نصرت الدولہ بہادر کامروپ روانہ ہوے سات ہزار روپیہ ان لوگون کو دیا گیا اور یہ شرطین کی گئین۔

۱- جو کام ہو دونون کے اتفاق راے سے۔

۲- اگر اختلاف راے ہو تو نواب صاحب اور نصرت الدولہ بہادر کو لکھا جاے دونون فیصلہ کر دینگے۔

۳- روپیہ بیدریغ صرف کیا جاے۔

۴- اگر دونون مین سے کوئی شخص چپیٹ مین آگیا یعنی کسی زن ساحرہ نے بزور سحر کسیکو بکرا یا بیل یا گدھا بنا ڈالا تو دوسرے پر فرض ہے کہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

فوراً اُس کی اطلاع کرے اور رجسٹری کر کے خط بھیجے یا ضرورت اشد ہو تو تار کے ذریعے سے فوراً اطلاع دے۔

۵- اس قسم کے خطوط خواہ نواب صاحب کے پاس آئین - خواہ نصرت الدولہ بہادر کے پاس - مگر لفافہ زرد ہو تا کہ فوراً معلوم ہو جائے۔

۶- خبر تار پر بھیجی جائے تو یہ علامتین لکھی جائین۔

مثلاً اگر لکھنا ہو کہ لالہ جگت سنگھ کو ایک ساحرہ نے بکرا بنایا تو یون لکھے - لالہ بکرا - بس کافی ہی -

یا مولوی تہور علی کو ایک ساحرہ نے بیل بنایا تو یون لکھے مولوی بیل بس۔

۷- اور اگر روپی کی ضرورت ہو تو ہمیشہ تار کے ذریعے سے اطلاع دی جائے - اس طرح دس ہزار بھیجو - پھول کے لیے -

۸- پھول ہماری اصطلاح مین جادو سے مراد ہی - اور پھول والی ساحرہ سے اور پھول والا ساحر سے -

۹- ہر مقام سے خطوط آئین اور ہر روز دو خط بھیجے جائین - دونون رجسٹری کیے ہوے ایک صبح - ایک شام -

۱۰- اگر کوئی عورت جادو سکھائے تو جسقدر روپیہ ماہواری منظور کیا جاوے فوراً دیا جاے اور سحر سکھائے -

۱۱- اگر کوئی عورت یہان آنا منظور کرے تو پچاس ہزار تک کی اجازت ہی مگر وہ فنکار ہو - انسان کو بہائم و غنائم کرنے مین قابلیت رکھتی ہو -

۱۲- ایک باری یا کہار لالہ جگت سنگھ کے لیے اور ایک خدمتگار مولوی صاحب کیواسطے منظور کیا گیا - اگر ضرورت ہو تو دس آدمی اور نوکر رکھ سکتے ہین -

۱۳- جو عورت بکرا یا بیل یا گدھا بنائے اُسکی خوشامد کرنا لازم ہی -

۱۴- اُس ساحرہ کو جو مانگے دیا جائے -

۱۵- ایک لاکھ سے تین لاکھ تک روپیہ منظور ہی -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

۱۶-اگر دش بارہ ساحرہ دستیاب ہون فوراً نوکر رکھی جائین اور اُنسے سبق لیا جائے۔

۱۷-حتی الوسع کوشش کیجاے کہ وہ سب یہان آجائین۔

۱۸-اور اُنسے کام لیا جاے۔

۱۹- ے	زر بر سر فولاد نہی نرم شود	

اس مسئلہ سے مُنھ نہ موڑا جائے۔

۲۰-ریل سے اُترتے ہی خط روانہ ہو۔

ان شرطون کو لالہ صاحب اور مولوی صاحب دونون نے منظور کر لیا اور رخصت ہوے۔

ریل پر سوار ہو کر چلے۔ اَب سنیے کہ لالہ جگت سنگھ اور مولوی تہور علی مین کبھی کی ملاقات اور بے تکلفی نہ تھی۔ صورت آشنا تھے۔ لالہ اپنے دل مین سوچے کہ ہمنے یہ ناحق ہی کہا کہ ایک آدمی اور ساتھ دیجیے ہم سمجھے تھے کہ ہماری ہی ٹکڑی مین سے کوئی مقرر ہو گا۔ مگر ایک اجنبی کا ساتھ ہوا۔ اگر ہم روپیہ کھائین اور یہ نواب صاحب کو لکھ بھیجین تو دین دنیا سے جائین۔ اور اُن سے کہین تو کیونکر۔ اور مولوی صاحب دل مین سوچتے تھے کہ رقم معقول ہی تین لاکھ تک بھیجنے کا نصرت الدولہ نے اقرار کر لیا ہی۔ اور سات ہزار نقد دیے ہین۔ مگر خدا جانے کہ یہ لالہ کس قسم کے آدمی ہین کسی طرح اُن کو گانٹھنا چاہیئے ورنہ مطلب براری معلوم ایک چوکی تک دونون سوچا کیے کہ باہم کیونکر کھلین۔ دوسری چوکی سے یون گفتگو ہونے لگی۔

مولوی صاحب۔ آپ نے ٹکٹ کہان تک کے لیے ہین۔

لالہ صاحب۔ کانپور تک کے۔

مولوی صاحب۔ بس!۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لالہ صاحب - اور کہان تک کے لین -

مولوی صاحب - کامروپ تک -

لالہ صاحب - (مسکراکر) کامروپ ہی کہان -

مولوی صاحب - واللہ اعلم آج تک نام ہی نہین سُنا حضرت -

لالہ صاحب - پھر آپ چلتے کہان ہین -

مولوی صاحب - کس مردک کو معلوم بھی ہو - مین تو صرف نواب نصرت الدولہ بہادر کے حکم کی تعمیل کے لیے حاضر ہوا ہون -

لالہ صاحب - اور بندہ بھی - کامروپ تو صرف ڈھکوسلا ہی ڈھکوسلا ہی -

مولوی صاحب - اس لغو خیال کو ملاحظہ فرمائیے کہ انسان کو ساحرہ بزور سحر غنائم و بہائم بنا سکتی ہی استغفر اللہ - بھلا کوئی بات بھی ہی غیر ممکن کجا انسان کجا بکرا گدھون کے خیالات ہین مگر اُنکی راے اور اُنکے خیالات پر افسوس آتا ہی لاحول ولا قوۃ -

لالہ صاحب - آپ تو عربی پڑھے ہین اور لیئق لوگ ہین - مین تو جاہل ہون - مگر جو تجویز ہو اُس کے مطابق فیصلہ ہو - کہان جائین اور کیا کرین اور کامروپ کو کیونکر ڈھونڈھ نکالین - سخت مصیبت ہی مگر ہماری راے جو آپ مانین تو ہم عرض کرین -

مولوی صاحب - بسم اللہ فرمائیے - مگر سحر کی نسبت ہماری شرع کی رو سے جو کچھ راے ہی اس سے ہم واقف ہین - لفظ سحر کو اکثر حضرات غلط سمجھ بیٹھتے ہین - سحر کے معنی شعبدہ مگر اعلیٰ درجے کا اگر شائستہ ملک ہی تو اعلےٰ سے اعلیٰ درجے کے شعبدے کو بھی لوگ سحر نہ سمجھین گے اور اگر وحوش بستے ہین تو ادنیٰ سے ادنیٰ شعبدے کو سحر سے بڑھ کر تصور کرینگے - حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے وقت مین سحر کی بڑی ترقی تھی کنعان اور سلیم یعنے بیت المقدس اور مصر اور عرب کے مختلف حصون مین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جادو بڑی ترقی پر تھا۔ حضرت موسیٰ نے ایک روز فرعون سے کہا کہ ہم ایک معجزہ دکھاتے ہین۔ فرعون خدائی کا دعوی کرتا تھا۔ حضرت موسیٰ سے اُسنے کہا کہ اگر آپ معجزہ دکھائین تو ہم آپ کے قائل ہو جائین حضرت موسیٰ نے عصا کو اُسکے سامنے پھینک دیا۔ عصا بصورت اژدر بنکر اُس کی طرف دوڑا۔ فرعون بہت ڈرا اور ڈر کر پیچھے ہٹا دوسرے روز اپنے یہان کے کُل ساحرون کو بلوایا اور کہا کہ کوئی تدبیر ایسی کرو کہ یہ ساحر (نقل کفر کفر نباشد) تمسے گوے سبقت نہ لیجائے۔ حضرت موسیٰ کو بھی وہ مدعیان خرد معاذاللہ ساحر سمجھتے تھے۔ ساحرون نے کہا کہ ہم سب وہ ترکیب کرین کہ آپ بھی خوش ہو جایئے۔

لالہ صاحب۔ اخاہ ہر فرعون را موسائے جب ہی مشہور ہی۔

مولوی صاحب۔ ہان ہر فرعونے را موسیٰ۔ ہر فرعون را موسائے نہین۔

لالہ صاحب۔ تسلیم۔

مولوی صاحب۔ بس حضرت ساحرون نے مل کر مشورہ کیا ایک سے ایک بڑھ کر جادوگری کے فن مین طاق ایک خرانٹ جادوگر نے کہا کہ ہم اسکا دفع دخل کرینگے۔ اُسنے ایک سانپ بنایا اور اُسمین پارہ بھرا اور کچھ ادویہ اور۔ اور دھوپ مین رکھ دیا۔ فوراً سانپ اُڑا لوگون نے بڑی تعریف کی۔

الغرض فرعون نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ فلان روز آپ کا اور ہمارے ملک کے ساحرون کا مقابلہ ہو۔ حضرت موسیٰ نے منظور کیا اُس روز اُن ساحرون نے کئی لاکھ بلکہ کئی کرور سانپ میدان مین جمع کیے جب دھوپ خوب تیز ہوئی تو یہ اُڑے اور آسمان پر چوطرفہ پھیلے تو بدلی سی چھا گئی۔

لالہ صاحب۔ جادو کا بڑا گھر ہی۔ مگر جادوگر اب کوئی ہی نہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مولوی صاحب - اچھا کامروپ کا پتا تو دریافت کیجیے

لالہ صاحب - کسی سے پوچھیں تو شاید کوئی جانتا ہو نام تو سنا ہی -

مولوی صاحب - اجی سیدھے بنگالے چلو بس وہی کامروپ ہی -

لالہ صاحب - ہم تو سوچے ہین کہ یہان سے چلین کلکتے - اور ہوٹل مین اتُرین مزے مزے سے -

مولوی صاحب - لبس ہان کیا بات کہی ہی -

لالہ صاحب - وہان ہمارے دوست ہین لالہ ہنا مل بس اُنسے صلاح لین -

مولوی صاحب - بات تو پکی کہی -

لالہ صاحب - کانپور مین دو دن رہ کر سیر کیجیے اور سوچ لیجیے -

مولوی صاحب - آپ یہ فرمائیے کہ سات ہزار روپیہ کسطرح خرچ کیجیے گا کیا معنی کہ تنخواہ تو آپ اور ہم اپنے آقا سے پاتے ہی ہین تو اس حساب سے صرف ریل اور سرائے کا کرایہ سرکار کے تعلق ہو اور باقی ہمارے آپ کے ذمے اور پردیس کا واسطہ مسافرت مین دس کی جگہ پچاس خرچ ہوتے ہین بنی بنائی بات ہی تو پھر کچھ گھر سے خرچنا پڑے گا - بڑی مصیبت مین پھنس گئے یہان آنکر کہین وہی مثل نہ ہو - کہ بی بی گئی تھین نماز بخشانے روزے گلے پڑے -

لالہ صاحب - سنیے مولوی صاحب - آپ تو ہین مولوی صاحب آپ صیغے گردننا جانئے یا لڑکے پڑھانا یا الفاظ اور لغات کی تحقیقات اور ہم ہین مہاجن کے لڑکے روزگاری آدمی اب دوالا نکل گیا چچا ہمارے شہدے نکلے - سب جما جتھا ہمارے باپ کی کمائی ہوئی لٹا دی ہم جو کچھ پڑھ لکھ گئے اس سے ہمین عزت نہین ہی بلکہ ہماری عزت ہمارا روزگار ہی - سمجھے صاحب کھتری کے لڑکے ہین ہم - کچھ کسی سے سروکار نہین ہمین بس اپنے روزگار سے مطلب ہی چار پیسے کسیطرح پیدا کرتے سو آپ چاہے اپنے پاس سے خرچین ہم تو اس سات ہزار مین سے بھوسی تک نہ بچائینگے بس چاہے ادھر کی دنیا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اُدھر ہو جائے چاہے جو ہو سو ہو جو آپ مولوی سپنے کی لین تو ہم ابھی سے اپنے گھر بیٹھین کہ دین نواب صاحب سے کہ ہم اب کچھ نہین جانتے ہمسے جایا نہ جائیگا -

مولوی صاحب - جو راے ہو ہمین منظور ہی ہم کچھ تمھارے مخل تھوڑا ہی ہوتے ہین -

لالہ صاحب - لگی لپٹی اچھی نہین مخل دخل مین جانتا نہین آپ بھی کھائین ہم بھی کھائین - دونون مل جل کے کھائین اسمین کچھ حرج تو ہی نہین یا حرج ہی دیکھو جیسی راے ہو جو آپ بھی کھائین تو بس آدھون آدھ اور نہ کھاؤ تو ہم بھاگ جائین اور نواب صاحب کا روپیہ اُنکے حوالے کرین -

مولوی صاحب - ہمین تو لکھنؤ چھٹنا کمال شاق گذرتا ہی مگر چار پیسے کی طمع سے سفر اختیار کیا ورنہ لکھنؤ کے گلی کوچے ہمسے چھٹتے ؎

بلبل وہ ہون چھٹا نہ بس مرگ بھی چمن	گلبن تلے پڑے ہین مرے مشت پر ہنوز

لالہ صاحب - تو بس پھر پو بارہ ہین -

مولوی صاحب - عذر نہین چشم ما روشن -

لالہ صاحب - چلیئے آپ کو کامروپ کی سیر دکھلائین -

مولوی صاحب - (مسکرا کر) مگر بکرا یا گدھا یا بیل نہ بنایا جاؤن -

لالہ صاحب - کیا مجال -

مولوی صاحب - اجی یہ سب ڈھکوسلا ہی -

لالہ صاحب - جی ہان مگر ایسے گو کہے بھی کم دیکھے -

مولوی صاحب - ؎

چو احمق در جہان با قیمت مفلس درنے ماند

لالہ صاحب - درین چہ شک -

مولوی صاحب - تو کانپور سے کلکتہ کی طرف کوچ ہو گا بھلا وہان تک ریل ہی -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لالہ صاحب - ہان کیا خوب -

مولوی صاحب - ہین کبھی باہر کا ہیکو گیا ہ

کیا حقیقت چرخ کی ہے سے چھوڑا ئے لکھنؤ	لکھنؤ ہم پر فدا ہی ہم فدا ئے لکھنؤ

ایکبار کانپور تک گئے تھے جب ریل جاری نہ تھی مگر چار روز قیام کرکے سیدھے لکھنؤ واپس آئے اِس درجہ عشق ہی ہ

پھیر پھیر کے دائرے ہی مین رکھتا ہون مین قدم	آئی کہان سے گردش پر کار پانؤن مین

سو حضرت یہان تو یہ کیفیت ہی مگر طمع -

لالہ صاحب یہ طمع نہین زر کی خواہش سب کو ہوتی ہی -

مولوی صاحب - پھر کچھ دلوائیے

لالہ صاحب - ہان ہمارا ذمہ یہ سات ہزار ہمارے آپ کے بلکہ ہمارے آپ کے باپ کے

مولوی صاحب - ایسا نہ ہو کھل جائے -

لالہ صاحب - کھلتی ہو گھاٹرون کی بات ہماری بات کھُل چکی -

مولوی صاحب - بھائی عزت کو ڈرتے ہین -

لالہ صاحب - آپ نشان خاطر رہین -

مولوی صاحب - بھلا کیا تدبیر سوچتے ہو -

لالہ صاحب - بتا دین پھر بتا ہی دین آپ کو تدبیر یہ سوچتے ہین کہ یہان سے چلین کلکتے اور ٹکین اپنے دوست کے ہان اور کامروپ کا پتا لگائین اور نواب صاحب کو لکھین کہ دو آدمی گانٹھے ہین جو کامروپ کے حال سے واقف ہین کہین کامروپ کا پتا ہی نہ ملتا تھا آخر کار دو آدمی بڑی تلاش کے بعد ملے مگر وہ نا خداؤن کے گماشتے ہین - اور نا خدا سب کر ور پتی آدمی ہین وہ روپے کو کچھ سمجھتے تو ہین نہین مگر ہمنے چیتے یار بنا یا ہی بالفعل سات ہزار مین کام نکلے گا مگر کچھ رقم اور بھیجیے تو فوراً کلکتے سے روانہ ہون -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مولوی صاحب - خوب سوچے شاباش -

لالہ صاحب - مگر یہ نہین کہ جاتے ہی لکھ بھیجین - کچھ دن بعد -

مولوی صاحب - اور لکھوائیے گا ہمسے -

لالہ صاحب - ہان آپ خوب فقرے درست کر کے لکھیے گا -

مولوی صاحب - دیکھتے تو جائیے -

لالہ صاحب - پہلے خط بھیجین گے کہ داخل ہوے پھر لکھین گے کہ کلکتہ بڑا شہر ہی پھر لکھین گے کہ یہان کی بولی ہماری سمجھ مین نہین آتی - پھر دُس بارہ دن کے بعد لکھین گے کہ ہر روز کا مروپ کے حالات دریافت کرتے ہین ذرا مشکل ہی سرکار کے ڈر کے مارے کوئی بتاتا ہی نہین -

مولوی صاحب - ہان واللہ بہت خوب -

لالہ صاحب - خط روز جائے -

مولوی صاحب - اجی تار بندھا رہے تو سہی -

لالہ صاحب - پھر خلاف ہو جانے کی سند نہین اتنا یاد رکھیے گا -

مولوی صاحب - اجی لاحول - وجہ یہ ہی - کہ اگر ساحرون کو جا کر روپیہ دیا جیا کہ نواب صاحب کا حکم ہی تو کھاری کنوئین مین پھینک دیا اس سے بسم ہی اُڑائین -

لالہ صاحب - اور کیا صاحب تمھارے -

مولوی صاحب - خوب یاد رکھیے واللہ جس قدر روپیہ طلب کیجیے گا فوراً پہونچتا جائیگا -

لالہ صاحب - ضرور مگر ذرا تدبیر اچھی ہو -

مولوی صاحب - بس ایسی تدبیر ہو کہ اُن سب کو یقین آتا جائے -

لالہ صاحب - ڈر بس اتنا ہی ہی کہ حوالی موالی خان صاحب چھمن وغیرہ چغلخوری نہ کرین -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خدا کے غضب سے ذرا دل مین کانپ		چغلخور کے منھ کو ڈستے ہین سانپ

مولوی صاحب۔ نصرت الدولہ بہادر ہمارے آقا کے مقابلے مین نواب صاحب کے کسی مصاحب کی نہ چلے گی جو وہ کہین گے نواب صاحب فوراً مان لینگے۔

لالہ صاحب۔ بس یہی تو تقویت ہی ہمین اور تقویت کیا ہی۔

مولوی صاحب۔ خدا نے چاہا تو کم سے کم بیس ہزار روپیہ یہان سے پیدا کر لے چلین گے۔

لالہ صاحب۔ اسمین کیا فرق ہی۔

مولوی صاحب۔ مگر یہ جو پخ ہی کہ کوئی ساحرہ یہان سے لے چلیے۔

لالہ صاحب۔ لے چلین گے۔

مولوی صاحب۔ مگر وہ کہین گے کہ ہمارے سامنے تو انسان کو گدھا بنا دو۔

لالہ صاحب۔ ہم کہین گے وہ بیس بائیس ہزار مانگتی ہی۔

مولوی صاحب۔ وہ دے نکلین گے۔

لالہ صاحب۔ پھر ہم گدھا بھی بنا دینگے۔

مولوی صاحب۔ اب آپ تو لینے لگے دون کی بس۔ گدھا بنا دینگے بس بنا چکے تعلّی بھی تو کتنی۔

لالہ صاحب۔ مولوی صاحب کے سر کی قسم گدھا بنا دینگے

مولوی صاحب۔ کیونکر۔

لالہ صاحب۔ اجی سہل تدبیر بے ادبی معاف آپ کو بنا دین۔

مولوی صاحب۔ خیر آپ جلنیے آپ کا کام جانے ہم بھی شریک ہین۔ صرف بغرض حصول زر ۵

اے زر تو خدا نۂ ولیکن بخدا		ستار عیوب و قاضی الحاجاتی

لالہ صاحب۔ ہم تو اس فکر مین ہین کہ نصرت الدولہ اور نواب صاحب کی تمام پونجی اڑا دین۔ جمع جتھا سب گھٹا دین۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مولوی صاحب - چشم ما روشن -

لالہ صاحب - ہمارے گھر سے پن کو تو دیکھیے کہ اکیلے آئے ہی نہین کہ دیا صاف صاف کہ ایک آدمی اور ساتھ ہو - اکیلی تو لکڑی بھی نہین جلتی - اکیلا سو باؤلا - دُکیلا سو سنگ - تکیلا سو کھٹ پٹا - چوکیلا سو جنگ ہمکو تو وہ سب ایمان سمجھ ہی نہین سکتے -

مولوی صاحب - اس مین کیا شک ہے -

لالہ صاحب - ایک خط صبح کو بھیجیے ایک شام کو -

مولوی صاحب - کانپور پہونچتے ہی -

لالہ صاحب - یہ دیکھیے کارڈ پوسٹ موجود ہے -

پوسٹ کارڈ کو لالہ صاحب کارڈ پوسٹ ہی کہا کرتے تھے -

مولوی صاحب - واہ سب کیل کانٹے سے درست ہین آپ -

لالہ صاحب - اور کیا یہ دیکھیے قلم یہ دوات -

مولوی صاحب - ع‌ - بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے -

لالہ صاحب - اِدھر ریل سے اُترے اُدھر خط لکھا اور ریل ہی کے ڈاکخانے مین ڈال دیا -

مولوی صاحب - لایئے ابھی نہ لکھ ڈالین -

لالہ صاحب - لیجیے -

مولوی صاحب - کیا لکھون -

لالہ صاحب - القاب آداب پہلے لکھیے تو بتاؤن -

الغرض خط یون لکھا گیا -

آقاے نامدار خداوند نعمت دام اقبالہ - فدویان جگت سنگھ و تہور علی نمک خواران سرکار عالیہ متعالیہ عرض رسا ہین کہ ہم فدوی حضور پُر نور سے رخصت ہو کر مع الخیر والعافیتہ داخل کمپ کانپور ہوے حضور کے اقبال سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راہ مین ذرا تکلیف نہ اُٹھائی اب آج شام کی یا کل صبح کی ریل مین بخط رست کلکتہ روانہ ہونگے۔ وہان کا عروپ کا حال دریافت کیا جائیگا۔ پٹنہ عظیم آباد سے ایک نیا زنامہ ہم فدوی حضور کی خدمت مین بھیجین گے۔

عالی حضور ولی نعمی نواب صاحب بہادر دام اقبالہ کی خدمت مین مضمون عریضہ ہذا واحد ہی۔

السعی منی والاتمام من اللہ۔ دعاے خیر کیجیے کہ ہم فدوی باقبال سرکار نامدار اپنے مطلب پر پہونچکر سرخرو ہون۔ زیادہ حد ادب

عرضی کمترین خدا رکھے جگت سنگھ و مولوی
فدویان محمد علی عفی عنہ از کانپور

کانپور کے اسٹیشن پر داخل ہوتے ہی لالہ جگت سنگھ نے پوسٹ کارڈ لمبے مین ڈالا۔

مولوی صاحب۔ بڑے ہوشیار آدمی ہین آپ۔

لالہ صاحب۔ ہوشیار نہ ہوتے تو اتنا بڑا مشکل کام ہمارے سپرد ہوتا بھلا۔

مولوی صاحب۔ صحیح ہی۔ اب چلیے کسی سرا مین ٹکین اِکّا کیجیے۔ باہر نکلکر لالہ جگت سنگھ صاحب نے اکّا کیا سرا پہونچے۔ بستر جمایا۔ نہایا۔ کھانا پکایا۔ کھایا۔ حقہ پیا۔ مولوی صاحب پہلے ہی سے چکھ چکے تھے۔

مولوی صاحب۔ کیا کھایا آپ نے۔

لالہ صاحب۔ روٹی اور ماش کی دال۔

مولوی صاحب۔ بس ہمنے تو قورمہ اور روغنی روٹیان اور بالائی اور کباب چکّھے۔

لالہ صاحب۔ ہم گوشت نہین کھاتے۔ ہمنے اپنے ہاتھ سے روٹی بنائی آپنے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پکی پکائی کھائی -
مولوی صاحب - اب کیا فکر ہی -
لالہ صاحب - اب دو بج گئے ہین - ذرا کمر سیدھی کیجیے - اور پھر چلیے شہر کا چکر لگائین اور لوگون سے پوچھکر ریل گھر چلین -
مولوی صاحب - اچھا ذرا مین بھی سو لون -
لالہ صاحب - آرام کیجیے - کیا حقہ آپ نہین پیتے -
مولوی صاحب - جی نہین ہم اخبار پیے ہین -
لالہ صاحب - واہ حقہ نہین پیتے -
مولوی صاحب - حقہ نہ پان چونے کے سبب سے -
دونون اپنی اپنی چارپائیون پر سوئے - پانچ بجے اٹھے اور کانپور کی سیر کو چلے -
مولوی صاحب - اخاہ بڑی بستی ہی -
لالہ صاحب - جو رونق یہان ہی وہ اور کہان -
مولوی صاحب - بچہ لکھنؤ ہی - عجب مقام ہی واللہ -
لالہ صاحب - جی اور کیا -
مولوی صاحب - رئیس بھی یہان ہین -
لالہ صاحب - لکھ لٹ نہین ہین - مہاجن ساہوکار روزگاری آدمی ہین -
مولوی صاحب - یہ بزازہ ہی -
لالہ صاحب - ہان آہا - لالہ دھرمو ہین -
دھرمو - کہان کہان - لالہ جگنو کہان -
لالہ صاحب - گلتے جاتے ہین ذری -
دھرمو - کیا کوئی رجگار ہی (روزگار) -
لالہ صاحب - نہین جس نواب کے نوکر ہین اسنے بھیجا ہی -
دھرمو - اجی ناریل تو پیتے جاؤ -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri